

زِيَادَةُ الْإِيمَانِ

Muhammad Siddik
Hasan, nawab of
Bhopal

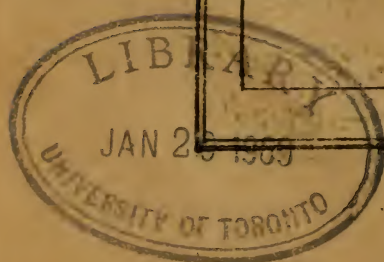
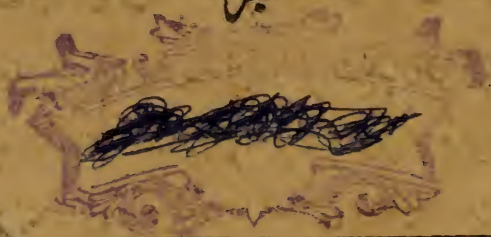
بِأَعْمَالِ الْجَنَانِ

Ziyādat al-Imān

طُبِعَ فِي الْمَطْبَعِ مُفِيدِ عَامِ الْوَاقِعِ

فِي بَلَدَةِ آكْرَهَ فِي سَنَةِ

الْحِجْرَةِ



BP
177
M84
1884

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين وصلواته وسلامه على سيد المرسلين وخاتم النبيين
وشفيق المذنبين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد اس رسالے میں ترجمہ بعض
احادیث کا لکھا جاتا ہے جنکا فضیلت ذکر و دعا و فضیلت زمان و مکان و فضیلت عمل
صالحہ وغیرہ سے تعلق ہے یہ رسالہ حسب فرمایش نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ است
ہو یاں عافا با اللہ تعالیٰ لکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ او کو اور سب بی بیوں اور مردوں کو
توفیق عمل صالح کی بخشے اور اپنے خلاف مرضی کاموں سے ظاہر و باطن میں بچا وے ۛ

مقدمہ میں ایمان و فوائدِ حب خدا و رسول وغیرہ کے

اعمر بن خطاب نے کہا ایک دن ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ ناگهان
ایک آدمی آیا جسکے کپڑے بہت سفید تھے بال بہت کالے تھے کوئی اثر سفر کا اس پر نظر نہ آتا تھا
نہ کوئی اس کو ہم میں سے پہچانتا تھا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو
زانو ملا کر بیٹھا اپنے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو پر رکھ دئے کہ اے

محمد بن ابی اسلمہ کیا ہے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ
 اور محمد رسول ہیں اللہ کے قائم رکھے تو نماز کو دے تو زکوٰۃ کو روزہ رکھے تو رمضان کا حج کرے
 تو اللہ کے کرا لگا دے اس کی طرف راہ پائے اس آدمی نے کہا سچ ہے تمکو تعجب تھا کہ یہ آدمی سوال کرتا
 ہے پر تصدیق ہی کرتا ہے کہا بتاؤ ایمان کیا ہے فرمایا ایمان یہ ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اس کے
 فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر دن آخرت پر تقدیر کی بھلائی برائی پر کیا سچ
 ہے بتاؤ احسان کیا ہے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی یوں کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا
 ہے سو اگر تو اس کو نہیں دیکھتا ہے تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے الحدیث اس کو مسلم نے روایت
 کیا ہے عمر کہتے ہیں جب وہ آدمی چلا گیا تو میں کچھ دیر ٹھہرا رہا مجھ سے فرمایا اسے عمر تم جانتے ہو
 یہ سائل کون تھا میں نے کہا اللہ و رسول جانتے ہیں فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے یہ اس لئے
 آئے تھے کہ تمکو تمہارا دین سکھلا جاوین فقط اس حدیث کو حدیث جبریل کہتے ہیں اسلام ایمان
 احسان کا فرق اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے آدمی مسلمان مومن محسن جب یہی ہو گا کہ موافق
 اس بیان کے اولین یقین رکھے زبان سے ہی یہی بات کہے ارکان سے ہی اسے طرح کام لے
 دے لکی تصدیق کا نام ایمان ہے ہاتھ پاؤں سے عمل کرنے کا نام اسلام ہے اخلاص کا نام
 احسان ہے جب یہ تینوں چیزیں کسی شخص میں جمع ہوتے ہیں تب وہ پورا مسلمان ایماندار
 احسان والا سمجھا جاتا ہے جس کسی میں کوئی بات انہیں سے نہیں ہوتی ہے تو اسے بتا ہی اس کے
 ایمان میں نقصان ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان و اسلام کا ساتھ ہے ایسے قرآن و
 میں جا بجا ایمان کے ساتھ ذکر اعمال صالحہ کا کیا ہے کہ بد و نیک عمل کے ایمان ناقص رہتا جو
 عمل کرنے سے اخلاص برتنے سے ایمان بڑھتا رہتا ہے گناہ کبیرہ سے عمل صالح کے نہ کرنے سے ایمان
 گھٹتا رہتا ہے گناہ کا ضرر مومن کو عمل صالح کے نفع سے زیادہ ہوتا ہے دنیا میں بھی جو چیز
 نافع ہے اس کا نفع ویر میں ظاہر ہو کر رہتا ہے جو چیز مضر ہے اس کا ضرر فی الفور ثبات
 ہو جاتا ہے ایسے اہل علم و تجربہ نے کہا ہے کہ دفع کرنا مضر کا نفع حاصل کرنے پر مقدم

ہوتا ہے پہلے نقصان کی چیز کو تو دور کر کے پھر فائدہ حاصل ہوتا ہے یہی معلوم ہوا کہ گناہوں سے
 بچنا عمل صالح کرنے پر مقدم ہے جو شخص فقط فرائض و واجبات بجالاتا ہے زیادہ عبادت نہیں
 کرتا مگر کیا اس سے بچتا رہتا ہے وہ اس آدمی سے بہتر ہے جو زیادہ عبادت کرتا ہے مگر کیا اس
 سے نہیں بچتا عبادت کی قبولیت جب ہی ہوتی ہے کہ عبادت گناہ سے روکے ورنہ جب گناہ
 غالب ہونگے تو اجر عبادت کا دُب جاوے گا نقصان نفع پر مقدم ہو جائے گا قرآن شریف میں
 فرمایا ہے ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنکر نماز روکتی ہے گناہ کبیرہ و صغیرہ سے معلوم
 ہوا کہ جس نے نماز پڑھی مگر گناہ سے نہ بچا شکر شراب پی یا زنا کیا یا چوری کی یا سو دھکایا گایا
 بجایا تو یہ نماز اسکی مقبول نہوے گی بلکہ گناہ غالب ہوا عبادت مغلوب ہو گئی جو چیز غالب کی
 وہی اپنا اثر دین قیامت کے دکھائیگی ۳ حدیث شریف علیہ مین انس سے مروی آتا ہے
 مومن نہیں ہوتا تم میں کا کوئی آدمی یہی تاک کہ میں دوست ہوں اور سب سے زیادہ اسکی
 مان باپ بیٹا بیٹی سارے آدمیوں سے معلوم ہوا کہ ایمان میں ایک شرط یہی ہے کہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں ورنہ ایمان صحیح نہیں ہے رسول
 کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مومن سے کہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ
 چاہتا ہوں بلکہ دوستی اسکا نام ہے کہ جو بات محبوب کی خوشی کی ہو وہ کرے جو اسکی ناخوشی کی
 ہو اسکو چھوڑ دے کیونکہ محبت کا گہر دل ہے زبان نہیں ہے جہ محبت جب سچی ہوتی ہے کسی کے
 قول و فعل کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل پر ترجیح نہ دے انکے مقابلے
 میں کسی کی کچھ بہتری و وقعت نہ سمجھے ورنہ پھر یہ محبت جوڑی ہے دنیا میں جو کوئی کسیکو چاہتا
 ہے اسکی مرضی کے موافق سب کام کرتا ہے اسکی ناخوشی کے کام سے حتی الامکان بچتا رہتا ہے اگر نہیں
 بلکہ خلاف مرضی محبوب کیا کرتا ہے خواہ محبوب خوش ہو یا ناخوش تو وہ محب نہیں ہے بلکہ خود غرض
 مطلب کا آشنا ہے انس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تین چیزیں
 ہیں جس شخص میں یہ چیزیں ہوں گی اسکو حلاوت ایمان کی ملیگی ایک یہ کہ اللہ و رسول

سب سے زیادہ اوسکو محبوب ہوں دوسرے یہ کہ کسیکو دوست نہ کرے مگر اللہ کے لئے یہ سب سے بہتر
 کہ کفر میں پہنسنے کو بعد نجات کے کفر سے ایسا کروہ جانے جیسے آگ میں گرنے کو مکروہ جانتا ہوں
 یہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ جس شخص میں یہ باتیں نہیں ہیں اوسکو کچھ لذت ایمان
 کی حاصل نہیں ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا کے لئے کسی کا دوست رکھنا بڑا عمدہ کام ہے
 جیسے کوئی شخص کسی عالم و دیندار کو دوست رکھے یا کسی محدث پر ہیزگار کو یا کسی ولی اللہ کو
 یا صحابہ و تابعین و اہل بیت و بنی فاطمہ کو یا عورت شوہر کو یا سفوہر بنی کو تو جو کچھ یہ محبت
 اللہ کے لئے ہوگی تو اسکا نفع و دونوں کو بحساب ملیگا ایمان کی عطاوت و لذت ہی دل میں
 بچ جاوے گی اور جو یہ محبت خواہش نفس و دنیا داری کے لئے ہے تو اسکا کچھ اجر بشر میں نہیں
 ہے حدیث ابی امامہ میں مرفوعاً آیا ہے جس نے دوست رکھا کسی کو اللہ کے لئے دشمن رکھا کسی کو اللہ
 کے لئے دیا کسی کو اللہ کے لئے نہ دیا کسی کو اللہ کے لئے دینے اپنے ایمان کو کامل کر لیا سر
 ابو حازم و الترمذی ابو ذر کا لفظ نزدیک ابو داؤد کے یون ہی آیا ہے کہ افضل اعمال دوستی
 دشمنی رکھنا ہے اللہ کے لئے معلوم ہوا کہ جو دوستی دشمنی غیر اللہ کی واسطے ہوتی ہے وہ سراسر
 نقصان ہے دنیا میں آج کل اسطرح کی دوستی دشمنی رہ گئی ہے اللہ کے لئے کوئی کسیکو
 نہیں چاہتا نہ کسی سے دشمنی رکھتا ہے جس سے دوستی ہے خواہش نفس کے لئے ہر جس سے
 دشمنی ہے وہ بھی اسطرح ہے جب تک مطلب نکلتا ہے دوستی قائم ہے جب مطلب نہ نکلا
 یا بدگمانی ہوئی پہر کسی دوستی کمان کی محبت و دشمنی آئی کہینہ پیدا ہو گیا نیت بدل گئی رنگ
 ڈھنگ اور یہی کچھ ہو گیا ۱۴ حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا ہے اللہ دن قیامت کے کہیگا کمان ہیں وہ لوگ جو محبت رکھتے تھے آپس میں
 میرے اجلال کے لئے آج میں انکو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا سو میرے سایہ کے کوئی سایہ
 نہیں ہے مرد و امرا مسلم دیکھو خدا کے لئے کسی مسلمان سے محبت رکھنا کس درجہ کارآمد ہوتا ہے
 سارے اہل مشرق و مغرب بن جلیں گے یہ لوگ خدا کے سایہ کے تلے ہونگے ۵

ترد امن آگیا جو میں روز حساب میں کہنے لگے بٹھاؤ اسے آفتاب میں

یہ بھی انہیں کی حدیث میں نزدیک حاکم کے آیا ہے کہ جب کو یہ بات خوش آوے کہ وہ ایمان کی صلاحات پاوے تو اسکو چاہئے کہ جس کیکو دوست رکھے اللہ ہی کے لئے دوست رکھے یعنی خواہ اپنا عزیز جیسے شوہر بلکہ لڑ یا بی بی شوہر کے لئے یا بیگانہ ہو ۵

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد خدا ہی یک تن بیگانہ کا شناسا باشد

وہ سات گروہ جنکو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا اور انہیں ایک وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں محبت سے ملنے ہیں محبت پر الگ ہوتے ہیں اس حدیث کو شیخین نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے جو کوئی کسیکو اللہ کے لئے چاہتا ہے اللہ اسکو چاہتا ہے اللہ نے کہا واجب ہو گئی محبت میری اور ان لوگوں کے لئے جو میری راہ میں باہم محبت رکھتے ہیں میرے لئے ملکہ مشیت ہیں میرے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں میرے لئے ملکہ خچ کرتے ہیں اسکو مالک نے معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے ابو سلم نے معاذ بن جبل سے کہا واللہ میں تکو دوست رکھتا ہوں مگر نہ دنیا کے لئے نہ قرابت کے لئے کہا پر کہلے کہا اللہ کے لئے معاذ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ خدا کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں اللہ انکو سایہ عرش میں جگہ دیگا جس دن سوا اوکے سایہ کے کوئی سایہ نہوگا انکے رتبے پر پیغمبر و شہید و شہک کر نیکی چہر انون نے عبادہ بن صامت سے ملاقات کی یہ حدیث معاذ کی اور انکو سنائی اور انون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے یہ نقل کیا ہے کہ ثابت و واجب ہو گئی محبت میری اور جو لوگ میرے لئے باہم محبت رکھتے ہیں ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں مل جملہ خرچ کرتے ہیں تیرے نور کے منبر وں پر بیٹھنے نبی و شہید و صدیق اپنی رشک کر نیکی اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے معلوم ہوا کہ یہ سب کام اللہ کے لئے کرنا محبت خدا کی سبب آپس میں شریک ہو کر رہنا ایسا عمل صالح ہے جس پر نبی و شہداء وغیر ہم کو بھی رشک آو گیا امتیاز کی محبت بی بی سے

ہی بل کی محبت میان سے اگر خدا کے لئے ہے تو اوسکا بھی حکم ہے گا اس : یا نے میں ایسی بیبیاں
 کہاں ہیں کہ بوجہ علم یا میداری شوہر سے محبت رکھیں انکی محبت تو فقط زانیہ کی ہے ظاہر
 پرستی پر انکا دار مدار ہے دلی محبت کو یہ بالکل نہیں سمجھتیں ابنا نشان دہا اس کہتے ہیں سول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دن قیامت کو کچھ لوگ اللہ کے واسطی طرف بیٹھے
 ہونگے اگرچہ اوسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں انکی نشست نور کے منبروں پر ہوگی انکے
 سونہ سرسور ہوگے جیہ نہ پیغمبر ہیں نہ شہید ہیں نہ صدیق ہیں کسی نے کہا بھلا پر کون ہیں شاید
 ہم انکو دوست رکھیں فرمایا یہ وہ قوم ہے جو آپس میں اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت
 رکھتے تھے نہ انکا کوئی ہم رشتہ تھا نہ کوئی سبب تھا جب لوگ ڈرینگے یعنی محشر میں تو انکو کچھ
 شوگا جب لوگ غم میں گرفتار ہونگے تو انکو کچھ غم و رنج نہوگا یہ یہ آیت پڑھی الا ان اولیاء
 اللہ لا یخوف علیہم ولا ھم یخوفون وکی کہتے ہیں اللہ کے دوست کو جو کوئی اللہ کا دوست ہے
 یا جسکو اللہ دوست رکھتا ہے یا جسکو یہ شخص اللہ کے لئے جاہتا ہے اپنا ہو یا بیگانہ غیر
 ہو یا صاحب خانہ یہ تو سب اولیاء اللہ ہیں انکو دن قیامت کے کچھ غم و رنج نہوگا
 ولی کی پہچان یہ ہے کہ متقی پر ہیزگار ہو جو متقی نہیں ہے وہ ولی نہیں ہے ان اولیاء
 الامتقون امام شافعی نے کہا اولیاء یہی علماء ہیں یعنی جو حق حق دوست حق گو حق پسند
 ہیں یہ اگر ولی نہیں ہیں تو پر کوئی بھی ولی نہیں آنے درجہ تقوی کا یہ ہے کہ گناہ کبیرہ
 سے بچے فرائض ادا کرے اوسط درجہ یہ ہے کہ مباحات سے بھی بچے عبادت نفل کرے اعلیٰ
 درجہ یہ ہے کہ دلو خیاں غیر اللہ سے خالی رکھے

دلدار ہے کہ داری دل درو بند	دگر چشم از ہر عالم فرو بند
خیر حق ہر چہ دلت را بر بود	ستد راہ تو ہاں خواہد بود

۴ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں کم ہین یا قوت کے اونپر
 جھڑکے ہین زبرد کے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہین روشن تارے کی طرح چمکتے ہین

صحابہ نے کہا انہیں کون رہیگا فرمایا وہ لوگ رہیں گے جو آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے ہیں
 مل جل کر پہنچ کرتے ہیں اللہ کے لئے باہم ملاقات کرتے ہیں اسکو بزار نے ابی ہریرہ سے روایت
 کیا ہے تیریدہ کا لفظ یہ ہے کہ جنت میں غرنے میں جسکا ظاہر باطن سے باطن ظاہر سے نظر
 پڑتا ہے اللہ نے ان غر فوں کو واسطے متحابین متزاورین متباوّلین فی اللہ کے طیار کر رکھا
 ہے اخر جہ الطہراتی محمد بن جوع نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ
 تمہیں پاتا بندہ صریح ایمان کو یہاں تک کہ دوست رکھے اللہ کے لئے دشمن رکھے اللہ کے
 لئے سوجب وہ ایسا کر لیا تو اللہ کی دوستی و ولایت کا مستحق ہو گا رواہ احمد والطبرانی
 معاذ بن انس کا لفظ یہ ہے جس نے دیا سیکو اللہ کو دینا سیکو چاہا اللہ کے لئے دشمن رکھا اللہ
 کے لئے نکاح کر دیا اللہ کے لئے ارسنے اپنا ایمان کامل کر لیا اسکو احمد و ترمذی نے روایت کیا
 ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی آدمی دیندار حق پرست
 ہو تاکہ یہ شخص اسکو دوست رکھتا ہے اللہ کے لئے اس سے حسن سلوک کرتا ہے جو شخص
 فاجر فاسق بد دین مکرکب کبائر ہوتا ہے یہ شخص اسکو اللہ کے لئے دشمن رکھتا ہے اسکو کچھ
 نہیں دیتا نکاح اسلئے کر دیتا ہو گناہ سے بچے پاکدامن رہے پیوہ عورتیں جنہوں نے نکاح ثانی اسلئے
 کیا ہے کہ انکو عفت حاصل ہوا انکا ایمان کامل ہے جو زنا وغیرہ میں مبتلا ہیں یا طلاق لیکر یا
 خلع کر کے شوہر بدلتی رہتی ہیں انکا مقصود نکاح سے حفظ شرکاء نہیں ہوتا ہے بلکہ شہوت
 رانی فسق پرستی ہوتی ہے انکے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہیں ہے یا جو لوگ سیکو زری قرابت و برادری
 کے سبب دوست رکھتے ہیں خواہ وہ صالح ہوں یا فاسق یہ محبت بھی خدا کے لئے نہیں ہے
 خدا کی محبت کیواسطے رشتہ و برکار نہیں ہوتا ہے یہ تو دنیا کا سرشتہ ہے خدا کے لئے محبت جب
 ہوتی ہے کہ خدا کی رضا مندی مقصود ہو چہ اگر او شخص سے اتفاق کوئی رشتہ ہی لگا ہے
 تو کچھ جرح نہیں جس طرح میان کا رشتہ بی بی سے بی بی کا رشتہ میان سے بلکہ اصل میں رشتہ
 ہر مسلمان کا یہی اسلام ہوتا ہے جسکا اسلام کامل ہے اسکو سب سے زیادہ رشتہ دار سمجھے

جس رشتے دار کا ایمان ناقص ہے اور سکون غیر جانے پہلی قسم کو دوست رکھے دوسری قسم کو دشمن
 سمجھے فسق و ایمان کے بیچ میں کوئی ناتانہین ہے اسیلئے حدیث میں آیا ہے اللہ کے لئے کسی
 کو چاہنا کسی سے دشمنی رکھنا سب سے زیادہ مضبوط راستی ایمان کی ہے نماز و روزہ جہاد سے
 بھی بڑھ کر ۵ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی
 فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ و رسول سے
 محبت رکھتا ہوں فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جسکو تو چاہتا ہے اس نے کہا جنتی خوشی ہوگا اس
 بات سے ہوئی کسی چیز سے نہیں ہوئی پھر کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابو بکر و عمر کو دوست
 رکھتا ہوں امید ہے کہ میں انہیں کے ساتھ ہونگا بسبب اوس محبت کے جو میں اوس سے رکھتا
 ہوں اسکو شیخین نے روایت کیا ہے اسے اللہ ترجیبات ہے کہ میں تجھ کو اور تیرے رسول کو
 چاہتا ہوں سارے صحابہ و اہلبیت و صلحا و اہل امت و اولیاء امت و محدثین و علماء متبعین
 کو میں دل و جان سے دوست رکھتا ہوں تو میرا حشر انہیں کے ساتھ کرنا ہے

القی بحق بنی فاطمہ	کہ برتول ایمان کفر خاتمہ
--------------------	--------------------------

ترمذی کا لفظ انس سے یہ ہے کہ المرء مع من احب آدمی اس کے ساتھ ہے جسکو چاہتا ہے
 یہ لفظ حدیث ابن مسعود میں بھی نزدیک شیخین کے پہنچا دیکھا احمد کے حدیث جابر میں آیا ہے بطح
 لفظ انت مع من احببت حدیث سابق انس میں پہرانا مع من احببت حدیث ابی ذر
 میں نزدیک ابو داؤد کے آیا ہے من حدیثوں میں جس طرح بشارت ہے اس طرح وعید بھی
 ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ فاسقوں و ناجروں کا فروں کا دوست حشر میں ہمراہ فاسق و فاجر کفار
 کے ہوگا حدیث علی بن مرفوعاً آیا ہے لا یحب رجل قوما الا حشر معہم رواہ الطبرانی
 اسکی سند جید ہے یعنی جو آدمی مرد ہو یا عورت جس قوم کو دوست رکھتا ہے اوسکا حشر
 اوسی کے ہمراہ ہوگا اسکے معنی حدیث ابی سعید بن مرفوعاً اس طرح آئے ہیں کہ تو مصاحب بن
 مکرہم کا نہ کہا وے کہا تا میرا کفر مستحق اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے یعنی دوستی کا تبارک

ظاہر میں ہی ہوتا ہے کہ دوست کے پاس بیٹھے اور یہ ہم نوالہ ہم پیادہ ہوتا تو محبت و مجلس
واکل و شرب کے وہی لوگ بین جو موسیقی ہیں مرد ہوں یا عورت نہ فاسق نا جو مرد ہوں یا عورت
جب یہ برتاؤ وغیرہ میں متقی سے ہو گا خواہ اپنا ہو یا بیگانہ تو وہی غیر اسکا دوست ہوا یہ وہی
دوست ٹھیرا اب حشر بھی اسکا ساتھ اسی کے ہو گا جسکے ساتھ یہ رات دن کا بیٹھنا اور ٹھننا
کھانا پینا ہنسی کہیں کرنا تماشے دیکھنا باتیں بنانا تھا اللہم احفظنا

فصل بیان میں فضیلت ذکر کے

ابو ہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں پارس
ہوں اپنے بندے کے گمان کے میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ جھکو یا ذکر تلبے اگر اس نے
جھکوا اپنے جی میں یاد کیا تو میں ہی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور جو محفل میں یاد کیا تو
میں ہی اس کو محفل میں یاد کرتا ہوں یہ محفل میری اسکی محفل سے بہتر ہے اسکو بخاری و مسلم
نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ذکر خدا کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک چپکے چپکے جی میں ذکر کرنا
دوسرے جسکے سامنے ذکر کرنا سو جس طرح کا ذکر کوئی شخص کرتا ہے اسی طرح کی یاد اسکی خدا
بھی کرتا ہے خدا کا معاملہ ہر مرد و عورت سے اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کا معاملہ اسکا ساتھ
خدا کے ہوتا ہے جو کوئی خدا کو یاد نہیں کرتا اسکا ذکر خدا بھی نہیں کرتا نہ چہا نہ کھلا سو
ایسا آدمی بڑا بد نصیب ٹھیرا بڑی بشارت اس حدیث میں یہ ہے کہ خدا ہمراہ ذکر کے ہوتا
ہے خواہ ولین ذکر کرے یا زبان سے اس حدیث کے آخر میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر یہ شخص
ایک بالشت میری طرف آتا ہے تو میں اسکی طرف ایک گز بڑھ کر جاتا ہوں اگر وہ ایک گز
میری طرف آتا ہے تو میں اسکی طرف دو نوں ہاتھ پھیلا کر بڑھتا ہوں وہ اگر میری طرف
چل کر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں غرض کہ بندے کا تھوڑا سا بھی طرف خدا کے جھکنا
خدا کے زیادہ جھکنے کا سبب طرف بندے کے ہے پھر جو کوئی بالکل طرف خدا کے جھک جاوے گا

سمجھاؤ اسکا کیا کچھ رتبہ نہ ہوگا افسوس تو یہ ہے کہ لوگ خدا کی قدر نہیں سمجھتے ہمیشہ اسکو
 بھولے رہتے ہیں آئمہ پہرین ایک پہر دو پہر ہی اوسکی یاد نہیں کرتے کہو پہر خدا کو اپنی کسر طبع
 رحم آوے حدیث ابن عباس میں آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
 کوئی صدقہ ذکر خدا سے بڑا کم نہیں ہے اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے یعنی ایک
 شخص راہ خدا میں مال خرچ کرتا ہے دوسرا خدا کا ذکر کرتا ہے یا یہی ذکر ذکر بھی کرتا ہے صدقہ
 خیرات بھی دیتا ہے تو اسکا یہ ذکر کرنا اوس صدقہ دینے سے افضل ہے صدقہ کے اجر
 سے ذکر کا اجر بڑھ جاوے گا آسو وہ لوگ صدقہ تو دیتے ہیں مگر ذکر نہیں کرتے انسے وہ
 محتاج اپنے ہیں جو صدقہ نہیں دے سکتے مگر ذکر خدا کیا کرتے ہیں حدیث ابی الدرداء میں
 مرفوعاً آیا ہے کیا نہ بتاؤں میں تمکو سب سے بہتر کام تمہارا جو نزدیک تمہارے مالک یعنی اللہ
 کے بہت ستر پاک درجے میں سب سے بلند ہے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے
 اس سے بھی بڑا بکر ہے کہ تمہاری ملاقات دشمن سے ہو تم اوسکی گردن مارو وہ تمہاری
 گردن مارے یعنی شہادت سے بھی زیادہ فضل ہو گا ہاں بتائیے فرمایا اللہ کا ذکر کرنا
 اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ نواب خدا کا مال خرچ کرنے عباد
 کرنے سے بھی بڑا بکر ہے حدیث ابی موسیٰ میں مرفوعاً یوں آیا ہے کہ مثال اوسکی جو خدا کو
 یاد کرتا ہے اور اوسکی جو یاد نہیں کرتا ایسی ہے جیسے زندہ و مردہ اس زمانے میں ایسے زندہ
 لوگ کم ہیں اکثر یہی مردہ دل ہیں اللہ انکو زندگی بخشنے تو میں اپنے ذکر کی دے حدیث ابی ہریرہ
 و ابی سعید میں مرفوعاً یوں آیا ہے کہ جب کوئی قوم بیشک خدا کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے اس قوم
 کو گہر لیتے ہیں رحمت خدا کی انکو ڈوبانپ لیتی ہے اور پھر جن آرام و تر تاجی اللہ اس قوم کا
 ذکر اونیہ کرتا ہے جو اوسکے پاس ہیں اسکو مسلم نے روایت کیا ہے مطلب یہ ہوا کہ جس شخص
 میں عورتوں کی ہوا مردوں کی کچھ لوگ جمع ہو کر جسکے سب مل جل کر نماز پڑھتے ہیں یا تلاوت
 قرآن کرتے ہیں یا تسبیح تہلیل وغیرہ کرتے ہیں تو جب تک یہ محفل قائم رہتی ہے اللہ کی رحمت

اپنا ورتتی رہتی ہے انکی محفل میں خدا کا ذکر ہوتا ہے خدا کی محفل میں انکا ذکر ہوتا ہے جسکو خدا
 یاد کرتا ہے وہ دوزخ میں نہ جاویگا مگر اعتبار اکثر ذکر کا ہے نہ یہ کہ عمر بہرین یا سال بہرین
 ایک دو بار ایسی محفل ہوگئی پھر روزانہ وہی غفلت رہی معاذ بن جبل نے کہا رسول خدا صلی
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی کام آدمی کا زیادہ نجات دینے والا اسکو عذاب خدا سے نہیں ہے
 مگر ذکر خدا کما ہلکا کیا راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی بڑا بڑا ہے فرمایا ہاں راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اسکو
 نہیں پاتا مگر یہ کہ تلوار مارے پھر مر جاوے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے حدیث ابی موسیٰ کا لفظ
 یہ ہے کہ اگر ایک آدمی کی گود میں روپیے ہوں وہ اونکو بانٹے دوسرا خدا کا ذکر کرے تو یہ بڑا
 کرنے والا افضل ہے اسکو بھی طبرانی نے مرفوعاً روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ اہل علم و فقر کا
 ذکر کرنا امر اور نہی کے صدقہ و خیرات کرنے سے اجر میں بڑا جاتا ہے پھر جو کوئی امیر ایسا ہو
 کہ خرچ کے سوا ذکر بھی کرتا ہے تو وہ مستحب زیادہ افضل ٹھہریگا حدیث انس میں حلقہ ذکر کو
 باغ بہشت فرمایا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے یعنی جہان چند عورت یا مرد ملکر خدا کا ذکر
 کرتے ہیں وہ حلقہ دنیا میں بہشت کا حکم رکھتا ہے جسکے مسائل کی کتاب کا پڑھنا نیک بے عملوں
 کا معلوم کرنا آخرت کا یا ذکرنا موت کا ذکر کرنا اسد و رسول و صحابہ کے فضائل بیان کرنا خدا
 کے دوستوں کا ذکر کرنا لانا ارادہ گناہ کے وقت وعید و عذاب خدا کو یاد کر کے گناہ سے باز
 رہنا یہ سب داخل ذکر ہے حدیث عبداللہ بن شقیق میں آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہر
 آدمی کے دل میں دو گہر ہیں ایک گہر میں فرشتہ رہتا ہے دوسرے گہر میں شیطان بستا ہے جب
 یہ خدا کا ذکر کرتا ہے تو شیطان وہاں سے چلتا ہے جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی بیوی
 اسکے دل پر کھدیتا ہے جی میں وسوسے ڈالتا ہے اسکو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے ابوہریرہ
 کہتے ہیں رسول خدا نے فرمایا جس محفل میں لوگ بیٹھ کر اٹھ جاتے ہیں یعنی خواہ مردوں کی محفل
 ہو یا عورتوں کی اور اس محفل میں ذکر خدا کا نہیں آتا تو یہ جدا ہونا انکا اس مجلس سے
 ایسا ہے کہ جیسے ایک مرد ارگ بٹ پر سب جمع ہو کر چلے قیامت کے دن یہ محفل انکے لئے ایک بڑی

حسرت ہوگی اسکو حاکم و ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے اسکی سند صحیح ہے معلوم ہوا
 کہ جس جگہ عورتیں جمع ہوں یا مرد تو اس محفل میں کچھ نہ کچھ ذکر خدا کا بھی کرنا چاہئے یہ نہ کہ
 نری دنیا ہی کی باتوں پر تیسرے میرے ذکر و نصیحت پر محفل ختم ہو کر سب اوشہ جاوین ورنہ یہ
 محفل ایسی ہوگی کہ ایک گدے پر مزار کے لئے سب جمع ہوئے پھر بڑا دار ہو کر اوشہ گئے اہل جنت کو
 اگر کوئی افسوس ہوگا تو اس گٹھری پر ہوگا جو بے یاد خدا کے گزری ہے اسکو طہرائی نے معاذ
 سے مرفوعاً روایت کیا ہے ذکر کی تاکید مسلمانوں کے لئے یہاں تک آئی ہے کہ تم اتنا ذکر کرو کہ
 لوگ کہیں بیشخص دیوانہ ہے اسکو ابن حبان نے ابی سعید خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے
 اتنا ذکر کرنا کام اولیاء علماء کا ہے اس امت میں لاکھوں خدا کے دیوانے اسطرح کے گزرے
 ہیں ہم سے تم سے اگر اتنا ذکر ہو سکے تو اسقدر توفیق دے کہ رات دن میں چند بار خدا کو یاد
 کر لیا کریں حدیث ابن ابی اوفی میں آیا ہے بہتر بندے خدا کے وہ ہیں جو سویر چاند تاروں
 سایوں کی نگاہبانی کرتے ہیں اللہ کی یاد کرنے کے لئے یقینی نماز کو وقت پر پڑھتے ہیں رات کو
 تہجد ادا کرتے ہیں یقینی دن ہو یا رات کسی وقت ذکر خدا سے غافل نہیں رہتے غرض کہ ذکر خدا کا
 جسطرح پر ہو جو وقت ہو سرسری موجب نجات ہے جیہ بھی داخل ذکر ہے کب کوئی گناہ سامنے
 آوے تو خدا کو یاد کرے اوس سے بچ جاوے جو شخص خدا کو یاد کرے گناہ سے رک جاتا ہو
 اوسکے ساتھ وعدہ جنت کا ہے وہ ضرور ہی انشاء اللہ تعالیٰ بخشا جاوے گا یہ مضمون
 قرآن شریف میں آچکا ہے اللہ کے وعدے میں کسی فرق نہیں آتا ہے یہ کچھ کسی آدمی کا
 وعدہ نہ کہ گنا کچھ کیا کچھ جتنی فضیلت ذکر کی بیان ذکر ہوئی یہ سب سچ ہے ذکر کر نوالے
 کو یہ سب رتبے ملیں گے کوئی ذکر کرے تو دیکھے کہ دنیا میں کیا نو صورت پر ظاہر ہوتا ہے
 کون کون آفت ٹل جاتی ہے آخرت میں جہنم سے نجات ملتی ہے ۛ

فصل بیان میں دعا کے

حدیث انس میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دعا مغز ہے عبادت
 کا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ نری عبادت کر کے بیٹھ نہا دعا کرنا اچھا
 نہیں ہے ایسی عبادت میں جان نہیں ہوتی اکثر لوگ نری نماز پڑھ کر روزہ رکھ کر زکوٰۃ دیکر
 بیٹھ رہتے ہیں یہ نہیں کرتے کہ ان کا سون کے بعد تو طری ویر دعا بھی مانگ لیا کریں کہ
 عبادت میں جان پڑجھاوے قرآن شریف میں آیا ہے تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا
 جو لوگ میری عبادت یعنی دعا سے انکار رکھتے ہیں وہ جہنم میں ذلیل ہو کر جا دیں گے اس آیت
 میں دعا کو ایک عبادت ٹھہرایا ہے حدیث ابن عمر میں مرفوعاً یون آیا ہے جسکے لئے دروازہ
 دعا کا کھلا اوسکے لئے دروازے قبولیت کے کھلے اسکو ترمذی وابن حبان نے روایت
 کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے یعنی دعا کی توفیق ہونا ذلیل ہے اس بات کی کہ اب یہ
 دعا قبول ہوگی خواہ بیان ہو یا وہاں مگر خالی نجاویگی تیان ہوگی تو یا تمکا کام مکمل اور نہ وہاں
 کا کام مکملنا تو سب بہتر ہے کہ وہاں کوئی تدبیر نجات کی بجز رحمت خدا کے نہ بنے گی دعا کی کیفیت
 اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ حدیث سلمان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا
 ہے کہ قصا یعنی تقدیر کو کوئی چیز نہیں سکتی مگر یہی دعا اسکو ترمذی وابن حبان نے روا
 کیا ہے معلوم ہوا کہ جو آفت و بلا کسی بندے کی قسمت میں ہوئی ہوئی ہے وہ اوسکے
 دعا کرنے سے پلٹ جاتی ہے اس مقدمے میں بہت حدیثیں آئی ہیں جو لوگ دعا گو ہیں اذکو
 اس اثر کا امتحان ہو چکا ہے مگر ذرا سچے دل اپنی نیت توجہ خاطر سے یہ دعا مانگی جاوے ایسے
 وقت پر مانگے جو قبولیت کا وقت ہے یا ایسے مکان میں جہاں دعا قبول ہوتی ہے حدیث
 عائشہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یون آیا ہے کہ ہاگنا تقدیر سے نہیں
 بچاتا اتنی بات ہے کہ دعا نفع کرتی ہے اوس بلا سے جو اترتی ہے اور جو نہیں اترتی ہلا
 جب اترتی ہے تو دعا اوس سے آگے بڑھ کر ملتی ہے دونوں سے قیامت کے دن تک باہم
 کشتی رہتی ہے یعنی دعا و ایک تقدیر آتی ہے جب کسی بندے پر کوئی بلا زمانہ آئندہ پڑ

انیوالی ہوتی ہے تو دعا کرنے سے وہ بلا دور ہو جاتی ہے اگر دعائیں کرتا ہے تو وہ بلا نازل ہو جاتی ہے کوئی چیز نزدیک اللہ کے دعا سے زیادہ مکرم نہیں ہے یہ مضمون حدیث عائشہ میں نزدیک تر ندی وابن حبان کے آیا ہے دعا کی اتنی آؤ بگت پاس خدا کے اسلئے ہے کہ دعا میں خدا کی قدرت کا اقرار اپنی عاجزی کا اعتراف ہوتا ہے یا اسلئے کہ دعا عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے اس سبب سے اوسکی زیادہ قدر ہے اسلئے حدیث ابی ہریرہ میں نزدیک تر ندی وغیرہ کے آیا ہے کہ جو شخص خدا سے سوال نہیں کرتا ہے اللہ اس پر خفا ہوتا ہے جو خدا سے دعائیں مانگتا اس پر غصہ فرماتا ہے معلوم ہوا کہ دعا مانگنا فرض و واجب ہے کیونکہ جس کام کے نہ کرنے پر خدا کو غصہ و غضب آوے وہ کام فرض و واجب سمجھا جاتا ہے قرآن شریف میں جابجا حکم دعا کرنے کا آیا ہے دعا کرنے پر وعدہ اجابت کا فرمایا ہے ۵

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو	ایمخی از تو محابت ہم ز تو
<p>حدیث انس میں یہ بھی فرمایا ہے کہ تم دعا کرنے میں عاجز نہ ہو دعا کے ساتھ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا یعنی جو آدمی دعا کرتا رہتا ہے تو سب بلائیں اوس سے دور ہو جاتی ہیں اسلئے دعا کا ترک کرنا نہ چاہئے جسکو منظور ہو کہ وہ ہلاک نہ ہو کسی آفت میں نہ پڑے تو اؤ کو لازم ہے کہ دعا کرتا رہے اللہ اسکو ہر ہلاکت و آفت سے بچاتا رہیگا اسکا تجربہ بھی بہت اہل علم و اہل دعا کو ہوا ہے واللہ الحمد ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اسکی دعا وقت سختی و مصیبت کے قبول کرے تو اسکو یہ چاہئے کہ حالت آسانی میں بہت دعا کیا کرے اس حدیث کو تر ندی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے حالت امن و سلامت میں شفا و شکر و احسان خدا کی دعا توفیق و مدد و تائید کا سوال عوارض نقصیات سے استغفار کرنا چاہئے کیونکہ آدمی کتنا ہی جہد کرے گا تب بھی سارے حقوق خدا کو یا اوسکے احسانات و انعامات کو</p>	

پہچان نہیں سکتا ہے اس لئے دعا کا لگنا ہر کاروبار میں مانگنا ضروری ہے حدیث ابی ہریرہ
 میں دعا کو مومن کا ہتھیار دین کا ستون آسمان وزمین کا نور فرمایا ہے تاکہ تم نے اس حدیث
 کو صحیح الاسناد کہا ہے حدیث جابر بن یونس آیا ہے کیا میں تم کو وہ بات نہ بتا دوں جو
 تم کو تمہارے دشمن سے بچا دے تم پر رزق کی بہرہ مار کرے تم رات کو نہ کو خدا سے دعا کیا کر
 یہ دعا ایما ندار کا ہتھیار ہے جسکو زبانی دعائیں یا دنوں وہ یہ ہتھیار اسطرح باندھ
 سکتا ہے کہ کوئی کتاب دعا کی پڑھا کرے جیسے حصین حصین یا حزب الاعظم ابو ہریرہ کہتے ہیں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان نہیں ہے جو اپنا مونہ کسی
 سوال کے لئے طرف خدا کے کرتا ہو مگر اللہ اس کا سوال پورا کر دیتا ہے یا تو جلد ہی میر
 دیتا ہے یا اس کے لئے جمع کر رکھتا ہے سو لا احمد فی المسند معلوم ہوا کہ دعا کسی مسلمان
 کی ضائع و عمل نہیں جاتی ضروری قبول ہوتی ہے خواہ یہاں ہو یا وہاں :

فصل بیان میں فضیلت درود شریف کے

ابن مسعود کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ نزدیک
 مجھ سے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا یعنی مرد ہو یا عورت جو سب سے زیادہ مجھ پر درود
 بھیجتا ہے اسکو ترمذی وابن حبان نے روایت کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص
 سب سے بڑا شفاعت کا مستحق ہوگا یہ وصف اہل حدیث میں ساری امت سے زیادہ
 پایا جاتا ہے یہ لوگ رات دن درود خوانی میں رہتے ہیں انکی ہر کتاب میں ہر حدیث کے
 ساتھ لفظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جاتا ہے چوٹی سی چوٹی کتاب میں دو چار ہزار
 بار صیغہ درود کا تھوڑی سی آجاتا ہے انکے بعد وہ لوگ ہیں جنہوں نے درود کا پڑھنا
 رات دن اپنے لئے ضروری سمجھ لیا ہے کہ سے کم ہر نماز کے بعد ایک سو بار درود کی ہی پڑھ لیتے
 ہیں یا کسی وقت خاص میں دن ہو یا رات پندرہ یا سو بار تکرار درود کی کر لیتے ہیں درود

میں اگر اور کچھ نہ تو یہ کیا کم ہے کہ جو ایک بار درود پڑھتا ہے خدا اوس پر دس بار رحمت بھیجتا
 ہے اللہ کی طرف سے یہ بدلہ لانا ایک بڑی فوز عظیم ہے جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا ذکر سن کر روئے نہ بھیجے اوسکو حدیث حسین بن علی بن خبیل فرمایا ہے تیرہ حدیث ترمذی میں جو
 حدیث ابی ہریرہ میں ایسے آدمی کو بد و عادی ہے کہ اوسکی ناک پر خاک پڑے جسکے سامنے میرا
 ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود بھیجے اس سے معلوم ہوا کہ درود بھیجنا وقت ذکر رسول خدا صلی
 علیہ وآلہ وسلم کی واجب ہے جو اس وقت درود نہیں بھیجتا ہے وہ خوار و ذلیل ہوگا حدیث
 جابر کا لفظ یہ ہے کہ جسکے پاس میرا ذکر ہوا اوسنے درود نہ بھیجا وہ شقی ہے اسکو ابن سنی
 نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے چھ ایک بار
 درود بھیجا خدا اوس پر دس بار درود بھیجتا ہے اخراجہ مسلم اس باب میں اور بہت حدیثیں
 آئی ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ اس جیلے سے ذکر بندہ گنہگار کا سامنے پروردگار کے
 بوتلے پہنچ کر ذکر کے ساتھ دس مرتبہ تیری تیری میں اب اسکی نجات میں کیا ہوگا ہا ایک روایت میں
 اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ دس درجے بڑھتے ہیں دس گناہ ٹٹتے ہیں اس روایت کو احمد و نسائی
 نے ابی طلحہ سے نقل کیا ہے دنیا میں جو فرشتے چلتے پہرتے سیر کرتے ہیں وہ امت کا صلوة و سلام
 پہونچا دیتے ہیں جو سلام کرتا ہے اوسکا جواب خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے
 ہیں اللہ تعالیٰ بھی عوض ایک سلام کے دس سلام کرتا ہے جیسے مضمون حدیث عبد الرحمن
 بن عوف میں نزدیک حاکم کے آیا ہے حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے ابن عمر و
 کی حدیث میں یون داسو ہوا ہے کہ جس نے ایک بار درود بھیجا اللہ دس فرشتے اوس پر ستر بار
 درود بھیجتے ہیں اسکو احمد نے روایت کیا ہے ابی بن کعب نے کہا اے رسول خدا میں نے
 سارا وظیفہ اپنا ہی درود ٹھیر لیا ہے فرمایا اب تیرے سارے مطلب
 برآمد ہوں گے تیرے گناہ بخشے جاویں گے اسکو ترمذی و حاکم نے روایت
 کیا ہے صحیح بتلایا ہے معلوم ہوا کہ درود کے سبب دنیا کی ساری نعم آسان ہو جاتی

ہیں آخرت میں مغفرت ہوتی ہے دنیا بھی ملی آخرت بھی سنو رگئی کہو اب کیا باقی رہا مگر اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہیں کرتے دونوں جگہ کا نقصان روا رکھتے ہیں شاہ عبدالرحیم والد شاہ ولی اللہ محدث دہلی نے کہا ہے جو کچھ پایا اسی درود کے طفیل میں پایا ہے حدیث اوس بن اوس میں آیا ہے کہ تم جمعہ کے دن مجھ پر بیت درود بھیجا کرو یہ درود تمہارا مجھ پر عرض کیا جاتا ہے اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ کچھ جمعہ کو اس مقدمہ میں زیادہ تر خصوصیت ہے اگرچہ ہر روز کا درود بھی پونچتا رہتا ہے حدیث علی مرتضیٰ میں یہ بھی آیا ہے کہ ہر دعا اوٹ میں ہے جب تک رسول خدا اور آل رسول خدا پر درود نہ بھیجا جاوے اسکو طہرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ہر دعا کے اول آخر درود پڑھ لینا چاہئے تاکہ وہ دعا قبول ہو جاوے یہ بھی معلوم ہوا کہ صیغہ درود میں لفظ آل محمد کا بھی ہونا ضرور ہے ورنہ وہ درود موافق ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہو گا یہ لفظ سارے سادات بنی فاطمہ کو تاقیامت شامل ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہیں لشکر بدوین رخصتی خارجی نہیں ہیں ۛ

فصل بیان میں موضع درود شریف کے

یہ بہت جگہ ہیں بمثل اونکے ایک تشہد اول ہے ۲ آخر قنوت ۳ نماز جنازہ بعد کبیر دوم کے ۴ خطبہ جمعہ و خطبہ عیدین وغیرہ ۵ بعد اذان و نزدیک اقامت کے ۶ نزدیک دعا کے کوئی دعا ہے خیر کیوں نہ ہو ۷ مسجد میں آنے جانے کے وقت ۸ صغار و پر ۹ جب محفل میں لوگ جمع ہو جاویں ۱۰ جب ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آوے ۱۱ بعد لہیک کے حج میں ۱۲ وقت بوسہ لینے حجر اسود کے ۱۳ بازار جاتے وقت یا ضیافت کے وقت ۱۴ جب رات کو سو کر اوشے ۱۵ بعد غم تلاوت قرآن شریف ۱۶ دن جمعہ کے ۱۷ وقت دیکھنے یا گزرنے کے مسجد میں ۱۸ وقت فکر و سختی و طلب مغفرت کے ۱۹ وقت لکھنے نام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتاب میں ۲۰ وقت درس و تدریس و وعظ و نصیحت کرنے کے ۲۱ دن کے اول آخرین یعنی صبح و شام ۲۲ بعد ہو جانے کسی گناہ کے اس میں کفارہ اوس گناہ کا ہو جاتا ہے ۲۳ وقت نقر و فاقہ و حاجت و غوف کے ۲۴ وقت منگنی و نکاح کرنے کے ۲۵ وقت چھینکنے کے ۲۶ بعد وضو کے ۲ گھر میں آتے وقت ۲۸ ہر جگہ جہان ذکر خدا کا آوے ۲۹ وقت بول جانے کسی بات کے جس کا یاد آ جانا چاہتا ہے ۳۰ وقت پیش آنے کسی کام ضروری اس وقت کان بولنے کو ۳۱ سچے بے نیاز کے ۳۲ وقت فوج کرنے جانور کے ۳۳ وقت پڑھنے کتاب کے حسین ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو ۳۵ عرض صدقے کے جسکو مقدور خیرات کرنے کا ہو ۳۶ وقت سونے کے ۳۷ وقت ذکر بزرگ کام مہم کے ۳۸ درمیان تکلیفات نماز عیدین کے آن مواضع کا ذکر ابن قیم نے کیا ہے جو شخص ان اوقات کی حفاظت رکھتا ہے وہ بڑا محتاج و رستگار و تہجد ہے ورنہ جتنا بھوسے اوتا ہی کرے یہ ہنوکہ بالکل چوڑ چھوڑ کر بیٹھ رہے ۴

فصل بیان میں فوائد درویشی کے

دروہ کے فائدے بے گنتی ہیں جو ساری دعاؤں ذکر و ن سے کام نکلتا ہے وہ کام نقطہ ایک کثرت دروہ سے مکمل سکتا ہے توڑے سے فائدے اس جگہ ذکر کئے جاتے ہیں موافقت ہے ساتھ خدا کے گوہارے دروہ خدا کے دروہ میں بڑا فرق ہے کمان تراب کمان بال لا پآ ۲ موافقت فرشتوں کی ۳ دروہ بیخدا و فرشتوں کا اس شخص پر ۴ ایک دروہ پر دس دروہ کا خدا سے حاصل ہونا ۵ ایک دروہ پر دس نیکیاں ملنا دس گناہ ٹھنڈا ہونا ۶ بڑے بڑے ہونا ۷ بری ہونا و نفع و نفاق سے ۸ جنت میں ہمراہ شہید و ن کے ایک جگہ بسنا ۹ قبول ہونا دعا کا جسکے ساتھ دروہ پڑ گیا ہے ۱۰ مستحق ہونا شفاعت کا ۱۱ امر نے سے پہلے بشارت جنت کی ملنا ۱۲ تو دروہ پر ہزار دروہ کا خدا کی طرف سے ہونا اس

شخص کو آگ و دوزخ کی نہ پہونے گی ۱۲ فرشتوں کا دوست ہو جانا اسکی مدد کرنا ۱۳
 دروازے جنت پر اسکے کندھے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے سے
 بھر جانا ۱۴ مرنے کے بعد قبر پر درود کا اسکے لئے استغفار کرنا ۱۵ ایک درود کا پیر
 کوہ احد کے ہو جانا ۱۶ ایک فرشتے کا قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسکے
 درود پہنچانے کے لئے مقرر ہونا ۱۷ ہر پور ثواب کا ملنا ۱۸ اگنا ہو مکار و زبردست
 ۱۹ بردہ آزاد کرنے سے زیادہ ثواب کا حاصل ہونا ۲۰ ایک درود میں انبی بریں کے
 گناہ صغیرہ کا دور ہو جانا ۲۱ کرام کا تبیین کا تین دن تک گناہ کا بانتظار تو بہ نہ لکھنا
 ۲۲ ہول قیامت سے نجات پانا ۲۳ رحمت کا ہر طرف سے اسکو ڈھانپ لینا ۲۴
 اللہ کے غصے سے امان میں آ جانا ۲۵ عرش کے نیچے سایہ پانا ۲۶ ترازو کا بھاری
 ہو جانا و دوزخ سے بچ جانا ۲۷ محشر کی پیاس سے امن میں ہونا ۲۸ پل صراط پر ثابت
 قدم رہنا ۲۹ ہزار بار درود پڑھنے سے جنت کا اپنے لئے دیکھ لینا مگر اسکی سند
 ضعیف ہے ۳۰ بہت سی بی بیوں کا جنت میں ملنا ۳۱ برابر میں جہاد کے ثواب پانا ۳۲
 برابر صدقے کے اجر حاصل کرنا ۳۳ تودرود کا برابر لاکھ نیکی کے ہونا لاکھ گناہوں کا
 معاف ہو جانا ۳۴ ہر دن تودرود کا پڑھنا موجب ہے برائے سوجا جوتوں کا تیس
 دنیا میں ستر آخرت میں اسکی سند حسن ہے ۳۵ ہر دن سو بار پڑھنا ایسا ہے جیسے رات
 دن عبادت کی ۳۶ ہر کام نزدیک اللہ کے سارے علموں سے ثواب تر ہے ۳۷ مجلس
 کی زینت قیامت کے دن نور ہے ۳۸ محتاجی دور ہوتی ہے ۳۹ رسول خدا سے بہت
 پاس ہو جانا ہے ۴۰ اسکی برکت اسکی اولاد میں اثر کرتی ہے ۴۱ زیادہ پڑھنے والا
 اللہ سے قریب ہو جاتا ہے ۴۲ درود خوان سے بعض فرائض فوت شدہ کا سوال نہیں
 ہوتا ۴۳ جو پچاس بار درود پڑھتا ہے قیامت میں اوسکا مصافحہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے ہوگا ۴۴ دل کی زنگ دور ہو جاتی ہے ۴۵ جس دعا کے ساتھ

درود پڑھتا ہے وہ دعا نزدیکی خدا کے پر وہ پہاڑ کر جا پونجی ہے ۴۶ صبح شام دس
 برس بار درود پڑھنے سے شفاعت کا استحقاق ہو جاتا ہے ۴۷ جس نے دن میں تیس بار
 رات میں تیس بار شوق و محبت سے درود پڑھا اسکے گناہ اوس دن اوس رات کے معاف
 ہو جاتے ہیں ۴۸ گھر میں سلام کر کے جانا پر درود پڑھنا محتاجی و ضیق عیش کو دور کرتا ہے
 ۴۹ ہونی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے ۵۰ مرض نسیان دور ہو جاتا ہے ۵۱ محتاج کے
 لئے بجاے صدقہ خیران کرنے کے ہے ۵۲ مصلیٰ کو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم جواب سلام کا دیتے ہیں ۵۳ رسول خدا سے کہا جاتا ہے کہ فلان بن فلان آپ پر
 درود بھیجتا ہے مثلاً فرشتے یوں عرض کرتے ہیں کہ صدیق بن حسن آپ پر درود و سلام عرض
 کرتا ہے زچہ عزت و شرف خجہ سعادت و کرامت کہ جسے گنہگار و گناہ نام و مان مذکور ہوتا
 ہے اس سے بڑا کرا اور کیا ہماری خوش نصیبی ہوگی ۵۴ جو بد دعا جبریل و رسول خدا
 نے درود نہ بھیجے والے پر کی ہے اوس سے نجات ملتی ہے ۵۵ ایسا آدمی جنت کا راستہ
 نہیں بھولتا ۵۶ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جفا کرنے سے بچاؤ ہو جاتا ہے
 ۵۷ لعنت خدا و رسول سے نجات ملتی ہے ۵۸ بنیکل کھلانے سے امن حاصل ہوتا
 ہے ۵۹ رسول خدا کو اس شخص سے محبت دلی ہو جاتی ہے جسکو پیا چاہیں وہی سہارا
 حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں ہر آدمی اپنے یار کے ساتھ ہوگا گو عمل میں اوسکے لیے
 نہ ہو مگر امید ہے کہ اللہ ہمارا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ و اہلبیت
 و اولیاء راست و محمدین ملت کا حشر میں ساتھ ہوگا ۶۰ درود پڑھنے سے ہدایت ایمان
 حیات دل ملتی ہے مگر ابی و فسق سے بچ جاتا ہے ۶۱ اس شخص کی محبت کو اللہ تعالیٰ
 سارے آسمان زمین والوں کے ولیمین ڈال دیتا ہے یعنی نیک لوگ اسکو دل سے چاہنے
 لگتے ہیں ۶۲ اسکے ہر کام میں عمر میں مال میں ایمان میں گمراہی میں بچون میں برکت ہوتی
 ہے ۶۳ کثرت درود سے کثرت محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتی ہے

یہ محبت آخر کو جنت میں لیا و گئی ۴۴ اس میں کچھ نہ کچھ حق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا ہو جاتا ہے سب نہ سہی توڑا ہی سہی ورنہ حضرت کے حقوق و احسانات کا شکر کسی مخلوق سے کہاں ادا ہو سکتا ہے ۴۵ درود پڑھنے میں خدا کا ذکر بھی آ جاتا ہے ۴۶ حضرت پر درود بھیجنے والا کثیر الذکر قرار دیا جاتا ہے ۴۷ کثرت درود سے صحت برنج بھی کبھی میسر آ جاتی ہے یا خواب میں مشرف بزیارت ہوتا ہے ۴۸ کثرت درود کی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چاہنے والا ہے جو شخص جس چیز کو زیادہ دوست رکھا کرتا ہے تو اس کا ذکر بھی بہت کیا کرتا ہے ورنہ زبان بی دہی کرنے والے محبت کے بہت ہوتے ہیں محبت کی جگہ دل بے زبان نہیں ہے دل کی محبت کا آخر پڑتا ہے زبان کی دوستی خالی از نفاق نہیں ہوتی اتن فوائد کے سوا اور بہت سے فوائد ہیں جن کا حصر سب جگہ نہیں ہو سکتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد تلاوت قرآن و ذکر خدا کے کوئی وظیفہ بہتر درود سے نہیں ہے بلکہ اگر اور ذکر کر سکے تو اسی درود پر فطاعت کرے کہ اس میں خدا کا ذکر بھی آ جاتا ہے رسول خدا پر درود و سلام بھی پڑھ لیا جاتا ہے صیغہ درود کے قریب بیس عدد کی احادیث میں بالفاظ مختلفہ آئی ہیں حسب معنیوں میں بہتر صحیح تر یہی صیغہ ہے جو نماز کے لئے تشہد کے بعد اختیار کیا گیا ہے باقی صیغہ حزب الاعظم میں لکھے ہیں ان سب کا سبب ذکر کرنا کچھ ضرور نہیں ہے ۴۹

فصل بیان میں آداب ذکر کے

جس مکان میں بیٹھ کر ذکر کرے وہ جگہ پاک صاف ستھری خالی ہو ذکر کرنے والے کا مونہ صاف ہو بوسے دہن کو سواک وغیرہ سے پاک کر لے رو بقبلہ ہو کر جو ذکر کرے اس کے معنی میں غور کرنا ہے جو الفاظ کہتا ہے اس کو سمجھے جس کے معنی معلوم نہ ہوں اس کو دریا فت کر کے سمجھ لے ورنہ مجرد الفاظ ذکر کا کہنا ہی کافی ہے افضل ذکر قرآن شریف ہے مگر جہاں کہیں قرآن کا

پڑھنا نہیں آیا ہے وہاں نہ پڑھے امام احمد نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہو چاہے رب تیرا
 قرب کس عمل سے حاصل ہوتا ہے فرمایا قرآن پڑھنے سے کہا سمجھ کر پڑھے یا بے سمجھے فرمایا جسطرح پڑھے
 یعنی خواہ معنی اور سکے سمجھا ہو یا نہیں ہر حال میں اجر تلاوت کا بے حساب ملتا ہے پڑھنے والے کو
 اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے اللہ کی ایک عنایت خاص اوپر ہوتی ہے اسطرح جو شخص
 اذکار یا توروہ پر مداومت کرتا ہے ہمیشہ صبح و شام اونکو پڑھا کرنا ہے خواہ زبانی یا کتاب
 میں دیکھ کر ہر احوال مختلفہ میں اونکو ترک نہیں کرتا وہ اون کو گون میں داخل ہے جو اللہ کو
 بہت یاد کیا کرتے ہیں کثیر الذکر ہیں مرد ہوں یا عورت پہر جبکا وظیفہ ناغہ ہو جاوے تو وہ اونکو
 دوسرے وقت پڑھ لے اس پڑھنے سے اونکی موافقت قائم رہتی ہے اذکار یا توروہ سے
 وہ ذکر مراءین جو حدیث میں آئے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو سکھائے
 ہیں رسول خدا ہر وقت ذکر خدا کیا کرتے تھے حدیث میں آیا ہے بہت دوست عمل نزدیک خدا
 کے وہ عمل ہے جسکو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اکثر لوگ تلاوت قرآن شریف کی کرتے ہیں یا کوئی
 ذکر و دعا پڑھتے ہیں مگر اوپر مداومت نہیں کرتے ہیں ان سے وہ آدمی اچھا ہے جو ہمیشہ ذکر کرتا
 ہے گو تھوڑا ہی ذکر کیون نہ تو تھوڑی عبادت دائمی اوس بڑی عبادت سے بہتر ہوتی ہے
 جو کبھی کی کبھی نہ کی چند روز تک تو تلاوت قرآن کی بہر چوڑ دی یا ذکر کیا بہر چوڑ دیا بہر
 جب لہرائی پہر تلاوت و ذکر کرنے لگے اس سے یہ بہتر ہے کہ تھوڑی ہی تلاوت کرے و ذکر
 بھی کم کرے مگر وظیفہ کو ناغہ نہ کرے اگر کسی حرج مرج سے رات کا وظیفہ ناغہ ہو جاوے تو
 دن میں اوسکو قصا کرے اسکا نفع حجاب ہے ایسا شخص الذاکرین اللہ کثیر امین
 داخل ہے ذکر کرے یہ معنی ہیں کہ جو ذکر جو دعا جسوقت کے لئے جس کام کے لئے مقرر ہے
 اوسوقت پہر اوسکو پڑھ لے کہہ لے جیسے دعا کمانا کمانے کی کپڑا پہننے کی وضو کرنے
 کی سونے کی جاگنے کی رعد و برق کی ہند طلب نہیں ہے کہ آٹھ پہر تسبیح ہلایا کرے جسطرح
 پہر زادے کیا کرتے ہیں کہ اسطرح کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں

ہے یہ اور بات ہے کہ صبح و شام عطرہ بٹیکر توڑی دیر سبک جدا ہو کر معمولی وظیفہ پڑھ کر
اوشمہ کٹا ہو کہ یہ منع نہیں ہے ۛ

فصل بیان میں آداب دعا کے

بظاہر ادب دعائیں یہ ہے کہ اکل و شرب و لباس مال حرام سے نمودعا اخلاص دل سے کرے
جی لگا کر مانگے دعا کرنے سے پہلے کوئی اچھا کام کر لے یا وضو و یقینہ گھٹنوں پر بیٹھ کر
تشہد میں بیٹھتے ہیں پہلے اللہ کی تعریف کرے پھر درود بھیجے و نون ماتمہ پھیلا کر دعا کرے
کہو کر برابر کندھوں کے دعا مانگے بہت ادب و خشوع و خضوع و کمینی و عاجزی سے سوال
کرے اسماء حسنہ اذعیہ کا ثورہ سے وسیلہ پکڑے آواز پست رکھے اپنے قصور و گناہوں
کا اقرار کرے پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کے لئے وقت دعا و سوال کے ہمت رکھے
خوب ہی کوشش سے دعا مانگے دل حاضر ہو اچھی امید رکھے دعا کو بار بار پڑھے اصلاح
کرے کسی گناہ کو نہ مانگے نہ قطع رحم کی دعا کرے نہ ایسا سوال کرے جو عاۃً محال ہے
یا ہو چکا ہے دعا کرنے سے تنگدل نہو نا امید نہو ساری حاجتیں طلب کرے پیر میں کہے
سنے والا بھی آمین کہے پھر و نون ماتمہ پڑھ کر پھیرے یہ نہ کہے کہ میں دعا کی مگر
قبول نہوئی حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ تم جلدی
نکرو یہ نہ کہو کہ میں دعا کی قبول نہیں ہوئی ۛ

فصل بیان میں اوقات دعا کے

جن وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے وہ وقت یہ ہیں اشب قدر ۴ یوم عرفہ یعنی نہم
ذیحجہ ۳ شہر رمضان ۴ شب جمعہ ۵ روز جمعہ ۶ ساعت جمعہ یہ ساعت اور وقت ۴
شروع ہوتی ہے جب سے امام منبر پر بیٹھتا ہے جب تک نماز پوری کر چکے تب تک یہ ساعت

باقی رہتی ہے خصوصاً وقت پڑھنے فاتحہ کے ۲ مین کہنے تک بعض کے نزدیک یہ ساعت بعد عصر کے متصل غروب آفتاب کے ہوتی ہے بہت ہلکی ہلکی گٹری ہے اس ساعت کی تعیین میں چالیس قول سے زیادہ ہیں مگر بہت قوی قول ہی دونوں قول ہیں جو اس جگہ لکھے گئے اکثر اہل علم اسی طرف گئے ہیں حدیث سے ہی انہیں کی تائید نکلتی ہے ۷ اندرات کے ۸ بعد آدھی رات کے ۹ ثلث اول شب میں ۱۰ ثلث آخر شب میں ۱۱ وقت صبح کے ۱۲ وقت اذان کے ۱۳ اذان و اقامت کے ۱۴ درسیان و دونوں ہی علی الصلوۃ ہی علی الفلاح کے خصوصاً اوسکے لئے جو کسی ریخ میں مبتلا ہے ۱۵ وقت اقامت کے ۱۶ وقت صفا آرائی کے راہ خدا میں ۱۷ وقت شروع حرب کے ۱۸ بعد نماز فرض کے ۱۹ سجدہ میں وقت تلاوت قرآن کے خصوصاً نزدیک ختم قرآن شریف کے ۲۰ وقت کہنے امام کے ولا الضالین ۲۱ وقت پینے آب زمزم کے ۲۲ وقت بولنے مرغ کے آخر شب میں ۲۳ وقت جمع ہونے مسلمانوں کے ۲۴ مجلس ہو کر میں ۲۵ وقت بند کرنے آئینہ مردے کے ۲۶ وقت حاضر ہونے کے نزدیک مردے کے ۲۷ وقت برسنے پانی کے ۲۸

فصل بیان میں مکانات اجابت دعا

جو جگہیں متبرک ہیں وہاں بیشک دعا کرنا موجب قبولیت دعا کا ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ نے اوس جگہ کو ایک طرح کا شرف و برکت بخشی ہے وہ برکت اس دعا گو میں اثر کرتی ہے بطور حدیث میں آیا ہے کہ ہما القوم لا یشقی جلیسہم یہ وہ لوگ ہیں کہ انکے پاس کے بیٹھنے والے بھی بد نصیب نہیں ہوتے یہ حدیث حق میں اہل ذکر کے آئی ہے معلوم ہو کہ جس مجلس میں کچھ لوگ مرد ہوں یا عورت یکجا ملکر ذکر خدا کا کرتے ہیں وہ جگہ متبرک ہو جاتی ہے وہاں جو دعا کیجاویگی امید ہے کہ قبول ہوگی حدیث ابن عباس میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا دعا قبول ہوتی ہے وقت دیکھنے کعبہ کے اس حدیث کی سند کو صابا

عہدہ نے جید کہا ہے معلوم ہوا کہ جو کوئی حج یا عمرے کے لئے جاوے تو جو وقت اول بار نظر
اوسکی کعبہ پر پڑے تو دعا کرے یہ دعا قبول ہوگی تسبیح بہتر و جامع یہ دعا قرآنی
ہے جسکو اکثر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک موقع پر پڑھا کرتے تھے ربنا
اتقانی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اس دعا میں سارے
مطالب دین و دنیا کے داخل ہیں سب ہی کی نیت کر لے یہ ایک جگہ قبولیت دعا کی ہوئی
۲ مسجد الحرام ہے ۳ مسجد نبوی ہے ۴ مسجد بیت المقدس ہے ۵ درمیان دو نام
پاک اللہ کے جو سورہ انفام میں آئے ہیں ۶ اندر طوان کے ۷ نزدیک ملتزم کے یہ
ایک جگہ ہے درمیان حجر اسود و بابکعبہ کے ۸ اندر خانہ کعبہ کے ۹ پاس زمزم کے ۱۰
کوہ صفا و مروہ پر ۱۱ مسعی میں یعنی جہان درمیان صفا و مروہ کے سعی کرتے ہیں دو رک
چلتے ہیں ۱۲ مقام ابراہیم کے پیچھے ۱۳ اعرفات میں ۱۴ مزدلفہ میں ۱۵ منی میں ۱۶
نزدیک تینوں جگہ کا لکھا کسی پیغمبر ولی پیرا و ستاؤ شیخ کی قبر کے پاس دعا کرنا ثابت
نہیں ہے ایسے کام پر پرستون گور پرستون سے زیادہ ہوتے ہیں ۲

فصل بیان میں اون لوگوں کے جنکی دعا قبول ہوتی ہے

یہ لوگ کئی قسم کے ہیں ۱ مضطر یعنی پریشان حال اسکا ذکر قرآن شریف میں بھی آیا ہے و یا
اشن یحبب المضطر اذا دعا حدیث میں تین آدمیوں کا قصہ آیا ہے کہ یہ ایک غار میں
بند ہو گئے تھے سخت مضطر و پریشان و بدحواس تھے انہوں نے اپنے اپنے عمل صالح کو یاد کر کے
دعا کی قبول ہو گئی و لہذا الحمد یہ حدیث صحیحین میں آئی ہے ۲ مظلوم کو کافر یا فاسق ناجبر
کیون نہ وہ یہ مضمون حدیث ابی ہریرہ میں نزدیک طیالسی کے آیا ہے ۳ دعا والد کی حق
میں اولاد کے ۴ دعا امام عادل رئیس منصف کی ۵ دعا کسی مرد صالح کی جب تک کہ کسی
گناہ یا قطع رحم کے لئے نہو ۶ دعا اولاد نیک کی مان باپ کے لئے ہے دعا مسافر کی حالت

سفر میں اپنے لئے ہو یا غیر کے لئے ۸ دعا روزہ دار کی وقت افطار کے ۹ دعا مسلمان
 کی واسطے مسلمان بہائی کے اوسکی عنیت میں یعنی پیٹھ پیچھے ۱۰ دعا ہر مسلمان کی جب تک
 کہ ظلم یا قطع رحم کے لئے نکرے یا یوں نہ کہے کہ میں دعا کرتا ہوں مگر قبول نہیں ہوتی ۱۱
 دعا توبہ کرنے والے کی حدیث میں آیا ہے اللہ عز وجل ہر دن ہر رات کچھ لوگ آتش و زنج
 سے آزاد کیا کرتا ہے ان میں ہر ایک بندے کی دعا قبول ہوتی ہے اس حدیث کو امام احمد
 نے ابی ہریرہ وغیرہ سے روایت کیا ہے مراد وہ لوگ ہیں جو دن میں یا رات میں اپنے
 بولے چوکے گناہ سے جھٹ پٹ توبہ کر ڈالتے ہیں دیر نہیں کرتے انہی دعا کو اللہ قبول
 کر لیتا ہے ۱۲ جو شخص رات کو نیند سے چوٹ نک کر یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ وحده
 لا شریک لہ لا ملک لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ
 ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہم اغفر لی یا ارحم الراحمین
 دعا کرے تو اوسکی دعا قبول ہوتی ہے پھر اگر اوٹھ کر وضو کیا نماز پڑھے توبہ نماز بھی
 مقبول ہو جاتی ہے اس حدیث کو بخاری نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے ۱۳
 رسول خدا نے سنا کہ ایک شخص یوں کہتا ہے یا ذا الجلال والاكرام فرمایا تو مانگتیری
 دعا قبول ہوگی یہ مضمون حدیث معاذ میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے معلوم ہوا اس
 کلمہ مبارک سے دعا شروع کرنا موجب قبولیت دعا کا ہے ۱۵ اللہ نے ایک فرشتہ مقرر
 کر دیا ہے جو کوئی تین بار یا ارحم الراحمین کہتا ہے فرشتہ جواب دیتا ہے کہ ارحم
 الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو مانگ یہ حدیث نزدیک حاکم کے ابی امامہ سے آئی ہے
 اس کلمہ کے ساتھ دعا مانگنا سبب قبولیت دعا کا ہے ۱۶ جو کوئی خدا سے جنت کو تین بار
 مانگتا ہے توجہ جنت کتنی ہے اللہم ادخلہ الجنة جو کوئی دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے
 دوزخ کتنی ہے اللہم اخرجہ من النار یہ مضمون حدیث انس میں نزدیک ترمذی کے
 آیا ہے ۱۷ جس مسلمان نے کسی کام کے لئے یہ دعا کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت

من الظالمین اور کسی دعا قبول ہو جاتی ہے اسکو ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے اسکو دعائے ذوالنون کہتے ہیں یونس علیہ السلام نے پھلی کے پیٹ میں یہی دعا کی تھی اللہ نے اونکو نجات دی فرمایا اسطرح ہم سب اہل ایمان کو نجات دیتے ہیں یہ وعدہ ہے اس دعا کی قبولیت کا اہل علم و سلوک میں یہ دعا نہایت مجرب ٹیہ چکی ہے ۱۸ جو شخص وقت اذان کے یہ دعا کرتا ہے اللھم ربھذا الدعوة التامة والصلوة القائمة انت محمد الوسيلة والفضيلة وابعثہ مقاماً محمود الذی وعدتہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن قیامت کے اسکی شفاعت کرے گی یہ دلیل ہے قبولیت دعا کی اسکو بخاری و اہل سنن نے حدیث جابر سے روایت کیا ہے اسکے الفاظ کئی طرح سے آئے ہیں احمد و طبرانی کی روایت میں جابر سے یوں آیا ہے کہ اللہ اسکی دعا قبول کرتا ہے ۱۹ جو شخص مومنین و مومنات کے لئے ہر دن ستائیس یا پچیس بار استغفار کرے گا وہ اون لوگوں میں ہوگا جنکی دعا قبول کیجاتی ہے زمین والوں کو انکے سبب رزق ملتا ہے اسکو طبرانی نے ابو الدرداء سے روایت کیا ہے :

فصل بیان میں اسم عظم کے

حدیث سعد بن ابی وقاص میں نزدیک حاکم کے آیا ہے کہ اللہ کا بڑا نام جسکے ساتھ جب دعا کیجاوے تو قبول ہوتی ہے جب کچھ مانگا جاوے تو ملتا ہے یہ ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۴ اللھم انی اسألك بانی اشہد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یولد ولم یولد ولم یکن له کفو احد اسکو اہل سنن نے حدیث بریدہ سے نقل کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے سم اللھم انی اسألك بانک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام یا حی یا قیوم اسکو بھی اہل سنن نے حدیث انس سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح کہا اگرچہ

تعیین اسم اعظم کی نہیں آئی مگر آثار و قرآن سے یہ معلوم کیا ہے کہ انہیں الفاظ میں کوئی
اسم اعظم ہی ہے :

فصل

اسما حسنہ یعنی نود و نہ نام اللہ پاک کے جنکے ساتھ دعا کرنے کا حکم ہے جو کوئی اوکو یاد
کر لیا وہ بہشت میں جاوے گا یہ نام حزب الاعظم میں لکھے ہیں اکثر لوگوں کو یاد ہوتے ہیں
اسے اسباب کہہ گئے ہیں جو شخص یہ دعا مانگتا ہے اللہ احسن عاقبتنا فی الامور
کلیہا واجزا من خزی الدنیا وعدن اب الاخرۃ وہ بلاکے پہنچنے سے پہلے مر گیا یعنی
اوسکو مرتے دم تک کوئی آفت نہ ستاویگی اسکو طبرانی نے حدیث بسر بن ابی ارطاة سے
روایت کیا ہے :

فصل علامت قبول دعا کی ہے

اثر لگنا ۳ آنسو ہنا ۴ بدن پر بالوں کا کڑا ہونا ۵ ریشہ وغشی وغیث کا حاصل
ہو کر ہر دل کا تیر جانا جی کا ٹھکانے ہو جانا باطن میں خوشی کا آجانا ظاہر میں خفت طبیعت
کا حاصل ہونا یا تھک کہ دعا کر نیوالا یہ گمان کرتا ہے کہ گویا اوسکے کندھے پر ایک بیماری
بوجہ تھا وہ اتر گیا جب یہ علامت پائے تو توجہ و اقبال و صدقہ و انصال و حمد و
انتہال سے غفلت نہ کرے حدیث عائشہ میں آیا ہے جب کوئی تم میں سے اجابت دعا معلوم
کرے جیسے کسی بیمار کو شفا ہو جاوے یا کوئی غائب سفر سے آ جاوے تو یوں کہے الحمد للہ الذی
بفضله و جلالة و بنعمته تتم الصالحات اسکو حاکم نے روایت کیا ہے :

فصل بیان میں عن طیفہ صبح و شام کے

یہ کہی تھیں ہین (بسم اللہ الذی لا یضیع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء و
 ہو السميع العلیع اسکو ہر صبح و شام تین بار کہے رواہ اہل السنن من حدیث حتمان
 ۲ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یہ دعا بھی صبح و شام تین بار کہی جاتی
 ہے اسکو طبرانی و ترمذی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۳ قل هو اللہ ومعوذتین
 کو صبح و شام تین بار پڑھے حدیث ابی داؤد میں معاذ بن عبد اللہ سے آیا ہے کہ انکا پڑھنا
 ہر شے سے بچاتا ہے ۴ پڑھنا آیت الکرسی کا وقت سونے کے بچھونے پر اسکو بخاری نے
 ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ۵ اللھم بک اصبحنا و بک امسینا و بک نغیث و بک
 نموت و بک النشور اسکو اہل سنن نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ۶ لا الہ الا
 اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیئ قدیر اسکو ابو داؤد
 و نسائی نے حدیث ابی عیاش زرقی سے روایت کیا ہے کسی حدیث میں اسکے لئے قید
 صبح و شام کی آئی ہے اکثر احادیث میں یہ قید نہیں ہے اسکے پڑھنے کا اجر بھی ابھی
 جسے اسکو پڑھاؤسے گویا دس غلام اولاد اسمعیل علیہ السلام کے آزاد کئے و سنن
 ابی داؤد نے لکھی کہ تین دس درجے بڑھے و سنن بدیان میں صبح سے شام تک شام سے
 صبح تک شیطان سے محفوظ رہا کوئی عمل اس سے بڑھ کر نہیں ہے کوئی گناہ اسکے ساتھ باقی
 نہیں رہتا ہے یعنی صغیرہ ۷ رضینا یا اللہ رہا و بک اسلام دنیا و آخرت میں سوسا
 اسکو اہل سنن نے سلام نام خاتم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے
 جو کوئی اسکو تین بار صبح و شام کہے گا اللہ پریق ہے کہ اسکو راضی کرے ۸ یا حی یا
 قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شأنی کلہ و لا تکلنی الی نفسی طر فہ عین اسکو
 نسائی و حاکم نے انس سے روایت کیا ہے رسول خدا نے فاطمہ سے فرمایا اسکو صبح و شام
 کہ اگر ۹ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عهدک
 و وعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوعبید اللہ بن عمر علی و ابوع

سید الاستغفار

بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اس سید الاستغفار کو بخاری
وترندی و نسائی و ابوداؤد و ابن سنی وغیرہم نے اوس بن اوس سے روایت کیا ہے
اسکی ادنیٰ فضیلت یہ ہے کہ جو کوئی اسکو صبح کو پڑھے پھر مجاوسے تو صحتی ہوا و رجو
شام کو پڑھے رات کو مجاوسے تو بھی جنت میں مجاوسے ۱۰ حسبی اللہ لا الہ الاہو
علیہ تو کلت وھو رب العرش العظیم اسکو ابن سنی نے ابی الدرداء سے روایت
کیا ہے جیہ دھا صبح شام سات بار پڑھی جاتی ہے اسکے پڑھنے سے دنیا و آخرت کی
ساری نعم آسان ہو جاتی ہیں خواہ بچے طور پر پڑھے یا جوٹ موٹ تیرہ وہ دعائیں
ہیں جو خاص صبح و شام پڑھی جاتی ہیں انکے سوا اور بھی بہت دعائیں ہیں زیادہ
نوسکے تو انہیں دس دعاؤں پر اکتفا کرے ۛ

فصل بیان میں اون اذکار کے جو رات دن میں پڑھی جاتی ہیں

یہ دعائیں بھی بہت ہیں اس سید الاستغفار یہ دعا اوپر گزر چکی ہے حدیث میں آیا ہے
جسے اسکو یقین سے دن یا رات میں کہا پھر مر گیا تو جنت والوں میں ہوا اسکو بخاری
نے اوس بن اوس سے روایت کیا ہے ۛ جسے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ المملک ولہ الحمد لا الہ الا اللہ
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ دن میں یا رات یا مینے بہر میں پھر مر گیا اوس دن یا اور
رات یا اوس مینے تو سارے گناہ اوسکے بخشے گئے اسکو نسائی نے ابو ہریرہ سے
روایت کی ہے ظاہر تو یہی ہے کہ گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اسمین تو کچھ شک
ہی نہیں ہے اور اگر خدا گناہ کبیرہ کو بھی جو چھے رہے ہیں کسیکو معلوم نہیں ہوئے ہیں
بخشدے تو بھی کچھ اوسکے فضل و کرم سے دور نہیں ہے ۛ رسول خدا نے سلمان
کو بلا کر کہا میں تجھکو کچھ کلمات بخشتا ہوں تو اونکے ساتھ دعا کیا کہ رات دن میں وہ

کہ یہ بین اللہم انی اسألك صحۃ فی ایمان وایماناً فی حسن خلق ونجاحاً یبتعد
فلاح ورحمة منک وعافیة ومغفرة منک ورضواناً اسکو طبرانی نے ابو ہریرہ
سے روایت کیا ہے :

فصل سین میں اون اذکار کے جو دن کو کہے جاتے ہیں

انہیں ایک ہی ذکر ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ جو کوئی اسکو ستوا دس
بار کہے گا کوئی شخص اس سے آگے نہوگا نہ اسکی برابر مگر جو کوئی اسکی طرح اسکو
یا زیادہ اس عدد سے کہے اسکو بخاری و مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے صحیحین کی
روایت میں سو بار کہنا آیا ہے دو سو بار کہنا روایت اہل سنن ہے ۲ جو کوئی سو بار
سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اسکو مسلم و ترمذی
نے حدیث سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے ۳ وقت اذان مغرب کے یہ کہے
اللہم هذا القبال لیلک وادبار نہما لک واصوات دعائک فاخضر لی اسکو
ابوداؤد نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے :

فصل سین میں اون فروع کے جو رات کو کہے جاتے ہیں

ایک ذکر یہ ہے کہ رات کو آخر سورہ بقرہ کو پڑھے اسکا پڑھنا سب آفتون سے بچاتا ہے
یا برابر عبادت رات کے ہوتا ہے اسکو شیخین و اہل سنن نے ابن مسعود سے روایت کیا
ہے ۴ قل ہو اللہ کا ایک بار رات کو پڑھنا برابر تہائی قرآن کے ہوتا ہے اسکو شیخین نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے تین بار کا پڑھنا ایسا ہے جیسے سارا قرآن پڑھا گیا رہا
پڑھنے سے بہشت میں ایک محل بنتا ہے چچاس بار پڑھنے سے چچاس برس کے گناہ دور
ہو جاتے ہیں اگر دنیا و فرج و مال و شراب سے بچتا رہا ہے ہر دن سو بار کہے پڑھنے میں

دو رخ سے نجات ملتی ہے دوسو بار کے پڑھنے سے ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن اگر
 قرض دار نمونہ ہزار بار پڑھنے سے یہ ہوتا ہے کہ گویا اپنی جان کو خدا سے مول لے لیا ہے
 یہ سب فضائل احادیث ضعیفہ میں آئے ہیں ۲ جسے ایک سو آیتیں قرآن کی پڑھیں وہ
 قانتین میں سے ہوا اسکو حاکم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے جسے دس آیتیں پڑھیں
 وہ غافلون میں سے نہیں ہے اسکو ہی حاکم نے ابی ہریرہ سے نقل کیا ہے ۳ جس نے
 خدا کے لئے کس پڑھی اسکی مغفرت ہوئی اسکو ابن حبان نے حدیث جندب سے روایت
 کیا ہے اسکا پڑھنا رات کو آیا ہے اسکا پڑھنا ایسا ہے جیسے دو بار سارا قرآن پڑھا
 یہ بھی فرمایا ہے کہ اسکو نزدیک موتی کے پڑھا کر وہیہ مضمون کئی حدیثوں میں آیا ہے موتی
 سے یہ مراد ہے کہ حالت نزع میں اسکو نزدیک پڑھیں اور اگر مرچکا ہے تو بھی پڑھ دین
 ۴ جسے چار آیتیں اول سورہ بقرہ کی مفلحون تک اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں اسکے
 بعد کی مع خواتیم پڑھیں اسکو گھر میں صبح تک شیطان داخل نہیں ہوتا اسکو طبرانی نے
 ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۵ جب مغرب کا اندھیرا ہو تو بچوں کو باہر نکلنے نہ دے
 اسوقت شیطان پھلتے ہیں جب گہری ہررات گزر جاوے تو پہلو کو نہ روکے گھر کا
 دروازہ بند کرے اللہ کا نام لے کر چراغ گل کر دے پانی کے برتن ڈھانپ دیکو کوئی
 چیز آڑی شکل پر رکھ دے اسکو ٹیغین و اہل سن نے حدیث جابر سے روایت کیا ہے
 یہ سنت صحیحہ اس زمانے میں بالکل ترک ہو گئی ہے انا اللہ ۵ جب لیلۃ القدر باوے
 تو یہ دعا کرے اللھم اناک عفو و تعفو عفا عنی اسکو ترمذی نے عائشہ سے
 روایت کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ہے یہ دعا خود عائشہ کو سکھائی تھی اسکے معنی یہ ہیں ۵

کریمہا بنجائے بر حال ما | کہ ہستم اسیر کمند ہوا

فصل بیان میں فرخ خواب بیداری کے

جب بھونے پر آوے تو با وضو ہو و اس وغیرہ سے تین بار بچونا چاہئے یہ دعا کرے اللہ
 انت خلقت نفسی وانت توفاھا لک ما نھا و عیاھا ان احیتھا فا حفظھا وان امنتھا
 فاعف عیھا اللہ انی اسألك العافیۃ اس دعا کو مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے پھر
 سید ہاماتہ کال کے نیچے رک کر لیٹے یہ کہے اللہ حق تعالیٰ عذاب کا یوم تبعث عبادہ
 اسکو ابو داؤد و ترمذی نے حدیث حفضہ سے روایت کیا ہے یہ کلمہ بھی تین بار کہا جا
 ہے حدیث خذیفہ میں نزدیک شیخین کے آیا ہے کہ جب بھونے پر جاوے تو یوں کہے ہاتھ
 اموت واحی ۴۰ پختیس بار اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ الحمد للہ
 پڑھے اسکو شیخین نے علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے یہ تسبیح نبی فاطمہ کی ہے رسول خدا
 نے اونکو عوض خادم و شقت خانگی کے یہ ذکر بتایا تھا ۳ قل ہو اللہ سورہ فلق سورہ
 حاس پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر پھوک کر اول سر و مونہ پر پھر سارے بدن پر ہاتھ پیرے
 جہاں تک ہاتھ جا سکیں اسکو بخاری نے عائشہ سے روایت کیا ہے چاروں قل پڑھنے
 کا بھی آیا ہے ۴ سوتے وقت آیت الکرسی بھی پڑھے اسکا پڑھنے والا اگر اس رات مہجرا
 بہشت میں جاوے گا اسکا پڑھنا بخاری نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۵ جس نے سوتے
 وقت تین بار یہ کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الی القیوم و اتوب الیہ او
 سارے گناہ بخشے گئے اگرچہ برابر جہاگ دریا کے یا درخت کے پتوں یا ریگ صحرا کے یا برابر
 سال بہر کے دونوں کے کیون نہوں اسکو ترمذی نے ابی سعید سے روایت کیا ہے ایک
 روایت میں آیا ہے یا برابر آسمان کے تاروں کے ہوں تب بھی بخند رہے جاتے ہیں مراد
 گناہ صغیرہ بین یا وہ کبیرہ ہی جو ستور ہیں اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہاں تین بار اس
 کلمہ مختصر کا کہنا کہاں یہ رحمت و مغفرت بحساب ۶ حدیث عودہ میں آیا ہے کہ قل یا ایاک
 پڑھ کر سورہ اسمین شرک سے نجات ہے اسکو ابن حبان و طبرانی نے روایت کیا ہے
 ۷ حدیث انس میں ہے نزدیک بزار کے کہ جب تو نے بھونے پر قدم رکھا سورہ فاتحہ

و قتل ہوا اللہ پڑ ہے تو اب تو ہر چیز سے امن میں ہو گیا سوا موت کے معلوم ہوا کہ یہ امن
بجز قدرت سے حاصل ہو جاتا ہے و لہذا احمد ۸ جب آدمی بچونے پر سونے کو جاتا ہے تو
ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے آگے ہوتا ہے فرشتہ کہتا ہے اختتم بخیر شیطان
کہتا ہے اختتم بشر سوائے اگر کچھ ذکر خدا کا کیا ہو سورہا تو وہ فرشتہ اسکی نگاہ بانی
کرتا رہتا ہے اگر چار پائی سے گر کر مر جاوے گا تو جنت میں داخل ہوگا اسکو نسائی وابن
حبان نے جابر سے روایت کیا ہے ۶

فصل بیان میں خواب دیکھنے کے

۱ جب کوئی اچھا خواب دیکھے الحمد للہ کہے سوا دوست کے دوسرے سے ذکر نہ کرے جب
بُرا خواب دیکھے تو تین بار بائیں طرف تہ تو کرے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ومن شرہ پڑے یہ خواب اسکو کچھ نقصان نہ پہونچا و یگا کسی سے اسکا ذکر نہ کرے و کھڑے
یا اوٹھ کر کچھ نماز پڑھے تیسرے مضمون حدیث ام سلمہ میں نزو دیکھ شیخین وغیرہما کے آیا ہے ۲
جو سونے میں ڈر جاوے یا وحشت پاوے یا نیند اسکی اچٹ جاوے تو یوں کہے اعوذ
بکمات اللہ التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن هزات الشیاطین وان
یحضرون ابن عمرؓ اس دعا کو اپنے سمجھ دان چون کو سکھاتے جو نا سمجھ ہوتا لکھ کر اسکے
گلے میں ڈال دیتے و لکھنے کا جھگو نیند میں وحشت ہوتی ہے فرمایا اس دعا کو پڑھا کر اسکو
احمد ابو داؤد و ترمذی نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے اسکے سوا اور بھی دعائیں
برخوابی کی آئی ہیں گریہ سب میں زیادہ مختصر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب شکوے لیتے تھے فرماتے لا الہ الا اللہ الواحد القہار رب السموت والارض
و بینہما العزیز الغفار اسکو نسائی وابن حبان نے عائشہ سے روایت کیا ہے ۶

فصل بیان میں وضو و مسجد و اذان و نماز فرض و سنت کے

۱ جب جائے ضرور کو جاوے بسم اللہ کے یعنی تدریجی پڑھنے سے پہلے اسکو احمد نے
 علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے ۲ وقت خلا کے یہ دعا پڑھے اللھم انی اخوذ بک من
 والنجائت اسکو شیخین و اہل سنن نے انس سے روایت کیا ہے ۳ جب پاخانہ سے باہر
 آوے غفرانک کے یہ کلمہ حدیث عائشہ میں نزدیک اہل سنن کے آیا ہے ۴ وقت وضو
 کے بسم اللہ کے اسکو ترمذی وغیرہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے بلکہ لفظ حدیث
 کا یہ ہے کہ جسے یہ نہ کہا اسکا وضو ہی نہوا ۵ جب وضو کر چکے یہ دعا پڑھے اللھم
 ان لا اللہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبداک ورسولک اس
 دعا کے پڑھنے سے آٹھ دن دروازے بہشت کے کھل جاتے ہیں جس در سے چاہے جائے
 اسکو مسلم نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے ایک روایت ابن ماجہ میں انس سے تین
 بار کرنا بھی آیا ہے اسکے بعد درود بھی پڑھ لے مسجد میں داخل ہوتے وقت یوں کہ اللھم
 افعل لی الجواب رحمتک جب تک کہ تو یوں کہے اللھم انی اسألك من فضلك یہ دعا
 حدیث ابی حمید و ابی اسید میں آئی ہے اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے ۷
 مسجد میں نہ بیٹھے جب تک کہ دو رکعت تحیمۃ المسجد نہ پڑھ لے اسکا پڑھنا واجب ہے خواہ
 نماز کے لئے جاوے یا یوں ہی جاوے ہاں وقت مکروہ میں جاوے کہ نہ پڑھ سکے
 تحیمۃ المسجد کی صحیحین میں ہے ایک جماعت صحابہ اسکی راوی ہے ۸ جو موزن کے وہی
 سننے والا اذان کا کہے مرد ہو یا عورت مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کی حکمہ لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ کے جو کوئی سچے دل سے یہ کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اسکو شیخین نے
 عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے اس میں بہت بڑی بشارت ہے مغفرت و رحمت کی ۹
 بعد اذان کے دعائے وسیلہ اور دعائے رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بحمد
 رسولہ اور کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھے صحیحین میں حدیث ابن عمر و جابر وغیرہ
 سے اسے طرح آیا ہے یہ ادعیہ اوپر گزرنے والی ہیں ۱۰ جو دعا درمیان اذان و اقامت کے

کیجاتی ہے وہ مرد و زن میں ہوتی اسلئے انکے بیچ میں عافیت دنیا و آخرت مانگے جیسے مضمون حدیث
 انس میں نزدیک تر مذی وابن حبان کے آیا ہے ۱۱ نماز فرض میں بعد تکبیر کے وجہت چھٹی
 پڑھے اسکو مسلم نے علی رضی سے روایت کیا ہے دوسرا صیغہ توجہ کا صحیحین میں ابی ہریرہ
 سے یوں آیا ہے اللہم یا عبد بیتی و بین خطایا ی لمّا یا عدت بین المشرق والمغرب
 اللہم اغسل خطایا ی بالماء والثلج والبرد اللہم نقنی من خطایا ی لمّا یبقی الذنوب
 الا بیض من الدنس یہ توجہ بنسبت توجہ اول کے مختصر بھی ہے اور اصح الصیغ بھی ہے
 ورنہ یوں توجہ صیغہ توجہ پڑھنا کافی ہوگا ۱۲ جب امام نماز بعد ولا الضالین کے آمین
 کے تو مقتدی بھی اس کے ساتھ آمین کہے جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر پڑ جائیگی اور اگر
 اگلے گناہ بخشے جاویں گے اسکے شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے جب آمین کہی تھی تو آواز کو بڑھایا تا پکار کر کہا تھا جس سے مسجد گونج
 گئی تھی یہ آمین تین بار کہی اسکو احمد و اہل سنن و اہل بن حجر سے روایت کیا ہے طبرانی
 کا لفظ یوں ہے رب اغفر لی املین ابن عدی نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے
 کہ بیشک یہود ایک حسد والی قوم ہے یہ تم سے تین چیزوں پر حسد کرتے ہیں افتاء اسلام
 پر آقا صحت صفت پر آمین کہنے پر تشدد و عیت آمین میں سترہ حدیثیں آئی ہیں ۱۳ رکوع
 میں تین بار سبحان ربی العظیم کہے اسکو مسلم و بزار نے حدیث سے روایت کیا ہے صحیحین
 میں عائشہ سے یوں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں اکثر یوں کہا
 کرتے سبحانک اللہم ربنا و محمدک اللہم اغفر لی حدیث عقبہ میں نزدیک مسلم کے یہ
 آیا ہے کہ رسول خدا رکوع سجود میں سبحان قدوس رب الملائکۃ والروح کہا کرتے تھے
 ۱۴ جب رکوع سے سر اٹھاوے سمع اللہ لمن حمد لا اللہم ربنا لاک الحمد حمد اکثیر
 طیباً کمبار کا فیکہ یہ مضمون حدیث ابی ہریرہ و رفاعہ میں نزدیک شیخین کے آیا ہے ۱۵
 نماز فجر میں قنوت کا پڑھنا حدیث انس سے نزدیک بزار و ماہک کے ثابت ہوا ہے باقی نمازوں

میں وقت کسی تادمہ کے رکعت اخیر میں بعد سماع اللہ لمن حمدہ کے پڑھے جو لوگ نیچے ہوں وہ
 آمین کہیں اسکو اہل سنن نے حدیث ابن عمر و ابن عباس سے روایت کیا ہے ۱۶ سجده تلاوت
 میں یہ کہے سجده وجہی للذی خلقہ وصورہ وخلق سمعہ وصورہ بحولہ وقوتہ
 اسکو اہل سنن نے عائشہ سے روایت کیا ہے ۱۷ جس شخص نے اپنا ماترہ سجده میں رکھ کر تین بار
 یہ کہہ کیا یا رب اغفر لی تو جب وہ سر اٹھا دیکھا اسکی مغفرت ہو وگی اسکو ابن ابی شیبہ نے
 ابی سعید سے موقوفاً طبرانی نے ابی مالک عن ابیہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ابو ہریرہ
 کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ قریب بندہ اپنے
 رب سے سجده میں ہوتا ہے سو تم سجده میں بہت دعا کیا کرو مرویہ مسلم ثوبان نے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ ایسا عمل بتاؤ جو بہشت میں لیجاوے
 فرمایا سجده بہت کیا کر ہر سجده پر ایک درجہ بڑھینگا ایک خطا معاف ہوگی معلوم ہوا کہ
 تنہا سجده کرنا سجده میں دعا کرنا ایک سہل عبادت ہے اس مقدسے میں بہت چیزیں
 آئی ہیں ۱۸ دونوں سجود کے بیچ میں یوں کہے اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی
 واہدنی وارزقنی اسکو ابو داؤد و ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے
 ۱۹ سب تشدد و ن سے بہتر تشدد ابن مسعود کا ہے جسکو حنفیہ نے بھی اختیار کیا ہے اس
 التحیات کو شیخین و اہل سنن نے ذکر کیا ہے یہ صحیح الصبح ہے اسکے بعد تشدد ابن عباس کا
 ہے نزو یک سلم کے اسکے ذکر کی بیان حاجت نہیں ہے ۲۰ حیفہ درود کا نماز میں یہ ہے
 اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید
 مجید اللہم یا ربک علی محمد و علی آل محمد کما یا ربک علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک
 حمید مجید اسکو بخاری و مسلم و اہل سنن نے کعب بن عجرہ سے روایت کیا ہے اسکے سوا
 اور بھی بہت حیفہ آئے ہیں مگر یہ سب میں مختصر تر و صحیح تر ہے ۲۱ بعد درود کے جو
 دعا پسند ہوا اسکو پڑھے ایک دعا یہ ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اللہ تعالیٰ ظلمت نفسی ظلم اکثری ولا یغفر الذنوب
 الا انت فاغفر لی مغفراً من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اسکو بخاری
 و مسلم نے صدیق روایت کیا ہے حدیث علی بن نزویک مسلم کے یہ دعا آئی ہے اللہ
 اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت
 اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت اسکو مسلم نے روایت کیا ہے
 تیسری دعا یہ ہے اللہ تعالیٰ اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة
 المسيح الدجال واعوذ بک من فتنة الحیاء والمات اللہ تعالیٰ اعوذ بک من الماتم
 والمعزم اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۴۴ بعد سلام نماز کے تین بار لا الہ
 الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ پڑھے یہ صحیحین میں بروایت مغیرہ آیا ہے پھر تین بار
 استغفر اللہ کے یہ مضمون حدیث ثوبان میں نزویک مسلم کے آیا ہے پھر تسبیح بی بی
 فاطمہ کی پڑھے اسکے پڑھنے سے سارے قصور معاف ہو جاتے ہیں گوشل جہاگ دریا
 کے کیون نہون اسکو بھی مسلم نے ذکر کیا ہے پھر آیت الکرسی پڑھے جو کوئی اسکو بعد نماز
 کے پڑھتا ہے اسکو کوئی چیز دخول جنت سے نہیں روکتی مگر موت اسکو ناسی و ابن حبان
 نے ابی امامہ سے روایت کیا ہے پھر یہ دعا پڑھے اللہم اعنی ذکرک وشکرک
 وحسن عبادتک یہ دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو سکھائی تھی یہ
 حدیث ابو داؤد و ترمذی و مسلم و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر
 ہوتے سید ہاماتہ سر پر پیرتے پھر کہتے بسم اللہ لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم اللہم
 اذهب عنی الهم والحزن اسکو بزار و طبرانی نے انس سے روایت کیا ہے ۴۴ بعد نماز
 صبح کے پہلے اس سے کہ پاؤں بدلے یا بات کرے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ
 کا دس بار پڑھنا حدیث ابی ذر میں نزویک ترمذی و طبرانی کے آیا ہے اس پڑھنے سے دس
 نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ ملتے ہیں دس درجے بڑھتے ہیں سارے دن شیطان سے پناہ

میں رہتا ہے جسے سو بار پڑھا وہ عمل میں سارے اہل ارض سے افضل ٹھہرا اسکا پڑھنا
بعد نماز مغرب کے دس بار نزدیکی احمد کے حدیث ابی ایوب میں آیا ہے ۲۵ ابن
سارث کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپکے چپکے اون سے کہا کہ جب
تو نماز مغرب پڑھ چکے تو سات بار اللہم اجر فی من الناس کہا کر اسکو کہہ اگر تو اس
رات مر جاوے گا تو میرے لئے دوزخ سے پناہ لکھی جاوے گی اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اسکا
پڑھنا بعد نماز صبح کے بھی آیا ہے :

فصل

سب بہتر نماز بعد نماز فرض کے وہ نماز ہے جو درمیان رات کے پڑھی جاوے یعنی
نماز تہجد اسکا گھر میں پڑھنا افضل ہے خواہ دو دو رکعت پڑھے یا چار چار رکعت
یہ نماز تیرہ رکعت ہے انہیں پانچ رکعتیں وتر کی ہیں بیچ میں ان پانچ کے نہ بیٹھے آخر
میں بیٹھے یہ تعداد حدیث عائشہ میں نزدیک شیخین کے آئی ہے دوسری روایت میں کیا
رکعتیں ہیں انہیں ایک رکعت وتر کی ہے یہ روایت بھی صحیحین میں ہے ۲ قنوت وتر
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا امام حسن کو سکھائی تھی اللہم
اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وباسرک لی فیما
اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یدل
من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونسئب الیک
وصلی اللہ علی النبی اسکا اہل سنن وابن حبان وحاکم نے روایت کیا ہے قنوت میں
یہی دعا سب سے زیادہ صحیح تر ہے ۳ بعد وتر کے کہ سبحان الملائک القدوس واز
کوڑھا کر قیصری بار پکار کر کہ رب الملائکۃ والروح کو بھی ملا لے اسکا ابو داؤد و نسائی
وغیرہ نے روایت کیا ہے ۴ حدیث علی مرتضیٰ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

آخر ترین یوں کہا کرتے تھے اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من
عقوبتك واعوذ بك منك لا اخلصی ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك اسكواہل
سنن نے روایت کیا ہے ۶

فصل

نصوص نمازون میں ایک تو دو رکعت نماز سنت فجر کی ہے آسمین قل یا ایہا الکافرون قل
ہو اللہ احد پڑھے اسکو سلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اسکے بعد تین بار یہ دعا پڑھے
اللہم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل وحمد اعوذ بك من النار اسکو حاکم نے اسلم
بن عمر سے روایت کیا ہے ۴ بعد نماز صبح کے یہ دعا کرے اللہم بك اصاب اول وک احا
وک اقاتل اسکو ابن سنی نے صحیب سے روایت کیا ہے ۵

فصل

نماز استسقاء کی حدیث عائشہ میں نزدیک ابو داؤد ثابت ہے جب سورج نکلے منبر پر بیٹھ کر
تکبیر کہے اللہ کی حمد کرے پھر ہاتھ اوٹھا کر دعا کہے ہاتھ خوب بڑھاوے پھر چار بار یہ ہے پھر
لوگوں کی طرف مونہ کرے منبر سے اوڑھ کر دو رکعت نماز پڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایسا ہی کیا تھا ۴ طواف کے بعد مقام ابراہیم میں آکر دو رکعت ادا کرے قلیا و
قل ہو اللہ پڑھے پھر چھ اسود کا بوسہ لیکر طرف صفا کے نکلے سہ کعبے کے اندر ہر طرف تکبیر
کہے ہر گوشہ میں دعا کرے پھر سامنے گھر کے دو رکعت نماز پڑھے اسکو بخاری و مسلم نے ابن
عباس سے روایت کیا ہے ۴ نماز استخارہ کا ذکر حدیث سعد بن ابی وقاص میں نزدیک
حاکم کے آیا ہے استخارہ کرنا سعادت ہے ترک استخارہ شقاوت ہے شوافض کے دو
رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگے اللہم انی استخیرک بعلمک واستغفرک بقدرک

نماز استخارہ

واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام
 الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة
 امري او عاجل امري واجله فاقد سألني ويسر لي ثمر بارك لي فيه وان كنت
 تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او عاجل امري وحله
 فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به اس وعما
 کو بخاری نے حدیث جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے ۴ بیاہ کی نمازیوں ہوتی
 ہے کہ منگنی کو پوشیدہ رکھے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر حمد و ثنا کہے پھر یہ کہے اللہم
 انک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب فان رايت ان لی فی
 فلائک وسمیہا باسمہا خیر لی فی دینی ودنیا ۵ بی وخرقی فاقد رہا لی وان
 کان غیرہا خیر لی منہا فی دینی ودنیا ۵ بی وخرقی فاقد رہا لی اسکو ابن حبان
 نے ابی ایوب انصاری سے روایت کیا ہے حاکم نے کہا اسکی سند صحیح ہے تین کتابوں
 یہ نماز اوسی نماز استخارہ میں داخل ہے جس کام کے لئے استخارہ کیا جاوے گا وہ نماز
 اوسی کام کی طرقت منسوب ہو سکتی ہے ۵ ترکیب نماز توبہ کی یہ ہے کہ جس آدمی سے کوئی
 گناہ ہو وہ وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ اسکا گناہ
 بخشے گا اسکو اہل سنن اربع وغیرہ نے ابو بکر صدیق سے روایت کیا ہے اسی حدیث
 میں یہ بھی آیا ہے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھ لی والذین
 اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا اللہ الخ معلوم ہوا کہ مراد ذکر اللہ سے اس
 جبکہ نماز پڑھتا ہے گناہ سے مراد گناہ کبیرہ ہے گناہ دو ہی طرح کے ہوتے ہیں ایک
 صغیرہ وہ رات دن کے عمل صالح سے ٹٹے رہتے ہیں دوسرے کبیرہ وہ توبہ و استغفار
 سے معاف ہو جاتے ہیں جبکہ توبہ توڑنے کی عادت نہو حدیث ابی الدرداء میں آیا ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آدمی جو بات کرتا ہے وہ لکھی جاتی ہے

نماز توبہ

پھر جب اوس سے کوئی گناہ یا خطا ہو جائے اور وہ توبہ کرنا چاہے تو دونوں ہاتھ
 بڑھا کر یہ کہے اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیہا ابدًا اللہ اوس گناہ کو بخش
 دے جب تک کہ پورا سکون کرے اسکو حاکم نے روایت کیا ہے ایک آدمی آیا اوسنے کہا
 مائے گناہ مائے گناہ اوسکو فرمایا کہ اللھم مغفر نیک اوسع من ذنوبی ورحمتک
 ارحمی عندی من علی اوسنے اسکو کہا فرمایا پھر کہ پھر کہا فرمایا جا اللہ نے تجھکو بخش
 دیا اسکو حاکم نے جابر سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ کوئی بڑا گناہ تھا جس سے وہ اتنا
 ڈر گیا تھا مگر اس توبہ و دعا سے وہ گناہ بخش آیا گیا اللہ کی رحمت جیسا ہے اوسکی
 مہربانی بے تعداد ہے رسالہ عھو الخوبہ میں بیان توبہ کا اور اوسکی فضیلت اور
 خوبی و نفع دارین کا بہت تفصیل سے لکھا گیا ہے کوئی عمل صالح توبہ کو نہیں پہونچتا توبہ
 کر نیوالا برابر شقی کے ہو جاتا ہے توبہ ضرور ہی قبول ہوتی ہے مگر اس شرط سے کہ پھر وہ گناہ
 جس سے توبہ کی ہے دوبارہ نہ بارہ کرے ۴ عہدہ میں نماز ابن نماز حفظ قرآن نماز حیات
 نماز تسبیح نماز سفر سے پھر کرا یکی نماز غائب کی بھی ذکر کی ہے انہیں بعض نمازین تو ثابت
 ہیں جیسے نماز حاجت بعض ثابت نہیں ہیں جیسے نماز غائب ۵

فصل

دعوت ولیمہ کو قبول کرے روزہ دار ہو تو نماز پڑھ کر دعا و برکت دیکر چلا آوے اسکو سلم
 نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۲ افطار روزہ کی دعا یہ ہے ذھب الظلم وابتلت
 العروق وثبت الاجران شاء اللہ تعالیٰ اسکو ابو داؤد و نسائی نے ابن عمر سے
 روایت کیا ہے ۳ جسکے پاس روزہ افطار کرے یوں کہ افطر عند کبر الصائمین
 واکل طعامکم الا برار وصلت علیکم الملائکۃ اسکو ابن ماجہ و ابن حبان ابن الزبیر
 سے روایت کیا ہے ۴ جب کھانا کھاوے بسم اللہ کہ اپنے سامنے سے سید ہے

ہاتھ سے کھاوے اسکو شیخین نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے جس نے پیرسم اللہ
 نہیں کہی جاتی اسکو شیطان کہتا ہے اسکو مسلم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے صحابہ
 نے زہر ہرے گوشت کو بسم اللہ کر کے کھا یا تھا کیونکہ نقصان نہ پہونچا اسکو حاکم نے
 ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے جو بسم اللہ بھول جاوے وہ یون کے بسم اللہ
 اولہ والاخرہ ۵ بیمار کے ساتھ یا کوڑھی کے ساتھ کھانا کھاوے تو یون کے بسم اللہ
 ثقہ باللہ وتوکل علیہ اسکو ابو داؤد وترمذی نے جابر سے روایت کیا ہے
 ۶ جب کھانا کھا چکے یون کے اللهم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ وودہ
 ہو تو یون کے اللهم بارک لنا فیہ وزدنا منہ اسکو ابو داؤد وترمذی نے
 ابن عباس سے روایت کیا ہے ۷ جب کھانے سے بالکل فایغ ہو کر ہاتھ دھوے
 تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی کفانا وانا وانا وانا غیر مکفی ولا مکفور اسکو
 بخاری نے ابی ہامہ سے روایت کیا ہے ۸ جگے جگے کھائے اونکے لئے یہ دعا کرے
 اللهم بارک لہم فیما امرزقہم واغفر لہم اسکو مسلم نے عبد اللہ بن بسر سے
 روایت کیا ہے ۹

فصل

جگے پاس مال ہے جس پر صدقہ آتا ہے جب وہ یون کہیگا اللهم صل علی محمد عبد اللہ
 ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات تو اس مال میں فزادہ
 ہوگی اسکو ابو یعلیٰ نے ابوسعید سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۱۰

فصل

جب کوئی سفر کو جاوے تو مقیم وقت رخصت اس سے یون کے استودع اللہ

دینک و اما نیک و خواتیم عملک اسکو ابو داؤد و نسائی نے ابن عمر سے روایت
 کیا ہے ایک شخص نے کہا میں سفر کو جاتا ہوں مجھ کو وصیت فرمائیے فرمایا اللہ سے ڈر
 ہر اونچی جگہ پر تکبر کہ جب وہ پہر کر چلا اسکو یہ دعا دی اللہم ا طول البعد و ہون
 علیہ السفر اسکو ترمذی و نسائی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے حدیث انس بن
 آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی اونچی زمین پر چڑھتے تھے
 فرماتے اللہم الک الشرف علی کل شرف و لا الحرج علی کل حال اسکو احمد و ابویعلیٰ
 نے روایت کیا ہے بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ جب اونچے سے نیچے اترے
 سبحان اللہ کہ ایک شخص نے کہا میں سفر کو جاتا ہوں مجھ کو کچھ زار راہ دیجئے
 فرمایا نزلک اللہ التقویٰ و غفر ذنبک و یسر لک الخیر حیث کنت اسکو
 ترمذی و نسائی نے انس سے روایت کیا ہے ۲ جو شخص وقت سفر کے خائف ہو
 وہ لایلاف قریش پڑ کر نکلے ہر آفت سے امن میں رہے گا اسکو اہل علم نے مجرب کہا ہے
 ہم جب پاؤں رکاب میں رکھے بسم اللہ کہے جب سوار ہوا الحمد للہ سبحان
 الذی سخر لنا هذا و ما کنالہ مقربین وانا الی ربنا لمنقلبون کہ پھر تین بار
 الحمد للہ تین بار اللہ اکبر کہے یہ دعا پڑھے سبحانک انی ظلمت نفسی نا غفر لی
 انہ لا یغفر الذنوب الا انت اسکو ابو داؤد و ترمذی نے علی بن ربیعہ سے روایت
 کیا ہے ۴ وقت سفر کے یہ دعا پڑھے اللہم انی اسألك فی سفرنا هذا البر
 و التقویٰ و من العمل ما ترضی اللہم ہون علینا سفرنا هذا و اطولنا البعد
 اللہم انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی الاہل اللہم انی اعوذ بک من
 و عاء السفر و کابة المنظر و سوء المنقلب فی المال و الاہل و الولد اسکو سلم
 نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۵ جب سفر سے پہرے یہی دعا کرے اتنا اور بڑا ہو
 ابون تابون عابدون لمر بنی احمد و ن ۶ جانور کو ٹوکے لگے تو بسم اللہ

کے اسکو نسائی نے ابو الملیح کے باپ سے روایت کیا ہے اگر سواری بدک جاوے یا عباد اللہ
 اجسوا پکار کر کے اسکو بزار نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے عقبہ بن غزوہ کی حد
 میں نزدیک طبرانی کے یہ کہنا آیا ہے یا عباد اللہ اعیونی عباد اللہ سے مراد فرشتے
 ہیں یا جن اسکی سند قدرے ضعیف ہے کچھ تو یہ دعا اپنے مور پر مقصور ہے کہ
 جب منزل پر پہنچے اور اترے تو یوں کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما
 خلق اسکو کوئی چیز وہاں سے کوچ کرنے تک ضرر نہ پہنچاویگی اسکو مسلم نے خولہ بنت حکیم
 سے روایت کیا ہے ۹ دریا میں سوار ہو تو یہ کہے بسم اللہ ہجریا دھر ساھا
 ان ربی لغفور رحیم وما قدس واللہ حق قدس را اسکو طبرانی نے حسین بن
 علی سے روایت کیا ہے اسکی سند ضعیف ہے ۱۰ جب سفر سے پر کر گھر میں آوے کہے
 اوبأوبالربنا تو بالایعادہ علینا جو اب اسکو بزار نے ابن عباس سے روایت کیا

فصل

۱ جب بارادہ حج سوار ہو حمد و تسبیح و تکبیر کے اسکو بخاری نے انس سے روایت کیا ہے
 ۲ جب احرام باندھے یوں کہے لبیک اللہ لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
 والنعمة لک والشکر لا شریک لک لبیک اسکو شیخین و اہل سنن نے ابن عمر سے روایت
 کیا ہے حج کے اذکار بھی بہت ہیں رسالہ حج میں جسکا نام ایضاح الحج ہے ترتیب وار
 لکھے گئے ہیں اسلئے اسجملہ ذکر نہیں کئے گئے :

فصل

۱ جب کسی کو لشکر کا امیر بنا کر جہاد کے لئے بھیجے تو اسکو وصیت کرے کہ وہ اللہ سے
 ڈرتا رہے جو مسلمان اسکے ساتھ ہیں اوشے نیکی کرے پر یہ کہے کہ اغز و اسم اللہ

ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تقتلوا ولا تلقتلوا ولیداً اسکو مسلم نے برید سے روایت کیا ہے ۲ مجاہد راہ میں یہ دعا کرے اللھم انت عندی نصیری بک احول و بک اصول و بک اقاتل اسکو ابو داؤد و ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے ۳ جس قوم سے ڈرے یوں کہے اللھم انا نجعلک فی نحورهم و نعوذ بک من شرهم اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے ابی موسیٰ سے روایت کیا ہے ۴ جب دشمن کے محاصرہ میں آ جاوے تو یہ دعا کرے اللھم استر عورتنا و امن روحنا اسکو احمد و بزار نے ابی سعید خدری سے روایت کیا ہے ۵ جب فتح نصیب ہو تو لشکر کو جمع کر کے یہ دعا پڑھے اللھم لک الحمد کلمۃ الخ یہ دعا عہد میں پوری لکھی جو حصن حصین میں بھی مذکور ہے اب وہ وقت باقی نہیں رہا کہ کیسے بہت غزو کی ہو +

فصل

۱ کالج میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اسکا شروع یہ ہے ان الحمد للہ فحمدہ و نستعینہ الخ یہ خطبہ آخر موعظہ حسنہ میں لکھا گیا جو سنت ہی ہے کہ اسی خطبہ کو پڑھے ۲ دوا سے کہے یا ربک اللہ لک یہ لفظ صحیحین کا ہے حدیث انس سے سنن اربع میں ابو ہریرہ سے اتنا اور زیادہ آیا ہے و یا ربک علیک و جمع بینکافی خیر ۳ جب بی بی کے نزدیک جاوے پیشانی پکڑ کر یہ دعا کہے اللھم انی اسأک خیرھا و خیر ما جبلتھا علیہ و اعوذ بک من شرھا و شر ما جبلتھا علیہ اسکو ابو داؤد و ابویعلیٰ نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے ۴ وقت صحبت کے یہ دعا پڑھے اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما نرقتنا اس دعا پڑھنے سے اگر بچا نصیب ہوگا تو شیطان اسکو کوئی نقصان نہ پہونچاویگا جو لوگ وقت صحبت کے بسم اللہ نہیں کہتے دعا نہیں پڑھتے اونکی اولاد شریر و فاسادہ بد دین نالائق پیدا ہوتی ہے بیٹا ہو یا بیٹی +

فصل

۱ جب دیکھو کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اللہم صلیباً نافعاً
جب بادل کھلے اور سورج نہ دیکھو تو الحمد للہ کہے اسکو ابو داؤد نے عائشہ سے روایت کیا
۲ جب پانی نہ برے تو گھٹنوں پر کھڑے ہو کر یا رب یا رب کہے اسکو ابو عوانہ نے سعد
سے روایت کیا ہے ۳ جب پانی برے تو یہ کہے اللہم صلیباً نافعاً دو بار یا تین بار
اسکو بخاری نے عائشہ سے روایت کیا ہے ۴ جب دیکھو کہ زیادہ برے سے نقصان
کا ڈر ہے تو یوں کہے اللہم صلیباً نافعاً ولا علینا اللہم علی کام ولا حجام والصلوب
ولا ودیة ومنابت الشجر اسکو شیخین نے انس سے روایت کیا ہے ۵ گرج وچک
کے تو یہ دعا پڑھو اللہم لا تقتلنا بغضبک ولا تمکننا بعد ابک وعافنا قبل خا
اسکو ترمذی وحاکم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی آواز پر یوں کہتے
تے سبحان الذی سبح الرعد بحمده والملائکة من خیفته ۶ آنندی چلنے کے وقت
موندہ طرف ہوا کے کرکے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر یہ دعا کرے اللہم فی اسألک خیرھا
خیرھا فیھا وخیرھا اسرسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشرھا فیھا وشرھا اسرسلت
بہ اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے طبرانی کے نزدیک حدیث ابن عباس میں
آیا جو کہ یہ دعا پڑھو اللہم لعلھا ریحاً ولا تجعل لھا ریحاً اللہم رحمة لا عذاب کے کالی آنندی
ہو تو معوذتین پڑھ کر یہ دعا پڑھے اللہم انا نسألك من خیر ہذا الترح وخیر
ما فیھا وخیر ما امرت بہ واعوذ بک من شر ہذا الترح وشر ما فیھا وشر ما
امرت بہ اس حدیث کو ابو داؤد نے عقبہ بن عامر سے ترمذی نے ابی بن کعب سے
روایت کیا ہے یہ دو حدیثوں کا مضمون ہے جو یکجا لکھا گیا ۸ جب گن گئے تو دعا کر
اللہ اکبر کہ نماز پڑھتے وقت وہ اسکو شیخین نے عائشہ سے روایت کیا ہے ۹ بلال

کو دیکھ کر تکبیر کہے اسکو دارمی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے حدیث طحی میں ترمذی کے یہ دعا آئی **اللھم اھلہ علینا بالایمن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق** لما تحب وترضی ربی **وَبِکَ اللَّهُ رَافِعُ بْنُ خَدِجٍ** کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہلال کو دیکھتے تھے فرماتے **ھلال ہر شدہ وخیر اللھم انی اسألتک من خیر ھذا الشھر واعوذ بک من شرہ** یہ دعا تین بار پڑھتے اسکو طبرانی نے روا کیا ہے ۱۰ جب چاند دیکھے کہے **اعوذ باللہ من شر ھذا الفاسق** اسکو ترمذی وحاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے ۶

فصل

۱ جب نیا کپڑا پہنا اسکا نام مقرر کرے یہ دعا پڑھے **اللھم لک الحمد انت کسوفیہ** اسألتک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہا وشر ما صنع لہ اسکو ابو داؤد نے ابی سعید سے روایت کیا ہے دوسری حدیث میں یہ دعا آئی ہے **الحمد لله الذی کسفی ھذا من غیر حول منی ولا قوۃ** اسکے پڑھنے سے اگلے پہلے گناہ نشتہ جاتے ہیں اسکو ابو داؤد نے معاذ بن انس سے روایت کیا ہے اسکے سوا اور بھی دعائیں آئی ہیں ۲ جب کپڑا اتارے **بسم اللہ** کہے اسکا ستر شیطان سے چھپا دے اسکو ابن ابی شیبہ نے انس سے روایت کیا ہے ۳ بازار میں جاوے تو یہ دعا کرے **اللھم انی اسألتک خیر ھذا السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک ان اصیب فیھا یمیناً فاجرۃ او صفقۃ خاسرۃ** اسکو حاکم نے برید سے روایت کیا ہے بازار میں **لا الہ الا اللہ** وحدہ لا شریک لہ الخ کا پڑھنا حدیث عمر بن خطاب میں نزویک ترمذی وحاکم کے آیا ہے جو کوئی اسکو پڑھتا ہے اسکے لئے لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں لاکھ برائیاں مٹو ہوتی ہیں لاکھ درجے بڑھتے ہیں بہشت

میں گہر بنایا جاتا ہے شوکانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اگرچہ لاکھ کی تعداد میں
 نکارت ہے ۴ مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ جب محفل سے اٹھتے تین باریوں کے سبحانک
 اللہ و محمدک اشہدان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک اسکو ترمذی
 وابن حبان نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ۵ جب اپنی یاغیر کی جان و مال کو دیکھ کر
 خوش ہو تو برکت کی دعا کرے اسلئے کہ نظر کا لگ جانا حق ہے اسکو نسائی و حاکم نے عامر
 بن ربیعہ سے روایت کیا ہے ۶ جب کوئی جانور یا غلام خرید کرے تو وہی دعا پڑھے
 جو بعد نکاح کے عورت کی پیشانی پر لکھ کر پڑھی جاتی ہے آؤٹ ہو تو اوسکا کو مان پڑھ کر
 اسکو ابو داؤد و نسائی نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے ۷ بچا پیدا ہو تو اوسکے
 کان میں اذان دیوے اسکو ابو داؤد و نسائی نے رافعہ مولیٰ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے گو دین لیکر چھوڑے سے تحفہ کرنا برکت کی دعا دنیا
 صحیحین میں بروایت ابی موسیٰ آیا ہے ۸ بچوں کا تعویذ یہ ہے اعوذ بکلمات اللہ التامیۃ
 من کل شیطان و ہامۃ و من کل عین لامة اسکو بخاری نے ابن عباس سے روایت
 کیا ہے امام حسن امام حسین کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کلمے فرماتے
 لکھ کر گلے میں لٹکانے کا ذکر کسی حدیث میں نہیں آیا ہے ۹ جب سچا بولنے لگے تو اسکو
 لا الہ الا اللہ سکھائے اسکو ابن سنی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۱۰

فصل

اچھا خواب دیکھے تو یوں کہ الحمد للہ الذی بنعمتہ تقم الصالحات مکر وہ خواب دیکھے
 تو یوں کہ الحمد للہ علی کل حال اسکو ابن ماجہ و حاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے
 ۲ جب آئینہ دیکھے یہ دعا پڑھے اللہم انت حسنت خلقی فحسن خلقی اسکو ابن حبان
 وابن مردویہ نے ابن سعد سے روایت کیا ہے دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ

غیر اسکو احمد و طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۵ جب کسی بات کی خوشخبری
سے تو یوں کہے الحمد للہ اسکو شیخین نے عائشہ سے روایت کیا ہے دوسری حدیث میں
اللہ اکبر کہنا بھی آیا ہے یہ بھی صحیحین میں ہے تیسری حدیث میں سجدہ شکر کرنا وارد
ہوا ہے اسکو احمد و حاکم نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کیا ہے ۶

فصل

۱ جب سلام کرے تو یوں کہے السلام علیکم اسکو شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے حدیث عمران بن حصین میں نزدیک ترمذی و ابو داؤد کے اتنا اور آیا ہے
و رحمة اللہ وبرکاتہ جواب سلام کا یہ ہو علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ اسکو شیخین ابی سنن
عائشہ سے روایت کیا ہے ۲ اہل کتاب پر سلام کرے تو فقط علیک یا علیک کہ یہ بھی صحیحین میں ہے ابن عمر سے
۳ جو شخص کسی کا سلام پہنچائے تو اس سے کہے وعلیک اسکو نسائی نے انس سے
روایت کیا ہے پر کہے وعلیہ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ یہ مضمون حدیث
عائشہ میں نزدیک شیخین و اہل سنن کے آیا ہے ۴ جب کوئی کہے کہ تم کو چاہتے ہیں دو
رکتے ہیں تو اس کے جواب میں کہے اجماع الذی احببتہ لیس اسکو نسائی و ابو داؤد
نے انس سے روایت کیا ہے ۵ اگر وہ کہے غفر اللہ لک تو یہ یوں کہے واک اسکو
نسائی نے عبد اللہ بن مسرج سے روایت کیا ہے اگر وہ کہے کیف اصبحتم تو یہ جواب دے
کہ احمد اللہ الیک یہ مضمون حدیث ابن عمر میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے ۶ جب
کوئی اسکو پکارے تو یہ اس کے جواب میں لبیک کہے یہ مضمون صحیحین میں آیا ہے ۷
اگر اپنے اہل و مال کو اس پر عرض کرے تو جواب دے کہ یا سأل اللہ لک فی اہلک و
مالک اسکو بخاری نے انس سے روایت کیا ہے ۸ جب اپنا قرض پالے تو یہ دعا دے
او فیلتنیہ او فی اللہ بلک اسکو شیخین نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۹ جسکے

ساتھ کوئی نیکی کی ہے جب اس نے یہ کہا کہ جزاک اللہ خیراً تو گویا بت بڑی شنائی
احسان کا شکر ادا کر دیا اسکو ترمذی و ابن حبان نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے
۱۰ جو شخص اسلام لائے اسکو یہ دعا سکھاوے اللھم اغفر لی وارحمنی و اھدنی
دائرہ حقنی یہ حدیث مسلم بن بروایت طارق بن اسیم آئی ہے ۶

فصل بیان میں ادعیہ عوارض و آفات حیات و ممات کے

۱ بتم و غم و حزن کے لئے بخاری شریف میں ابو ہریرہ سے منقولاً پڑھنا اس آیت شریف
کا آیا ہے حسبنا اللہ و نعم الوکیل جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا اور حقیقت
لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے کو جمع ہوئے تھے تو اسوقت اونہوں
نے یہی کلمہ کہا تھا لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم رب السموات السبع و رب العرش
العظیم الحمد للہ رب العالمین اللھم انی اعوذ بک من شر عبادک حسبنا اللہ
و نعم الوکیل اسکو بھی بخاری نے روایت کیا ہے اسکا پڑھنا رنج و غم کو دور کرتا ہے ۳
حدیث اسبار بنت عیس میں آیا ہے کہ وقت کرب کے یہ دعا پڑھے اللہ اللہ ربی
لا اشرک بہ شیئاً اس کلمے کو تین بار کہے اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا
ہے ۴ حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے جب کبھی مجھ کو رنج و غم ہو تو جبریل نظر آئے مجھے کہ تم یوں کہو تو کلت علی الحی الذی
لا یموت والحمد للہ الذی لا یتخذ ولد اولہ لیکن لا شریک فی الملک و لا یکن
ولی من الذل و کبرۃ تکبیرا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے میں کہتا ہوں کہ اسے
اللہ تمھکو میرا رنج و غم معلوم ہے تو میری مدد کر تمھکو اس دل سے نجات دے اپنا
محتاج رکھ ایمان پر جلا ایمان پر مار اللہ آمین ۵ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو جب کوئی غم و ہیم ہوتا تھا تو یوں کہتے تھے یا حی یا قیوم برحمتک استغنیست اسکو

حاکم نے ابن سعد سے روایت کیا ہے صحیح الاسناد کہا ہے اس کلمہ کی تکرار سجدہ
 میں بھی آئی ہے نسائی نے علی سے یہ روایت کی ہے ۷ دعا رذی النون اس کلمہ
 میں گزر چکی ہے واسطے قبولیت دعا کے حکم کسیر کارکتی ہے ایسی دعا جسکا اثر قرآن
 وحدیث وتجربہ علماء وشاخ امت سے بالاتفاق ثابت وجرب ہو یہی ایک دعا ہے
 مبارک ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین قرآن شریف میں فرمایا ہے
 کہ جب طرح ہمنے یونس علیہ السلام کو نجات دی اسی طرح ہر مومن کو غم سے نجات دیتی ہیں
 اے اللہ میں بھی اس دعا کو پڑھتا ہوں تو میرے غم و رنج کو بھی دور فرما دے تیری
 رحمت سے یہ کچھ دور نہیں ہے اللہ آمین ۸ جسے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسکے
 لئے یہ کلمہ نانوے بیماریوں کا علاج ہے سب میں کم رنج و غم ہے اسکو حاکم وطبرانی
 نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۸ جو کوئی استغفار پڑھتا رہتا ہے یا بہت پڑھتا
 ہے تو اللہ ہر تنگی سے اسکو نکالتا ہے اسکے ہر غم کو دور کر دیتا ہے جہاں کار
 بھی ہو وہاں سے اسکو رزق دیتا ہے اسکو ابوداؤد و نسائی و ابن حبان نے ابن
 عباس سے روایت کیا ہے ۹ کسی بلا یا کسی خوفناک امر کا ڈر ہو تو یہ کہے حسینا اللہ
 ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا اسکو ترمذی نے ابی سعید خدری سے روایت کیا ہے
 ۱۰ جب کوئی ایسا امر واقع ہو جسکو یہ پسند نہیں کرتا ہے تو یوں کہے بقدر اللہ واشاء
 فعل اسکو سلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اگر کسی امر سے مغلوب ہو جاوے تو حسب
 ونعم الوکیل کہے اسکو ابوداؤد نے عوف بن مالک سے روایت کیا ہے ۱۱ مصیبت
 پڑے تو یوں کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ عندک احتسب مصیبتی
 فاجرنی فیہا وابد لنی فیہا خیراً اسکو ترمذی وحاکم نے ابی سلمہ سے روایت کیا ہے
 سلم کی حدیث میں یہ لفظ آیا ہے اللہ اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیراً منہا
 ۱۲ جب کوئی مشکل پیش آوے تو یہ دعا پڑھے اللہ لا سئل الا ما جعلتہ سہلاً

و انت تجعل الحزن سهلاً اسکو ابن حبان نے انس سے روایت کیا ہے صحیح بتایا کہ
 ۱۴ اگر کسی کام میں تک جاوے یا زیادہ طاقت چاہے تو سوتے وقت بی بی فاطمہ
 علیہا السلام کی تسبیح پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تم کا دُور ہو جاوے گا اسکو شیخین و
 احمد نے علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے ۱۴ جب کسی سلطان یعنی پادشاہ حاکم رسیل میر
 وزیر سے ڈرے تو یہ دعا پڑھے اللھم رب السموات السبع و رب العرش العظیم
 کن لی جارا من شرف لادن و شرا لجن و لانس و اتبعہم ان یفرط علی احدہم
 عن جاسرک و جل ثناؤک و لا الہ غیرک اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعاً
 روایت کیا ہے مجمع الزوائد میں جنادہ بن سلم کو ضعیف بتا کر ابن حبان سے اسکی
 توثیق نقل کی ہے باقی رجال کو مثل رجال صحیح ٹھہرایا ہے ۱۵ شیطان کے بہانے کے
 لئے آیت الکرسی کا پڑھنا حدیث جابر میں نزدیک تر مذی کے کہنا اذان کا نزدیک مسلم
 کے مروی ہے اسی طرح غول بیابان کے دور کرنے کو اذان کہنا آیا ہے اسکو بزار
 نے سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً روایت کیا ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ حسن بصری
 نے سعد سے نہیں سنا باقی رجال ثقہ میں ۱۶ وسوسہ والا اعوذ باللہ من الشیطان
 الرجیم پڑھے اسکو شیخین نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے کہ
 یون کے امنت باللہ و سلسلہ قل ہو اللہ کا پڑھنا بائیں طرف تک بار تہکارنا
 بھی نزدیک نسائی کے آیا ہے پھر اگر یہ وسوسہ کسی عمل میں ہوتا ہے تو اس شیطان
 کا نام خنزب ہے اعوذ پڑھے تین بار بائیں طرف تہکار دے اسکو مسلم نے عثمان
 بن ابی العاص سے روایت کیا ہے ۱۷ چھینک آوے تو الحمد للہ علی کل حال
 کے اسکو بخاری وغیرہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے سنن والا کے یہ حدیث اللہ
 اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے ۱۸ جو شخص وقت عطسہ کے الحمد للہ
 رب العالمین علی کل حال کہتا رہے اسکو درود واث اور دوکان کا نہیں ہوتا

اسکو ابی شیبہ نے علی مرتضیٰ سے موقوفاً روایت کیا ہے یہ عمل مجرب ہے ۱۹ جبکہ کان
 بولے وہ درود پڑھے یہ کہے ذکر اللہ بخند من ذکر فی اسکو طبرانی نے ابورافع
 سے روایت کیا ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے اسکی سند حسن ہے ۲۰ جسکا پاؤں سو جاو
 وہ اسکو یاد کرے جسکو بہت دوست رکھتا ہے اسکو ابن سنی نے علی وابن عباس وابن
 عمر سے روایت کیا ہے اسکی بنیاد تجربہ پر ہے سب زیادہ محبوب ہر مسلمان کو رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اونہیں کو یاد کرے ۲۱ جسکو غصہ آوے وہ اعوذ باللہ
 من الشیطان الرجیم کہے اسکا غصہ جاتا رہیگا اسکو شیخین نے سلیمان بن صرد سے
 روایت کیا ہے ۲۲ جو شخص تیز زبان بد زبان ہو وہ استغفار کرے رسول خدا
 نے حدیفہ کو یونہی ارشاد فرمایا تھا اسکو نسائی و حاکم نے حدیفہ سے روایت کیا ہے
 ۲۳ جسپر قرض ہو وہ اس دعا کو پڑھے اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی
 بفضلک عن سواک اگر کوہ احمد کے برابر قرض ہو گا تو وہ بھی ادا ہو جاوے گا اسکو ترمذی
 و حاکم نے علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے ۲۴ جسکو نظر لگ جاوے اوپر یہ منتر پڑھے
 بسم اللہ اللھم اذهب حرھا و بردھا و صبھا پہرے قم باذن اللہ اسکو نسائی
 و حاکم نے عامر بن ربیعہ سے روایت کیا ہے ۲۵ جو آدمی دیوانہ ہو جاوے تین دن
 تک صبح شام و سپر سورہ فاتحہ سات بار پڑھ کر تھوک جمع کر کے پھونکے اسکو ابو داؤد
 نے علاقہ بن صحر سے روایت کیا ہے ۲۶ جسکو بچھو کاٹے اُس جگہ کو نمک پانی سے دھو کر
 قل یا ایہا الکافرون و معوذتین دم کرے اسکو طبرانی نے علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے دوسری
 روایت میں ابن زید سے نزدیکی طبرانی کے عمل بچھو کا یون آیا ہے بسم اللہ شیعہ قرنیہ
 ملحقہ ہی قطعاً **فانکلا** منتر وہی درست ہے جسکے معنی معلوم ہوں شارح نے بھی اسکو
 جائز رکھا ہو جو منتر ایسا نہیں ہے وہ باطل ہے ۲۷ جو آگ میں جل جاوے اوپر
 یہ دعا پڑھے اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک

اسکونسانی و احمد نے محمد بن حاطب سے روایت کیا یہ ۲۸ جسکو کوئی پہوڑ اپنی کھلے او سکے
لئے انگلی زمین پر رکھ کر یہ دعا پڑھتا ہوا اٹھتا ہے بسم اللہ تربة امرضا بروقۃ بعضا
یشفی سقمنا باذن ربنا اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے ۲۹ جسکی آئینہ دیکھ
وہ یہ دعا پڑھے اللھم غنی بصوی واجعلہ الوارث منی واسر فی العدو وناہری
وانصر فی حمی من ظلمنی اسکو حاکم نے انس سے روایت کیا ہے ۳۰ جسکو تپا آوے وہ
یون کہ بسم اللہ الکبیر نعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نفا و من شر حر النار
اسکو حاکم و ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ۳۱ جسکے بدن میں کچھ دیکھ
ایذا ہو وہ اس جگہ ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات بار اعوذ باللہ وقد مرثہ
من شر ما اجد و احاذر پڑھے اسکو مسلم و مالک نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کیا
ہے ۳۲ بیماری میں چارون قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اسکو شیخین نے عائشہ سے روایت
کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسطرح کیا کرتے تھے ۳۳ جب کسی صدر سے
زندگی تلخ ہو جاوے جینا پراگے تو یون کہے اللھم احیی من اکانت الحیاة خیر الی و
توفی اذا کانت الوفاة خیر الی اسکو بخاری و مسلم نے انس سے روایت کیا ہے موت
کی تمنا کرنا منع ہے کیسی ہی تکلیف میں کیون نہو بہت کرے تو فقط یہی دعا پڑھے ۳۴
بیمار کی عیادت میں دو بار یہ لفظ کہے لا باس طھور ان شاء اللہ تعالیٰ اسکو شیخین نے
عائشہ سے روایت کیا ہے پھر بیمار پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے اللھم اذهب الباس
سرب الناس اللھم اشفہ فان الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما
اسکو شیخین نے عائشہ سے روایت کیا ہے اسکے سوا اور بہت دعائیں ہیں جو عدہ میں مذکور
ہیں ۳۵ جس بیمار کی عیادت کی اور اسکی موت نہیں آئی ہے تو اوپر سات بار یہ دعا
پڑھے اسأل اللہ العظیم عز العرش العظیم ان یشفی اللہ اس بیمار کو اس مرض
سے شفا بخشے گا اسکو ابو داؤد و ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ۳۶ جس نے

دعا خود والنون کو چالیس بار مرض میں پڑھا اگر مر گیا تو اجر شہید کا ملے گا اور اچھا ہو گیا تو
خیر اللہ سارے گناہ اور سکے بخشدیگا اسکو حکم نے سعد بن مالک سے روایت کیا ہے شوال
نے فرمایا ہے یہ ایک بڑا فائدہ ہے کہ مرے تو شہید ہوں جیسے تو مغفور ہو اللہ کے رحمت
و کرم سے یہ اجر کچھ دور نہیں ہے کیونکہ اس آیت شریفین میں اسم اعظم کا ہونا آیا ہے
یے اسم عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض میں اس میں یہ دعا کرتے
تھے اللھم اغفر لی و امحی و ارحنی و الحقنی بالرفیق الاعلیٰ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے
رفیق اعلیٰ سے مراد انبیاء و صدیقین و شہداء و صاحبین ہیں یا ملائکہ مقررین تری
کی روایت میں اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ اللھم اعنی علی غمات الموت و سکرات
الموت ۳۸ جو شخص مرنے پر ہوا سکے سامنے لا الہ الا اللہ کہے تاکہ وہ شکر اسکو
پڑھ لے اسکو مسلم نے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے حدیث معاذ بن جبل میں آیا ہے
جو شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں جاویگا معلوم ہو کہ کلمہ پڑھتے ہو
مرا علامت حسن خاتمہ کی ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ جو مرا و روہ جانتا ہے کہ لا الہ الا
اللہ وہ بہشت میں داخل ہوگا یہ بڑی بشارت ہے واسطے اہل ایمان کے اسلئے کہ بعض
لوگوں کی زبان مرنے سے پہلے بسبب کسی مرض کے کبھی بند ہو جاتی ہے اوسکے لئے اتنا ہی
کافی ہے کہ اگر مومنہ سے کلمہ نہ کہا تو دل میں کلمہ کا علم و یقین حاصل ہو ۵

امید ہست و مگر از لب نواب | بر آید اشہد ان لا الہ الا اللہ

۳۹ جو کوئی چچے دل سے شہادت مانگتا ہے اللہ اسکو شہدائے وجہ کو پہنچا دیتا
ہے اگرچہ اپنے فرشتے ہی پر کیون نہ مرے اسکو مسلم نے سہل بن حنیف سے روایت کیا ہے
اے اللہ مجھکو شہادت نصیب کر مدینہ منورہ میں مار اللھم امین ۱۰ ہم جب مردہ کی
آنکھ بند ہو جاوے تو اپنے لئے اوسکے لئے دعا کرے فرشتے آمین کہتے ہیں یون کے اللھم
اغفر لی ولہ و اعقبنی منہ عقبی حسنت اسکو مسلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے

۴۱ مصیبت کے وقت یوں کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ اجر فی فی مصیبتی و
 اخلف فی خیر امنہا اسکو بھی سلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے ۴۲ جب کسی مسلمان کا
 پتہ نہ ملتا ہے وہ حمد و استرجاع کرتا ہے تو اسکے لئے بہشت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے
 اوسکا نام بیت الحم ہے اسکو ترمذی و ابن حبان نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت
 کیا ہے ۴۳ جسکی تعزیت کرے یوں کہے ان للہ ما اخذ و للہ ما اعطی و کل شیئ
 عندہ باکجل مسمی اسکو شیخین نے اسامہ بن زید سے روایت
 کیا ہے ۴۴ جنازہ اڑھاتے وقت بسم اللہ کے نماز جنازہ میں تکبیر کے بعد فاتحہ
 پڑھے دوسری تکبیر کے بعد درود تیسری تکبیر کے بعد دعا چوتھی تکبیر کے بعد سلام پڑھے
 سلم نے عوف بن مالک سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ایک جنازہ پر یہ دعا پڑھی اللہم اغفر لہ وارحمہ و عافہ و اعف عنہ و اکرم
 نزله و اوسع مدخلہ و اغسلہ بالماء و الثلج و البدر و نفعہ من الخطایا مکما
 نقیت الثوب الابيض من الدنس و انزلہ اراخیر امن حارہ و اہل اخیر امن
 اہلہ و نزلہ و جاخیر امن نروحہ و ادخلہ الجنة و اعنہ من عذاب القبر و
 عذاب النار میں اپنے بچوں اور دوستوں کو وصیت کرتا ہوں کہ میرے جنازہ پر
 اسی دعا کو پڑھیں شاید برکت ان الفاظ نبوی کی مجھ میں اپنا اثر دکھائے اللہ کی رحمت
 سے امید مغفرت کی ہے گویا کمون گناہ کلمے چھپے مجھ سے ہوئے ہیں ۴۵ جب مرد ہے
 کو قبر میں رکھے یہ کہے منہا خلقنا کھرو فیہا نعید کھرو منہا نخرجکوا تارۃ اخری
 بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملتہ رسول اللہ اسکو حاکم نے ابی امامہ سے روایت
 کیا ہے جب ام کلثوم کو قبر میں اتارا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ہی
 کہا تھا حافظ ابن حجر نے کہا اسکی سند ضعیف ہے ۴۶ بعد دفن کے قبر پر تھیر کر واسطیہ
 کے استغفار کرے اللہ سے اوسکا ثواب رہنا مانگے کیونکہ اوسوقت اوس سے سوال

کیا جاتا ہے اسکو ابو داؤد نے عثمان سے روایت کیا ہے ۴۷ بعد دفن کے قبر پر اول آخر
 سورہ بقرہ پڑھے اسکو بیہقی وابن سنی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۴۸ وقت زیارت
 قبر کے یہ دعا پڑھے السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانان شاکلہ
 بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولكم العافیۃ انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسکو مسلم
 و نسائی نے عائشہ سے روایت کیا ہے **فائدہ** مردوں کو زیارت کرنا قبر کی سنت
 ہے عورتوں کو منع ہے اپنے شہر کے مردوں کی زیارت کرے کسی دوسرے شہر کو زیارت
 کے لئے سفر کرے یہ اور بات ہے کہ کسی کام کے لئے کسی شہر میں اگر گیا ہے تو اس جگہ
 کے صلحاء و اولیاء و مسکین کی زیارت بھی کر لے یہ بہت اچھی بات ہے زیارت سے اپنا فائدہ
 مردہ کا انجام نظر آتا ہے دنیا میں زندہ آخرت میں رغبت پیدا ہوتی ہے زیارت سے
 اتنا ہی مقصود ہے اسکے سوا جو کام ناجائز کسی قبر پر یا کسی مردہ کے لئے کیا جاوے گا
 وہ بدعت یا شرک ہوگا زائر کو پیر پرست گور پرست بناوے گا اللہ حافظ ۴۹

فصل بیان میں اذکار غیر مخصوص کے

افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اسکو ترمذی و احمد نے جابر سے روایت کیا ہے اس ذکر
 کی فضیلت جیسا اب آئی ہے اور کیون نہ آئے کہ یہ وہ کلمہ ہے جسکے کہنے سے کافر مشرک
 آدمی مومن مسلمان ہو جاتا ہے مرتے وقت کہنے سے جنت ملتی ہے اسکو افضل حسنات
 فرمایا ہے بخاری نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا بڑا سعادت مند میری شفاعت کا دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جس نے
 اس کلمہ کو خلوص دل سے کہا ہے مسلم کا لفظ حدیث ابی ذر سے یوں ہے کہ جس بندے نے
 اسکو کہا پہلی یقین پر مر گیا وہ بہشت میں جاوے گا اگرچہ اسنے زنا کیا ہو یا چوری یہ
 بات تین بار فرمائی ابو ہریرہ کہتے ہیں یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ تم اپنا ایمان تازہ کرو کسا

کیونکہ فرمایا لا الہ الا اللہ بہت کہا کرو اسکو احمد و طہرانی نے روایت کیا ہے حدیث ام
 بانی میں آیا ہے اسکا کہنا کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا کوئی عمل اسکی مانند نہیں ہے اس
 حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے صحیح الاسناد کہا ہے اسکے چھ میں اور وہ ایک چھ میں کوئی اور نہیں ہے
 چند ایک جا ہو چکا ہے اسکو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۲ جسے کہا اشہد ان
 لا الہ الا اللہ وان محمد ام رسول اللہ او سپر و نفع حرام ہو جاتی ہے اسکو شیخین نے
 انس سے روایت کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ اسکا کہنا سارے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے
 کچھ تعجب کی جگہ نہیں ہے اللہ کا فضل بے انتہا ہے ۳ اکیسا آدمی ہوگا اسکے گناہوں
 کے تناوے طو مار ہو گئے ہر طو مار اتنا لیا جاتا کہ نظر جاوے وہ سب ایک کفہ ترازو
 میں رکے جاوینگے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ ایک
 کفہ میں تیری پرچہ کا غنیمت یہ کلمہ ہوگا ہماری ہو جاوینگا ابن ماجہ و حاکم نے اسکو ابن
 عمر سے روایت کیا ہے اسکو حدیث بطقہ کہتے ہیں اے اللہ میرے گناہ اس تعداد سے
 بھی زیادہ ہیں کوئی عمل نیک مجھ سے نہیں ہو اگر یہی اقرار شہادت اگر تو مجھکو بخش دے گا تو
 میرا کام تیرا نام ہوگا **فائدہ ۱** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی شہادت سارے گناہوں
 کی کفارہ ہو جاتی ہے بڑے ہون یا چھوٹے کلمہ ہوں یا چھپے تہہ بات ٹھیک نہیں ہے کہ
 یہ حکم ابتدا سے اسلام میں تھا پھر جب فرائض و حدود آئی یہ حکم جاتا رہا اس تاویل کو
 یا اور کوئی تاویل ہو اسکو حدیث عبادہ بن صامت مرفوعاً باین لفظ رد کرتی ہے
 ادخلہ اللہ الجنة علی ما کان منہ من عمل اخرجه الشیطان وغیرہا ۴ جسے
 کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ
 وان عیسیٰ عبد اللہ وابن امیہ و کلنہ القاہا الی ہریر و روح منہ وان الجنة
 حق و النار حق اللہ اسکو جنت میں داخل کرے گا جس دروازے سے چاہے اسکو
 بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے ۵ دو کلمہ بین زبان پر لگے ترازو

میں ہماری خدا کو درست سبحان اللہ و محمد لا سبحان اللہ العظیم اسکو بخین نے
 ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے بخاری نے صحیح بخاری کو اسی حدیث اسی کلمہ پر ختم کیا ہے
 انہیں ہر کلمہ کی فضیلت علمدہ علمدہ ہی بہت حدیثوں میں آئی ہے کسی روایت میں یوں
 آیا ہے کہ ایک سونے کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ نزدیک اللہ کے محبوب و دوسری
 روایت میں یہ لفظ ہے کہ جنت میں اسکے لئے درخت لگائے جائیں ہیں سبحان اللہ و
 محمد لا حد خلقہ و رضا نفسہ و نزلة عرشہ و مداد کلماتہ اسکو مسلم نے
 جویریہ سے روایت کیا ہے اسکے کہنے میں اسی تعداد کے موافق اجر ملتا ہے بہت
 درست کلام نزدیک خدا کے یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
 اکبر جس کلمہ سے چاہے شروع کرے اسکو مسلم نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا ہے
 انہیں ہر کلمہ برابر صدقہ کرنے کے ہے رواہ مسلم عن ابی ذر قرآن شریف کے بعد یہی کلمے
 افضل کلام ہیں اخرجہ احمد عن سمرۃ بن جندب جنت ویران ہے اسکی آبادی
 انہیں کلمات کا کہنا ہے اسکو ترمذی نے ابن سعد سے روایت کیا ہے ہر کلمہ پر ایک
 درخت بہشت میں لگایا جاتا ہے اسکو ابن ماجہ و حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا
 دوسری روایت میں لکھا باقیات صالحات فرمایا ہے اخرجہ النسائی والحا کہ عنہ
 ۸ لا حول ولا قوۃ الا باللہ بمحمد باقیات صالحات کہ ہے اسکے کہنے سے گناہ اسطرح
 اگر جاتے ہیں جیسے پتے درخت کے بہتے ہیں یہ ایک خزانہ ہے جنت کا اسکو طبرانی
 نے ابوالدردار سے روایت کیا ہے ایک دروازہ ہے بہشت کا اسکو احمد نے معاذ
 سے روایت کیا ہے ایک درخت لگانا ہے جنت میں اسکو ابن حبان نے ابویوب سے
 روایت کیا ہے ننانوے بیماری کی دوا ہے جنہیں سب آسان رنج و غم ہے اسکو حکم
 و طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ۹ جسے کہا رضیت باللہ رباً و بالکلام
 دینا و محمد رسولاً اسکے لئے جنت واجب ہو گئی اسکو مسلم و نسائی نے ابوسعید خدری

سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ دعا موجب جنت سے ہے واللہ اعلم :

فصل بیان میں استغفار کے

۱ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تمکو ملکا کر دوسری قوم لاویگا جو گناہ کر کے استغفار کریگی اللہ اوس قوم کو بخش دے گا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ بنی آدم سے گناہ ضروری ہوتے ہیں جسے یہ چاہا کہ اوس سے کوئی گناہ نہوائے طلب محال کی مان یہ چاہئے کہ جب کوئی گناہ بھولے چو کہ سے ہو جاوے تو جھٹ پٹ توبہ و استغفار کر ڈالے نا امید نہ ہو استغفار سے سارے گناہ مٹ جاتے ہیں یہ اور بات ہے کہ گناہ سے استغفار ہی نکرے ہٹ و میری بے شرعی اختیار کر لے خدا پر جرات کرے کہ اس صورت میں پر خدا ہی اور سکا حافظ ہے حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم خواہی خواہی گناہ کیا کرو بلکہ یہ طلب ہے کہ تمہارے گناہ استغفار کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں تم کثرت گناہوں سے نا امید ہو کر استغفار کرنا چھوڑ دو جب تک تم استغفار کرتے رہو گے تمہارے گناہ معاف ہوتے رہیں گے سوا انبیاء علیہم السلام کے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے مرد ہو یا عورت فقیر ہو یا امیر عالم ہو یا جاہل شہر کی ہو یا دیہاتی جس سے کوئی گناہ نہوتا ہو سو علاج اوس گناہ کا یہی استغفار توبہ کرنا ہے جس طرح سوا موت کے ہر بیماری دوا دار و سہ دور ہوتی ہے اسی طرح گناہوں کی بیماری استغفار کرنے سے جاتی رہتی ہے آدمی بسبب توبہ و استغفار کرنے کے مرض گناہ سے پاک ہو کر تندرست کی طرح ہو جاتا ہے گو یا کبھی مرض گناہ کا بیمار بھی نہیں ہوتا تاہان جو بیمار کا علاج نہیں کرتا ہے تو اسکا مرض بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ پہر ایک دن بستر پر ایسا پڑتا ہے کہ اوٹھ نہیں سکتا ہلاک ہو جاتا ہے اسی طرح مریض معاصی نے جب استغفار و توبہ

سے علاج کرنا اپنا چوڑ دیا برابر لگانا گناہ کرتا رہا تو انجام اسکا ہلاکت و عذاب و ناز
 اللھم احفظنا اللھم اغفر لی ذنبی و تنب علی انک انت التواب الرحیم مہسکو
 یہ بات دوست ہو کہ اوسکا نامہ اعمال اوسکو خوشدل کرے تو اوسکو چاہئے کہ
 استغفار بہت کیا کرے اسکو طہرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جو اللہ تعالیٰ
 سے استغفار کرتا ہے اللہ اوسکو بخشتا ہے اسکو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے
 مسلمان سے جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو فرشتہ موکل تین گہری تک ٹھیکتا ہی اگر
 اسے استغفار کی تو اوسکو نین لکھتا نہ اوس گناہ کا اوپر دن قیامت کے کچھ عذاب
 ہوتا ہے اسکو حاکم نے ام حسمہ سے روایت کیا ہے اس حدیث میں بہت بڑی بشارت
 ہے معلوم ہو کہ گناہ کے ہوتے ہی توبہ کر ڈالے استغفار کرے مگر افسوس ہے کہ اب تو
 تین گہری کی جگہ کوئی تین دن تین مہینے تین سال کے اندر ہی استغفار نہیں کرتا
 کہو پر گناہ معاف ہونے کی کیا صورت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے عاصی مصر بڑے
 عالی ہمت ہیں کہ انہوں نے آتش و دوزخ پر صبر کیا ہے جنت کو دیتا بتائی ہے ۳
 استغفار کے حصے بہت ہیں بعض اوپر گزرتے سب میں بہتر سید الاستغفار ہے وہ بھی
 گزرتے شیطان نے جب خدا سے عرض کیا کہ جب تک بنی آدم کے بدن میں جان ہے
 میں انکو بھکا تار ہونگا تو اللہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں ہی انکو جب تک یہ استغفار
 کرتے رہیں گے بختا رہونگا اسکو احمد و ابو یعلیٰ نے ابو سعید خدری سے روایت
 کیا ہے اس سے معلوم ہو کہ غیر استغفار کی مغفرت مشکل ہے گناہ کر کے نادوم و تائب نہ ہونا
 کچھ آسان بات نہیں ہے اسکی کسر و زری وہاں مکمل کی جیت ہی معلوم ہو کہ جو شخص
 ہمیشہ توبہ و استغفار کیا کرتا ہے شیطان کا داؤا اوپر نہیں چلتا وہ لکھتا ہی اسکو
 بھکا کر گناہ کر اوسے جب اسے توبہ کی نادوم ہو کہ استغفار کی سارے گناہ اسکے مٹ گئے
 شیطان نا اسید ہو کر بگیا افسوس ہے کہ ایسا عمدہ نسخہ ہمارے پاس ہو جہین کوڑی

خچ نہو ہر لگے نہ پشکری پھر بھی ہم میں معصیت بہین اپنی تدرستی و صحت کی فکر نہ کریں اس سے
 زیادہ اور کیا حالت و بیوقوفی ہوگی اللہ تعالیٰ کی توبہ مرہانی ہماری یہ بے پروائی کا حول
 ولاقۃ الا بالہ ۴ جو شخص مومنین و مومنات کے لئے ہرون استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے
 لئے ہر مومن و مومنہ کی طرف سے ایک نیکی لکھتا ہے اسکو طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے
 مجمع الزوائد میں لکھا ہے کہ اسکی سند جید ہے زائد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اب تک
 بے گنتی مومنین و مومنات گزر چکے ہیں انکی تعداد کے موافق جو اللہ کے علم میں ہے جب اس
 شخص کو نیکیاں ملین تو خیال کرو کہ کس قدر اجر ہوا یہ محض اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے بخشے
 ۵ استغفار کا ایک نفع یہ ہے کہ جو شخص استغفار کو لازم پکڑتا ہے استغفار بہت کیا کرتا ہے
 تو اللہ تعالیٰ اسکو ہر تنگی سے نکال دیتا ہے اسکو اہل سنن نے ابن عباس سے روایت کیا ہے
 اسکا ترجمہ مجھو اور اکثر اہل دین کو ہوا ہے واللہ اعلم اگر کسی کے گناہ آسمان کے بادل تک
 پہنچ جائیں پھر وہ استغفار کرے تو بھی اللہ اسکو بخش دیتا ہے کچھ پورا نہیں کرتا یہ مضمون حدیث
 ترمذی میں انس سے آیا ہے جس نے کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الھی القیوم والتوب
 الیہ تین بار اس کے گناہ بخشے گئے اگرچہ جہاد ہی سے کیوں نہ بھاگا ہو یا برابر جہاد دریا
 کے گناہ رکھتا ہو اسکو اہل سنن وغیرہ نے بلال بن رباح سے روایت کیا ہے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار کیا کرتے تھے یہ مضمون حدیث انس وغیرہ میں
 نزدیک بخاری و ابویعلیٰ و طبرانی کے آیا ہے سبحان اللہ پیغمبر معصوم تو استغفار کریں
 ہم سے گنہگار دن بہرین و چار پانچ بار بھی مستغفر ہوں ع شرے شرے کہ رفت ایمان شرے
 ۸ ایک مجلس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو بار یہ کلمہ کہتے تھے رب اغفر لی و تب
 علی ہذا انت التواب الرحیم اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۴

فصل بیان میں تلاوت قرآن شریف و آیا و سو فرقان حمید کے

حدیث ابی امامہ بابلی میں مروی ہے کہ قرآن پڑھا کر وہ قیامت کے دن اپنے
پڑنے والوں کا شفیع ہوگا جسکو قرآن نے ذکر و سوال سے روک دیا اور جسکو خدا سائلین سے
بہی زیادہ دیتا ہے اللہ کے کلام کی بزرگی سارے کلاموں پر ویسی ہی ہے جیسے اسکی بزرگی
تمام خلق پر ہے اسکو ترمذی نے ابوسعید سے روایت کیا ہے ہر ایک حرف پر قرآن پاک کے
ایک نیکی ملتی ہے ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے اسکو ترمذی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے
یہ فضیلت کسی کلمہ و کلام میں نہیں ہے کہ حرف پیچھے دس نیکیاں ملین یہ وصف خاص
کلام اللہ ہی کا ہے وہ بڑے بڑے بد نصیب ہیں جو اس نعمت کی قدر نہیں سمجھتے تھے کہانی
شعر شاعری کی کتابیں اگر ہزار جزو کی ہوں تو بھی اسکی سیر کر جاؤں اول سے آخر تک
پڑھ ڈالیں ہر حرف پر ایک گناہ مول لیں آپ گمراہ ہوں دوسروں کو گمراہ کریں مگر کیا ذکر
ہے کہ ایک پارہ قرآن کی تلاوت کر سکیں بہت ہو اتور رمضان میں ایک غم کر لیا ۴ قرآن کو جو
شخص اٹک اٹک کر پڑھتا ہے یعنی سبب صاف نونے زبان کے اسکو دوا جرتے ہیں جسکو
شیئین نے عائشہ سے روایت کیا ہے اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہ چون بی بیوں جاہلون
گنواروں پر کیا رحمت کا خوش ہے کہ ہم پڑھیں تو ایک اجر پاؤں یہ پڑھیں تو انکو دگنا ثواب
پاؤں ہم توڑیں تو کم ہمت ہوں | شیخ بیٹھیں تو توکل ٹھہرے
سب سے بزرگ سورت قرآن شریف میں سورہ فاتحہ ہے عرش کے نیچے سے آئی ہے
ہر حرف پر مانگا ہوا ملنا ہے یہ سب مضمون صحیح حدیثوں کا ہے صحیحین وغیرہ میں آیا ہو
ہم جس گہر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گہر سے ہاگ جاتا ہے اسکو سلم
نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے دن میں پڑھے تو تین دن رات کو پڑھے تو تین رات
شیطان اس گہر میں قدم نہیں رکھتا سواہ ابن حبان جن سہل بن سعد ع دیو گریز وازان
قوم کہ قرآن خواندہ اس سورت کا پڑھنا برکت ہے اسکا ترک کرنا حسرت ہے اہل ایمان
اسکو نہیں پڑھ سکتے سواہ مسلم عن ابی امامہ الباہلی ہر حرف کا ایک کو مان ہوتا ہے

قرآن کا کوہان سورہ بقرہ اسکوترندی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ۵ حدیث
 ابی بن کعب میں آیہ الکڑسی کو عظم آیت قرآن فرمایا ہے اسکومسلم نے روایت کیا ہے دوسری
 روایت میں سب آیتوں کا سردار کہا ہے اسکو ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے
 جس مال اولاد میں یہ آیت رکھ دیا جاتی ہے شیطان اس کے پاس نہیں پہنکتا اسکو ابن
 حبان نے ابوایوب سے روایت کیا ہے حدیث معقل بن یسار میں اسکو قرآن کا دل قرار
 دیا ہے سورۃ النکائی والوداؤد وابن ماجہ جو کوئی اسکو بیت خدا و دار آخرت
 بڑھتا ہے اسکی مغفرت ہو جاتی ہے ۶ جسے دس آیتیں اول سورہ کھف کی یاد کر لیں
 وہ فتنہ و جال سے بچ جاوے گا اسکومسلم نے ابوالدرداء سے روایت کیا ہے ترمذی کی
 روایت میں فقط تین ہی آیت کا اول کھف سے ذکر آیا ہے جو کوئی و جال کو پاک و فواح
 کھف پڑھے اس کے فتنے سے بچ جاوے گا اسکومسلم و اہل سنن نے نواس بن سمان سے روایت
 کیا ہے ۷ تبارک الذی میں تیس آیتیں ہیں اسے ایک شخص کی یہاں تک شفاعت کی کہ اسکو
 بخشو اگر چہ اسکو اہل سنن نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے حضرت علی اللہ علیہ السلام
 و سلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ یہ سورت ہر مومن کے دل میں ہو اسکو حاکم نے ابن حبان
 سے روایت کیا ہے یہ عذاب قبر سے روکتی ہے اسکا نام مانعہ منجیہ ہے نسائی کی حدیث
 میں ابن مسعود سے مروی ہے جو کوئی اسکو ہر رات پڑھتا ہے اللہ اسکو عذاب
 قبر سے بچالیتا ہے اکثر اہل علم اسکو دو رکعت نفل میں بعد عشا کے پڑھاتے ہیں ۹ اذا
 نزلت برکات برابر جو تہائی قرآن کے ہے اسکوترندی نے انس سے روایت کیا ہے دوسری
 روایت میں برابر نصف قرآن کے فرمایا ہے اسطرح کافرون کو ربع قرآن کہا ہے
 یہ بھی حدیث انس میں مذکور ہے ترمذی کے ایام و قیل هو اللہ احد برابر ثلث قرآن کے ہے
 اسکوشیخین نے ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے ایک شخص اس سورت کو پڑھتا تھا
 رسول خدا نے سنا فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اسکوترندی نے ابوہریرہ سے روایت کیا

۱۰ معوذتین کو بہترین سور کہا ہے رواۃ ابو داؤد عن عقبۃ بن عامر کسی سائل و
 ستیغنے ان دونوں سے بہتر کوئی سوال و استعاذہ نہیں کیا رواۃ ابن ابی شیبہ
 عنہ دوسری روایت میں یوں فرمایا ہے کہ سوتے وقت اوٹتے وقت ان دونوں کو
 پڑھا کر خرچہ ابن ابی شیبہ عن عقبۃ ۛ

فصل بیان میں دعویٰ مطلقہ غیر مقید کہ

۱ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یون کہا کرتے تھے
 اللہم انی اعوذ بک من الکسل والہرم والمغرم والمأثم اللہم انی اعوذ بک من
 عذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنۃ الغنا وشر فتنۃ الفقر
 ومن شر فتنۃ المسیح الدجال اللہم اغسل خطایا بے ماء الثلج وماء البرد و
 نقی من الخطایا کما یقئ الثوب لا بیض من الدنس ویا عبدینی وین خطایا
 کما یاحدث بین المشرق والمغرب اسکو شیخین واہل سنن نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ
 اس دعائے جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے وہ سب چیزیں حق میں ہر مسلمان کے
 ۲ فت بین یہ بھی معلوم ہوا کہ پناہ اللہ ہی سے مانگنا چاہئے وہی ہر انسان کو ہر
 بلا و فتنے سے بچاتا ہے کسی دوسرے سے التجا کرے کہ اس کا نام شرک ہے ۳ اللہم ات
 نفسی تقواھا و زکھا انت تغیر من زکھا انت ولیھا ومولاھا اللہم انی اعوذ بک
 من علم لا ینفع و قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا یتجاب اسکو مسلم
 نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے آسمین ہی چار چیزوں سے پناہ مانگی ہے ۴ اللہم
 انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لعل عمل یہ وعائز ویک مسلم کے حدیث عائشہ
 میں آئی ہے ۵ اللہم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءة
 نعمتک وجميع سخطک اسکو مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۵ اللہم انی اعوذ بک

من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء والادواء نيه وعاصد يث يزيدين ملاقة
 عن عمه من نزويك ابن حبان وترندي کے آئی ہے ابن حبان نے اسکی تصحيح کی ہے ترمذی
 نے بھی صحيح غريب لکھا ہے ۱ اللهم اني اعوذ بك من غلبة الدين وغلبة العبد و
 شتاتة العباد اسكو ابن حبان نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۲ اللهم اصلح لي
 ديني الذي هو عصمة امرى واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي
 اخروتي التي اليها معادي واجعل الحياة نورا وادعة لي في كل خير واجعل الموت
 راحة لي من كل شر اسكو مسلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۸ اللهم اننا نعوذ
 بك من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشتات الاعداء اسكو بنی
 نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فاعل لا جسقدر ذکر و دعائیں اول کتاب سے لیکر
 یہاں تک لکھے گئے ہیں یہ سب ایک نظرہ ہیں صحاب سے یا ایک ذرہ ہیں آفتاب سے آگے ہوا
 اور بہت ذکر و دعائیں آئی ہیں جو حصن حصین و مدہ و سلاح المؤمن و حزب اعظم و حزب
 مقبول و نزل الابرار وغیرہ کتب میں فراہم ہیں آؤں سب کا التزام کرنا ہر شخص پر دشوار ہے
 اگر کوئی مرد یا عورت اتنے ہی ذکر و دعا پر صبح و شام وغیرہ اوقات میں اکتفا کرے تو سمجھو
 کہ اسنے میدان نجات و اجابت کا مار لیا بازی جنت کی جیت لی زمرہ الذاکرین اللہ
 کثیر والد ذکرات میں داخل ہو گیا آن از کار وادعیہ کو عمل الیوم واللیلہ کہتے ہیں
 یعنی یہ ذکر و دعا روز و شب کرنا جو بڑی فضیلت و برکت کا ہے ابن السنی نے اسباب
 میں ایک کتاب لکھی ہے اوسمیں صبح و شام کے وظیفے سنت صحیحہ وغیرہ سے جمع کئے ہیں منجملہ انکے
 جو وظائف بہ عمدہ و نہایت صحیح و محقق تھے وہ اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں جو ذکر و دعا لکھنے والوں کا
 تھی جسکو ہر بے شوق نہیں پڑھ سکتا اسکو چوڑا دیا گیا ہے ہر مطلب کا ایک ایک ذکر ہر محنت
 کی ایک ایک دعا اسکی گم لے لی گئی ہے ورنہ ہر مطلب و حاجت میں متعدد ازکار و ادعیہ
 صحیحین و سنن وغیرہ میں آئے ہیں انکو وہی لوگ پڑھتے ہیں جو آخرت پر یقین کامل کرتے

ہیں اہل تقویٰ اور ان اذکار و ادعیہ کو ہرگز ترک نہیں کرتے اب اگر کوئی مرد عورت اتنی ہی
 ذکر و دعا یاد کر لیا کرے جو اس جگہ مذکور ہیں تو یہی بہت غنیمت ہے و بانشاء التوفیق ۛ

فصل بن عیین بن عیین کے

یعنی ہر دن ہر رات کیا کام کرنا چاہئے اور دن کا کام یہ ہے کہ جب سو کر اٹھے وضو کرے
 نماز صبح پڑھے پھر عصر پڑھے اپنے وقت پر پڑھے نماز کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے نور فرمایا ہے رکوع و سجدہ و خشوع کی فضیلت میں بہت حدیثیں آئی ہیں کثرت سجود
 کو سبب دخول جنت ٹھہرایا ہے سجدے میں بہت دعا کر لیا حکم دیا ہے سجدے میں بندہ اپنے
 رب سے بہت قریب ہو جاتا ہے کثرت سجود سے قیامت میں رفیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم بن جانا ہے فرض کے سوا جتنی نماز زیادہ پڑھیں یعنی نفل اور تنہا ہی اللہ سے
 زیادہ نزدیک ہوتا جاوے گا نماز کو خوب ہی دل لگا کر پڑھے ہر رکن کو رکوع ہو یا سجدہ ٹھہر
 ٹھہر کر ادا کرے جو کوئی ابھی طرح وضو کر کے نماز باطلینان تمام ادا کرنا ہے جنت اور سکے لئے
 واجب ہو جاتی ہے تب سے زیادہ اللہ کو یہ بات محبوب ہے کہ نماز اول وقت پڑھی جاوے
 اس نماز کا دگنا اجر ملتا ہے قائل کہ نماز جماعت سنت مؤکدہ ہے جماعت کا پچیس گنا
 اجر ہے دوسری روایت میں ستائیس درجہ زیادہ بتایا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ صبح
 و عشا کی نماز منافقون پر بہت بھاری ہے ان دونوں نماز کا جماعت سے ادا کرنا
 بڑا اجر رکھتا ہے جسے نماز عشا جماعت سے پڑھی گویا آدمی رات تک قیام کیا جس نے
 صبح جماعت سے ادا کی گویا ساری رات قیام کیا تجز کسی عذر کے جیسے خوف یا مرض
 وغیرہ ترک جماعت کرنا درست نہیں ہے فرض نماز مسجد میں پڑھے سنت کا گھر میں
 پڑھنا افضل ہے قائل کہ جسے صبح عصر کی نماز پڑھی وہ بہشت میں داخل ہوا اسکو
 شیخین نے ابو موسیٰ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسے نماز صبح جماعت سے پڑھ کر

سو بج نکلنے تک اللہ کا ذکر کیا پھر دو رکعت اشراق پڑھی اور سکو بلبرج و عمرہ کے اجر
 ہو گا صبح و عصر کے بعد جو ذکر آئے ہیں وہ اوپر گزر چکے ہیں جسکی نماز عصر گئی اور سکا عمل
 ضبط ہوا اور اسکے اہل مال لگے نماز کا عہد ترک کرنا کفر ہے تہیہ ہی قریب کفر ہی سمجھو کہ
 ایسے وقت پر پڑھے کہ وقت بسرمانے لگے قرآن شریف میں فرمایا ہے خرابی ہے اور
 نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں بے خبری اسکی کوکتے ہیں کہ دل لگا کر نہ پڑھے یا
 آخر وقت پر پڑھے یا بالکل اوڑھا جاوے یہ سب نام کے مسلمان مرد و عورت جو دیدہ
 و دانستہ نماز نہیں پڑھتے ہیں یا کسی نے پانچ وقت میں ایک دو وقت کی نماز پڑھی ہے
 نہ پڑھی یا بالکل آخر وقت میں پڑھتے ہیں انکے کا فرساق ہونے میں بموجب احادیث صحیحہ
 کے بال برابر کافر نہیں ہے انکا مسلمان سمجھنا ناحق ہے بیگانہ ہوں یا خویش رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفر و ایمان میں اسی نماز کو فرق ٹھیرایا ہے ترک نماز کو ترک
 بتایا ہے اسکا بیان رسالہ وسیلہ النجاة میں مفصل لکھا گیا ہے **فائدہ** دو سنت
 صبح و دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں چار سنت ظہر سے پہلے چار سچے پڑھنے سے و فرخ حرام ہو جاتی
 ہے ظہر کے وقت زوال کے بعد دروازے بشت کے کھولنے جاتے ہیں اور سوت عمل
 کا اوپر جانا بہت اچھی بات ہے عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنا موجب رحمت خدا ہے
 ایسے شخص کے لئے جنت میں گھر بناتے ہیں اور سکا بدن جہنم پر حرام ہو جاتا ہے **فائدہ**
 نماز مغرب و عشا کا پڑھنا رات کا عمل ہے دو سنت مغرب پڑھنے سے نماز علیتین میں پہنچتی
 ہے عشا کے بعد چار سنتیں پڑھنا ایسا ہے جیسا لیلۃ القدر میں قیام کیا و تر پڑھنا
 واجب سفر حضر میں اسکو جو نعم سے بہتر فرمایا ہے جو وتر پڑھ کر سووے تو با وضو سووے
 جو ذکر وقت سونے کے کرنا چاہئے اور سکا ذکر پہلے ہو چکا ہے رات کو جب سب لوگ سوتے
 ہوں اور شکر نماز پڑھنا بڑی فضیلت رکھتا ہے خواہ تہجد کی نماز ہو یا اور نفل اس
 کام پر جنت کا وعدہ ہے آخر شب میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اور سوت جو

وہا کے قبول ہو جو شخص صبح تک یکساں سوتا ہے شیطان اس کے کان میں موت جاتا ہے
وہ خبیث النفس کسان اور مٹا ہے ۛ

فصل بیان میں اعمال ہفت کے

اصحار نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے روزہ نہ رکھو دن سنیچر
کے مگر فرض روزہ اسکو ترندی نے روایت کیا ہے یعنی تنہا اس دن روزہ رکھنا چاہیے
ایک دن اسکے ساتھ اور ملائے ام سلمہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اکثر دن سنیچر و اتوار کے روزہ رکھتے تھے فرماتے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کی عید
کے ہیں میں چاہتا ہوں انکی مخالفت کروں اسکو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے ۲
اتوار کے دن روزہ رکھنا حدیث سابق سے ثابت ہوا مگر جہاں سنیچر کے اسدن بھی تنہا
روزہ نہ رکھے کہ یہ دن مشرکین کی عید کا ہے ۳ رسول خدا نے فرمایا ہے پیر اور جمعرات
کے دن عمل عرض کئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرے عمل عرض کئے جاویں
تو میں روزہ دار ہوں اسکو ترندی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے حسن غریب کہا ہے
معلوم ہوا کہ تنہا روزہ ان دونوں دن کا درست ہے دوسری روایت میں یوں آیا
ہے کہ ان دونوں دنوں میں اللہ ہر مسلمان کو بخشا ہے مگر تنہا جہن کو فرماتا ہے انکو
چھوڑ دو جب تک کہ یہ باہم صلح کریں اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے پیر و جمعرات کو
دروازے بہشت کے کھولے جاتے ہیں جو مشرک نہیں ہے وہ بخشا جاتا ہے مگر وہ شخص
جسکی بیچ میں اور اسکے بہائی مسلمان کے بیچ میں جدائی لکھی ہے یعنی وہ باوجود وجود
ہونے کے بھی بخشا نہیں جاتا عائشہ نے کہا رسول خدا ان دونوں دن میں قصد کر کے
روزہ رکھتے تھے اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے ۴ تبین نے ایک دن روزہ رکھا
ایک دن نہ رکھا وہ حکم میں صائم الدہر کے ہے داؤد علیہ السلام اسطرح روزہ رکھا

یعنی وہ
دو آدمی
جو کہ آپس
میں سلام
کلام کر کے
پیر ۱۲

کرتے تھے اسکو افضل عیام فرمایا ہے اس ترکیب میں دن نکل کا بھی آجاتا ہے اوسدن بھی
 روزہ ہو سکتا ہے مگر تنہا روزہ رکھنا منگل کا یا کوئی عمل خاص اوسدن کرنا کسی حدیث میں
 نہیں آیا ہے ۵ جسے بدہ جمعرات کو روزہ رکھا اوسکے لئے دوزخ سے برارت لکھی جاتی ہے
 اسکو ابو یعلیٰ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے جس نے ان دونوں دن کے ساتھ جمعہ کا
 روزہ بھی ملا لیا اوسکے لئے جنت میں ایسا گھر بنایا جاتا ہے جسکا ظاہر باطن سے باطن
 ظاہر سے نظر پڑتا ہے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ جسے پہر کو چھوٹے
 بھی دن جمعہ کے دیا اوسکے سارے گناہ بخشے گئے وہ غطاؤن سے ایسا پاک ہوا بسطوح
 آج اوسکی بان نے اوسکو جہنم کا اوسکو طبرانی و بیہقی نے روایت کیا ہے ۶ جس نے دن بدہ
 و جمعرات و جمعہ کے روزہ رکھا اوسکے لئے ایک گھر یا قوت و زبرد کا جنت میں بنایا جاتا
 ہے دوزخ سے اوسکی برارت لکھی جاتی ہے اسکو طبرانی و بیہقی نے انس سے روایت کیا ہے
 معلوم ہوا کہ جمعرات کو روزہ رکھنا بڑا اجر رکھتا ہے مگر ہمراہ بدہ و جمعہ کے مسلم قرشی سے
 فرمایا تھا تو ہر بدہ جمعرات کو روزہ رکھا کرگو یا تو صائم الدہر ہوگا اسکو نسائی نے روایت
 کیا ہے کہ روزہ جمعہ کی بڑی فضیلت ہے مگر ہمراہ اوسکے جمعرات یا سچر کو ملالے تھا ان کے
 یہ مضمون حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے شیخین نے اسکو روایت کیا ہے جمعہ کی خصوصیات و
 خاصیات بے گنتی ہیں سب سے بڑا کہ یہ ہے کہ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے
 کہ اوسمیں جو دعا کر و قبول ہو یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے ختم نماز تک ہوتی ہے اسکو
 مسلم نے ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے دوسری حدیث میں آخر ساعات نماز آیا ہے اسکو ابن
 ماجہ نے عبداللہ بن سلام سے روایت کیا ہے تیسرے دنوں قول چالیں قول میں قوی ترین
 خاکسار نے اسکا استحسان کیا ہے ابراہیم بن یونس و احمد بن حنبلہ و ابو یونس و ابو الدرداء
 کو وصیت کی تھی کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر و اسکو مسلم نے روایت کیا ہے یہ تینوں
 روزے برابر صوم و ہر کے ہیں ان روزوں سے دل کا وسوسہ دور ہو جاتا ہے ہر دن

دس گناہ مٹ جاتے ہیں ہر نیکی دس گنی ہو جاتی ہے فرمایا یہ تین دن تیر ہوین چود ہوین
پندرہ ہوین تا بیس ہوین کچھ احمد و ترمذی نے ابو ذر سے روایت کیا ہے انکو ایام ہجری کہتے ہیں حدیث
ابن عمر کا لفظ یہ ہے علیہ السلام بالبیض ثلاثۃ ایام من کل شہر اسکو طبرانی نے روایت
کیا ہے اسکے راوی ثقہ ہیں فاکہل لا عورت کو سو ارمضان کے روزہ نفل رکنا
بدون خوشی شوہر کے منع ہے شاید اسکا حرج ہو حدیث ابن عباس میں مرفوعاً آیا ہے میان
کاحتی بی بی پر یہ ہے کہ روزہ نفل ترک کر کے اذن سے اگر کر لے گی بہو کی پیاسی پیگی
قبول نہوگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے ۛ

فصل بیان میں بارہ مہینوں کی

۱۔ ماہ محرم بعد رمضان کے کوئی مہینا واسطے صوم کے محرم سے زیادہ بہتر نہیں ہے
اس مہینے میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور دوسری قوم کو توبہ ہی قبول
کرتا ہے اسکو عبد اللہ بن امام احمد نے علی رضی سے روایت کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے
محرم سے سال ہجری شروع ہوتا ہے شروع سال پر توبہ کرنا ہر سال بہر تک اس گناہ کے
پاس نہ پہنکنا عجیب فضیلت رکھتا ہے حدیث مرفوع ابن عباس میں آیا ہے ہر ایک دن
کا محرم میں روزہ رکنا بارہ مہینوں کے ہے سوا کا الطبرانی اسکی سند لا باس بہ ہے
فرمایا روزہ دن عاشورے کا کفارہ ہے ایک سال کا اسکو مسلم نے ابی قتادہ سے روایت
کیا ہے آج ماہ نے اتنا اور زیادہ کیا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ایک سال آئندہ کا بھی
کفارہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد رمضان کے کسی دن کو کسی دن پر
فضیلت نہیں دیتے تھے مگر عاشورے کو یہ مضمون حدیث ابن عباس میں نزدیکی طبرانی
کے آیا ہے مگر اسکے ساتھ ایک روزہ اور ملائے تمنا کر کے مسلم کی روایت میں صاف آیا
ہے کہ نوین دسویں کو رکھو یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر مین سال آئندہ تک زندہ رہا تو انشاء اللہ

نوین کو ہی روزہ رکھو گا مگر وفات ہو گئی صلح فائدہ ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے وسعت کی اپنے عیال و اہل پر
 دن عاشورے کے وسعت کر لیا اوپر خدا سارے برس اسکو بیقی نے ایک جماعت متنا
 سے روایت کیا ہے اسکے سارے اسانید ضعیف ہیں پھر کہا کہ جب بعض کو بعض سے
 ملاوینگے تو انہیں کچھ قوت آجائیگی اتنے وسعت سے یہ مراد ہے کہ سبکو کھانا کھلاؤ
 یا کپڑا پہناؤ یا کچھ خرچ دے کسی خاص کام کا نام اس جگہ نہیں کیا شیخ الاسلام ابن
 تیمیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث بطریق صحیح ثابت نہیں ہے فائدہ اس مہینے کو
 موسم عیش و سرور نہانا جس طرح بعض جاہل اسمین عید کرتے ہیں یا ماتم ٹھیرانا جس طرح
 رافضی کیا کرتے ہیں مخالف سنت ہے شریعت حقہ سے یہ دونوں کام ثابت نہیں
 ہیں صاحب قاسوس نے کہا ہے سوائے روزہ کے جتنی حدیثیں فضیلت میں اس
 مہینے کے آئی ہیں سب موضوع و مفتوی ہیں ۲- ماہ صفر احادیث صحیحہ میں صفر
 کی نفی بد فالی لینے سے نہی آئی ہے کسی نے کہا ماہ صفر سے ماہ صفر ہے اسمین آفتین
 بلائیں بہت ہوتی ہیں اسلام نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا کسی نے کہا صفر ایک کپڑا یا
 ایک سانپ ہے جو اندر پیٹ کے ہوتا ہے نہو کہ وقت کا ٹٹا ہے کسی نے کہا ماہ
 صفر سے نسے ہے یعنی صفر کو حرم ٹھیرانا جس طرح اہل جاہلیت کیا کرتے تھے اس مہینے کی
 فضیلت یا مذمت کسی حدیث میں نہیں ملی ۳- ربیع الاول اس مہینے میں رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے اسی مہینے میں وفات پائی ہے اس ماہ کو موسم
 ٹھیرا کہ محفل مولد کرنا بہت سی فضائل محدثہ ہے کسی حدیث قوی ضعیف میں یا کسی جاہل
 تابعی تبع تابعی یا کسی امام محدث سے بخلا چاروں امام اہل سنت و جماعت کے یا کسی محدث
 کامل سے یا نسو چہ سو برس تک کرنا اس طرح کی محفل کا ثابت نہیں ہوا ہے وہاں میں
 نہا میں انکالین بظاہر نہیں اس بدعت کو کھلا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی محبت کے لئے اور بہت اعمال صحیحہ و افعال حسنہ شرعیہ میں ثابت ہیں اور کو چوڑ کر
 کسی بدعت کے پیچھے لگنا کیا ضرور ہے تب تک زیادہ یہ ہے کہ رات دن درود شریف پڑھے
 سیرت و ہدی نبوی پر ہر کام میں چلے مال و جان کو راہ اتباع سنت میں نہ کرے رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل پر کسی کے قول و فعل کو ترجیح تقدیم نہ دے یہی
 بڑی علامت آپ سے محبت رکھنے کی ہے سو یہ تو یاروں و بھائیوں کا محفل مولدِ حسین
 طرح طرح کے منکرات ہوتے ہیں ضرور یہی کرتے ہیں منکرات بھی نہ سہی حسنات ہی سہی مگر جو
 حسنہ کو شارع نے نہیں فرمایا اور سچا اجر کا ملنا معلوم طالبِ نجات کو کیا ضرور ہے کہ وہ
 مولویوں کی اینچ کھینچ میں پڑ کر شبہات میں گرفتار ہو وہ کام محبت کا کیوں نہ کرے
 جس کا حکم خود محبوب نے دیا ہے باقی حضورِ و اہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اللہ نے تو اطاعت رسول کو سبب اپنی محبت کا ٹھیلے یا ہے نہ ان محافل و مجالس
 و قصص و حکایات کو فاتبعونی جب تک اللہ اس محفل کا حکم کس ریت و حدیث یا قولِ امامین
 آیا ہے جس کو ہم اتباعِ مجاہدین پر اس اتباع کو وسیلہ محبت ٹھیلے اورین خیر چوچا ہو سو کر وکیل
 کیا اس سبب کی فضیلت میں کوئی حدیث نظر نہیں پڑی ۴۔ ماہ ربیع الآخر کسی کتاب
 حدیث میں کوئی حدیث فضیلت میں اس ماہ کی وارد نہیں ہوئی نہ ہماری نظر سے گزری
 ہاں ما ثبت بالسنتہ میں یہ لکھا ہے کہ اس ماہ میں وفات حضرت شیخ عبید القادر
 جیلانی رضی اللہ عنہ کی ہوئی ہے نوین یا گیا رہوین تاریخ کو الکاعر میں ہوتا ہے سو یہ
 عرس کسی دلیل شرعی سے کسی کے لئے بھی ثابت نہیں ہے اگر یہ کام اچھا ہوتا تو رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبک زیادہ اسکے مستحق تھے پھر خلفاء اربعہ پر سارے صحابہ و
 تابعین پر تبع تابعین پر سارے ائمہ محدثین و مجتہدین علاوہ اسکے کسی بزرگ کے انتقال
 فرمانے سے کسی مہینے میں کوئی بزرگی اوس مہینے کو حاصل نہیں ہوتی ہے ورنہ وہ مہینے
 جن میں انتقال اگلے انبیاء علیہم السلام کا یا صحابہ و ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کا ہوا ہے

وہ سب سے زیادہ متبرک ٹیپر تھے شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے ولی کامل عارف باللہ متبع سنت
 حبشی طریقہ منکر مذہب حنفیہ تھے انکی یہ بزرگی کیا کم ہے جو بدعت عرس اونکے لئے یا
 کسی اور پیر مشدکے لئے کجاوے حدیث صحیح میں آیا ہے جس کام کا ہم نے حکم نہیں دیا
 وہ کام یا وہ کام کر نیوالا مرد وہ ہے تہ بدعت کو گرا ہی فرمایا ہے ہر گرا ہی کو دو نفع
 میں بتایا ہے ۵ و ۶۔ جمادی الاولیٰ جمادی الآخرہ ان دونوں
 ماہ کی فضیلت میں بھی کوئی حدیث ہاتھ نہ لگی مآقت یا سنت میں ہی ان دونوں
 ماہ کا ذکر کچھ نہیں کیا ہے جس طرح سب مہینے اللہ کے مین اسطرح یہ دو مہینے بھی مین جو عمل
 صالح نماز و روزہ و زکوٰۃ و صدقہ و خیرات و ذکر و دعا ان دونوں ماہ میں کیا جاوے گا
 اسکا جو ثواب مقرر ہو وہ لگا ہاں ایام بیض کے روزے ان مہینوں میں ہی رکھے جاتے
 ہیں۔ رجب کوئی حدیث صحیح فضیلت رجب میں نہیں آئی ہے چند حدیثیں جو ثابت
 بالسنہ میں لکھی ہیں وہ شدید الضعف منکر و موضوع ہیں حافظ ابن حجر نے کتاب تہذیب
 میں ان سب احادیث پر کلام کیا ہے علامہ شوکانیؒ نے فرمایا ہے حق میں ماہ رجب کے عملی
 کوئی سنت صحیحہ یا حسنہ یا ضعیفہ یا ضعیفہ نہیں آئی جو کچھ اس باب میں مروی ہوا ہے
 وہ سب موضوع و کمزور ہے یا سخت ضعیف بڑی عمدہ حدیث استحباب صوم رجب کی ہے
 جسکو احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ نے باہلی سے روایت کیا ہے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے باہلی مذکور سے فرمایا کہ تو اشہر حرم میں روزہ رکھا کر سورج بیاغلاں بخلد
 اشہر حرم کے ہے لیکن علی انخصوص شہر رجب پر اس حدیث کو کچھ دلالت نہیں ہے یوں کہہ سکتے
 ہیں کہ صوم اشہر حرم مستحب ہے خصوصاً صوم محرم کیونکہ اس باب میں باخصوص حدیث آئی
 ہے جو اوپر گزر چکی بلکہ ایک حدیث میں صیام رجب نبیؐ آئی ہے اگرچہ وہ حدیث بھی ضعیف
 ہے مگر باوجود ضعف کے احادیث استحباب صوم رجب سے اقویٰ ہے بلکہ عمر بن خطاب
 رضی اللہ عنہ لوگوں کو صوم رجب پر تفریر کرتے تھے کہ یہ وہ مہینا ہے جسکی تعظیم

اہل جاہلیت کرتے ہیں تم آمین کہاؤ پھر یعنی روزہ نہ کرو مانتہ پکڑ کر اندر رکابی کے لاتے
ایک حدیث مرسل میں آیا ہے کہ کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال صوم
رجب کا پوچھا فرمایا تم شعبان کو چھوڑ کر گذر گئے اسکو ابن ابی شیبہ نے زید بن ارقم سے روایت
کیا ہے ہزاری روزہ جو ۲۷ رجب کو جاہل مرد عورت رکھتے ہیں بالکل بے اصل ہے باتفاق
اہل علم بحث ہے اس رات کو معراج ہوئی تھی اوس بنیاد پر یہ گمراہی کی گئی ہے جس طرح
بارہویں ربیع الاول کو محفل میلاد ٹھہرائی گئی ہے سو نہ یہ ثابت نہ وہ ثابت **فائدہ**
رجب کی اول شب جمعہ کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں اس رات میں بعض فقہوں بعض جاہل پیروں
نے ایک نماز لیلۃ الرغائب نکالی ہے جس پر ائمہ محدثین نے سخت انکار کیا ہے یہ کہہا ہے کہ ساری
سند اسکی اندر میری کالی ہے ابن حجر مکی نے بھی اس نماز کا ذکر کیا ہے شیخ عبدالحق دہلوی نے
انتصار فرمایا ہے یہ سارا کارخانہ بالکل باطل ہے کہتے ہیں ۲۷ رجب کو معراج ہوئی تھی
کسی نے کہا صحیح یہ ہے کہ سترہویں رمضان یا سترہویں ربیع الاول کو مکہ معظمہ میں بارہویں
سال بعثت کے ہوئی تھی ۸ شہر شعبان اس ماہ مبارک کے فضائل میں بہت احادیث
آئی ہیں سب مہینوں سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مہینے میں روزہ
رکھتے تھے اسکو شیخین نے عائشہ سے روایت کیا ہے کہ چھوڑتے بہت رکھتے گو یا سارا مہینا ہی
لے لیتے رمضان کو شعبان کے ساتھ ملا لیتے **فائدہ** نصف شعبان کی رات بڑی تبرک
رات ہے جسکو شب برات کہتے ہیں اس رات کا قیام صبح کا صیام مع ادعیہ واذکار بڑا اجر کرتا
ہے اس رات میں سارے عمدہ عمدہ کام ہوتے ہیں رزق و حیات و موت کا اہتمام و تنظیم
ماں سال تمام کیا جاتا ہے **فائدہ** یہ رات اسلئے تھی کہ سب سے زیادہ آمین عبادت کیجاؤ تمکو
شب نماز و ذکر و دعا و شعو و خضوع و توبہ و استغفار و تلاوت قرآن مجید و تہجد میں بسر
ہو مگر نام کے مسلمانوں نے بجائے اس طاعت کے یہ عبادت مقرر کی ہے کہ آتش بازی سر
کیجاوے چراغ جلائے جاوین گندک پہنکین یہاں تک کہ بچوں کو بھی اسکا شوق والے ہیں

نماز کی روزہ

لیلۃ الرغائب

شب برات

اپنے ہمراہ لیکر اونکو بھی ڈوبتے ہیں اونکے سارے گناہ مان باپ بھائی بندوں کے گلے بندتے
 ہیں جو اونکے لئے آتش بازی تحفہ میں بھیجتے یا مول لے دیتے ہیں خدا جانے اس رات
 میں کس کا رزق کم ہوتا ہے کسکی موت آتی ہے یہ خوشی شاید اسی کم رزقی و فسق پر مرنے
 کے لئے ہے نفوز بالند منہ ہنود رسم دوالی کرتے ہیں اسلام میں سب سے پہلے برا مکہ نے جو اصل
 آتش پرست پارسی مشرب تھے آگ کا جلا نکالا ہے انہوں نے یہ رسم انہیں سے لی ہے
 اسلام میں کفر کا پیوند لگا یا ہے اپنے لئے جہنم کی آگ کو خوب ہی سلگایا ہے ۹ شہر رمضان
 مبارک اس مہینے میں صیام و قیام دونوں ہوتے ہیں دن کو روزہ رکھنا فرض ہے رات
 کو نماز پڑھنا سنت ہے عشرہ اخیر میں اعتکاف کرنا سنون ہے شب قدر کا قیام کچھ اور
 ہی فضیلت تمام رکھتا ہے اس رات کے تعیین میں سینتالیس قول ہیں یہ رات شہماط طاق
 میں ہوتی ہے ستائیسویں شب زیادہ تر محفل ہے صحیحین میں ابوہریرہ سے مرفوع روایت کیا
 ہے کہ جو کوئی رمضان کا روزہ ایمان اجر کے لیکر کیگا اوکے سارے اگلے گناہ بخشے جاویں گے جو
 کوئی رمضان میں قیام کر گیا اوکو بھی یہی اجر ملیگا جو کوئی لیلة القدر میں قائم ہوگا اوکے
 لئے بھی یہی ثواب ہے لفظ قیام سے یہ مکلنا ہے کہ کھڑے ہو کر نماز تراویح پڑھنا یا بیٹھ کر شریعت
 سے بہتر ہے عذر کی بات کہ ضعف یا مرض وغیرہ اور بات ہے کھڑے بیٹھے نماز میں اتنا فرق
 ہے کہ بیٹھے کا کھڑے سے آدھا اجر ہے رمضان شریف میں دروازے بہشت کے کھول دئے
 جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں شیطان و جنات قید کر دئے جاتے ہیں فتور
 و فجو رکٹ جاتا ہے عبادت و طاعت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بعض بے نماز بھی اس مہینے
 میں نماز پڑھنے لگتے ہیں جو نہیں پڑھتے یا روزہ نہیں رکھتے یا ناچ رنگ گانے بجانے قص
 سر و سر رہتے ہیں وہ اغوان الشیاطین یا شیاطین الانس میں شب قدر کے قیام کا
 اجر برابر ہزار رات کے ہے اس ماہ میں ہر فرض کا ادا کرنا برابر ستر فرض کے اجر رکھتا ہے
 اسکو ماہ صبر بھی کہتے ہیں صبر کا اجر جنت مقرر ہے تمہیں کا رزق بڑھتا ہے روزہ کھلو

سے گناہ بخشے جاتے ہیں آتش و دوزخ سے آزادی حاصل ہو جاتی ہے برابر اسی روزہ دیا
 کے یہ بھی ثواب پاتا ہو جو کوئی کسی روزہ دار کو پیٹ نہ کرے اور اس کو اللہ عوض کو شکر کا
 بانی بلا دیگا پر جنت میں داخل کریگا اس مہینے کا اول رحمت اور وسط مغفرت آخر آزادی
 ہے آتش و دوزخ سے اس مہینے میں مملوک پر کام کو بلکا پہلکا کر دینا سبب مغفرت و عفو
 کا جہنم سے روزہ جھوٹ بولنے غیبت کرنے لڑنے بڑنے گالی گفتہ کہنے سے بالکل تباہ
 ہو جاتا ہے سوا ہو کہ پیاس کے کچھ اجر اور اس کا باقی نہیں رہتا ۱۰ شوال یہ پہلا
 مہینا ہے اشہر حج کا عشرہ شوال کو عید الفطر ہوتی ہے اس دن گناہ بخشے
 جاتے ہیں فطرہ دینے سے روزہ قبول ہوتا ہے نماز پڑھنے سے شکر خدا داد کیا جاتا ہے
 عید کے احکام فتح المغنیث و روضۃ ندیہ میں لکھے ہیں جو بات سنت صحیحہ سے ثابت ہے
 وہ اس دن بجالائے اپنی طرف سے کوئی نیا کام عبادت یا خوشی کا نہ کرے اس ماہ میں چہلہ
 روزے رکھنے کا حکم کئی حدیثوں میں آیا ہے صحیاح شمس گائے شوال کو برابر صحیاح دہر کے
 ٹیڑا ہے آدمی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا
 ۱۱- ذی قعدہ یہ مہینا بھی اشہر حرم کا ہے کوئی حدیث اسکی فضیلت میں معلوم نہیں
 ہوئی جو عمل صالح اس ماہ میں کیا جاویگا اور اس کا اجر بقرہ و یوسف و صافات و انعام
 حرم کی بوجہ فضیلت زمان کچھ اور ہی لطف بخشے ہیں ۱۲ ذی الحجہ اس مہینے کی فضیلت
 کو کیا پوچھتے ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک کوئی عمل
 صالح کسی زمانے میں ایسا محبوب نہیں ہے جو ان ایام عشرین میں ہے پوچھا کیا جہاد بھی اچھے
 برابر نہیں فرمایا ہاں جہاد بھی نہیں ہے تین باریہی ارشاد کر کے فرمایا اگر یہ اور بات ہے کہ
 کوئی آدمی اپنی جان و دولت لیکر مکے پہر واپس نہ آوے اسکو بخاری نے ابن عباس
 سے روایت کیا ہے مراد عشرہ ذی الحجہ سے نو دن ہیں انہیں روزہ رکھنے کا بڑا ثواب آیا ہے
 سب سے زیادہ مگر کہ تر روزہ دن عرفہ کا ہے یہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے

حج جو ایک کس پہنچ ارکان اسلام میں سے وہ بھی اسی جیسے میں ادا کیا جاتا ہے قربانی و بدی
 ہی خصوصیات اسی ماہ سے ہے جانور کا خون زمین پہنچنے کے لئے اٹھنے و بدی پہلے قبول
 ہو جاتی ہے حج کے مسائل و فضائل کتاب الاضاح الحجہ میں لکھے گئے ہیں فائدہ
 حدیث میں آیا ہے ان ایام عشر میں تسبیح تہلیل تکبیر بہت کیا کرو اسکو طہرائی نے ابن عباس
 سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس عشرہ کو افضل ایام دنیا ٹھہرایا ہے ہر دن کا روزہ ہر روز
 ایک سال کے ہر دن کا قیام بلکہ قیام شب قدر کے اجر کتاب اسکو ترمذی و ابن ماجہ بیہقی
 نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے دوسری روایت میں یوں آیا ہے ہر دن اسکا بارہ سو
 دن کے عرفہ کا دن برابر سو ہزاروں کے بعض فضیلت و برکت میں اسکو بیہقی و احمدی نے اس بن مالک سے روایت کیا
 ہے اسکی سند لا باس بہ ہے حدیث ابن عباس میں مرفوعاً آیا ہے کہ عمل ان دنوں میں ساسو
 گنا ہو جاتا ہے سداۃ البیہقی اوزاعی کہتے ہیں بھکویہ بات پہونچی ہے کہ عمل کرنا ایک دن
 میں ان ایام عشر میں سے مثل غزوہ کے ہے راہ خدا میں جس میں دن کو روزہ رکے رات کو
 چوکی پہرہ دے مگر یہ کہ کوئی آدمی مخصوص شہادت ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے

فصل میں فضائل از مریہ کے

۱ حدیث عبداللہ بن قرظ میں مرفوعاً آیا ہے کہ اعظم ایام نزدیکی خدا کے دن نحر کا ہے پہرہ
 نحر کا اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے یوم النحر کہتے ہیں دوسرے دن کو ایام تشریق کے
 ۲ حدیث انس میں یوم الاضحیٰ یوم الفطر کو دن عید کا فرمایا ہے عید ماہے جاہلیت کے بدل
 میں اللہ نے یہ دن مقرر کئے ہیں لفظ نبوی یہ ہے قد ابدلکم اللہ خیرا منہما راہ ابو داؤد
 والنسائی ۳ عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت گزر چکی ہم یوم عرفہ کا حال بھی مذکور ہو چکا عرفہ کے دن
 جتنے لوگ آتش و دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں اتنے کسی دن نہیں ہوتے اللہ عاجزوں کے نزدیک
 ہو کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے سداۃ المسلم والنسائی عن عائشہ حدیث طلحہ بن عبداللہ کا

لفظ یہ ہے کہ افضل ایام پوم عرفہ ہے جو دن جمعہ کے موافق پڑے افضل دعا دعا عرفہ پر
 یہ بہترین دعا ہے جو یمنی اور جمعہ سے پہلے اور پیغمبروں نے یعنی اس دن مانگی ہے یہ ہے
 لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اخرجہ مالک من قولہ فضل الدعاء واخرجہ مرزوق
 ۵ شب نصف شعبان اسکا ذکر بھی ہو چکا آتشہ سے مرفوعا روایت کیا گیا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ شب نصف شعبان کو آسمان دنیا پر اترتا ہے قبیلہ کلب کی حبشی بکریان بن اومکے
 بدن پر چھتے بال بین اون بالون کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے اخرجہ الترمذی
 ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سستی مار ہو چکے تھے ۱۴ دن جمعہ کا اسکی
 فضیلت بھی گزر چکی حدیث اوس بن اوس میں مرفوعا آیا ہے افضل ایام پوم جمعہ ہے آدم
 اسی دن پیدا ہوئے تھے اسی دن اسی میں نفع نمود ہوگا اسی میں بیوشی ہوگی تم اس دن
 میں مجھ پر ہت درود بھیجا کرو تمہارے درود مجھ پر عرض کئے جاتے ہیں اخرجہ ابوداؤد
 والنسائی ابن عمر کی حدیث مرفوعہ میں یوں آیا ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یاروز جمعہ کو مری
 ہے اسکو اللہ فتنہ قبر سے بچالیتا ہے اخرجہ الترمذی صوم محرم اسکا ذکر بھی ہو چکا ہے
 رمضان کے سبب افضل روزہ اسی مہینے کا ہے ۸ وقت شب حدیث جابر میں آیا ہے رات
 میں ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جو کوئی مسلمان جو کچھ دنیا و آخرت کی بہتری اور سونے میں
 اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ وہ بہتری و بھلائی اسکو دیتا ہے اور یہ بات ہر رات ہوا کرتی

لوں جمعہ

اخرجہ مسلم

فصل بیان میں فضائل مکانا کے

۱ ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز اس میری مسجد میں افضل
 ہے اون بزار نمازوں سے جو اسکے سوا میں ہوں مگر مسجد حرام اسکو مسلم و نسائی و ابن ماجہ نے
 روایت کیا ہے ابن زبیر کا لفظ یہ ہے کہ نماز اس میری مسجد میں بہتر ہے اوس نماز سے جو

او کے سوا اور مسجدوں میں ہو مگر مسجد حرام اور نماز مسجد حرام میں بہتر ہے تو نماز سے اس مسجد
 میں یعنی مسجد مدینہ سے اسکو احمد وابن خزیمہ وابن حبان نے روایت کیا ہے ہزار کا لفظ
 اس طرح ہے کہ مسجد حرام کی نماز اس مسجد کی نماز پر سو درجہ زیادہ تر ہے اسکی سند صحیح ہے
 حدیث عائشہ میں نزدیک ہزار کے یوں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا ہے میں خاتم انبیاء ہوں میری مسجد خاتم ساجد انبیاء ہے حسب زیادہ حق مسجدوں
 میں جسکی زیارت کجاوے جسکی طرف کجاوے کئے جاوے میں مسجد حرام اند میری مسجد میری
 مسجد میں نماز افضل ہے ہزار نماز سے جو اور مسجد وغیرہ پڑھی جاوے مگر مسجد حرام سوا
 البزاس انس بن مالک کی حدیث میں مرفوعاً یوں آیا ہے کہ جسے اس میری مسجد میں چار
 نمازین پڑھیں کوئی نماز اس سے فوت نہوئی تو اس کے لئے آتش و دوزخ و عذاب و نفاق
 سے برات لکھی جاتی ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے اسکے راوی شل صحیح کے میں طبرانی نے
 بھی اسکو اوسط میں نقل کیا ہے ترمذی نے اور ہی لفظ سے روایت کیا ہے غرض کہ آئمہ
 دن کے قیام میں چالیس نمازین ہو سکتی ہیں چہر جو کوئی زیادہ نماز پڑھے گا اسکی ہزار برابر
 ایک ہزار نماز کے ہوگی دوسری حدیث انس بن مرفوعاً یوں آیا ہے کہ نماز آدمی کی اس کے
 گھر میں ایک نماز ہے مسجد قبائل یعنی مسجد مکہ میں برابر چیس نماز ہے جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے
 او میں برابر پانسو نماز کے ہے مسجد اقصیٰ میں برابر چاس ہزار نماز کے ہے میری مسجد میں ہی
 اتنی ہی ہے مسجد حرام میں برابر ایک لاکھ نماز کے ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اسکے
 راوی ثقات ہیں حدیث ابی سعید میں مسجد اس علی التقویٰ اسی مسجد مدینہ کو ٹھیلایا ہے
 سواہ مسلم والترمذی والنسائی حدیث ابی الدرداء میں ایک نماز کو بیت المقدس میں
 برابر پانسو نماز کے فرمایا ہے سواہ الطبرانی وابن خزیمہ والبزاس واسنادہ حسن
 معلوم ہوا کہ مسجد مکہ میں ایک نماز برابر لاکھ نماز کے ہوتی ہے مسجد مدینہ میں ایک نماز برابر
 ہزار نماز کے ہوتی ہے مسجد قدس میں ایک نماز برابر پانسو نماز کے ہوتی ہے یا مسجد مدینہ

و قدس میں ہر نماز برابر نصف نماز مسجد الحرام کے ٹھہرتی ہے جس طرح اوپر گویا ہر حال میں زیادہ
 فضیلت مسجد الحرام کو ہے پھر مسجد مدینہ کو پھر مسجد قدس کو یہ تینوں مکان بڑے مقدس
 و مبارک ہیں انہیں اجر عبادت کا بہت زیادہ ہوتا ہے ایسے ہی حدیث شریف میں سفر کرنے کو
 طرف کسی مسجد و مکان کے بغرض عبادت و زیادت اجر منع کیا ہے مگر طرن ان تین مسجدوں
 کے کہ انکی طرف سفر کرنا بہت عبادت جسا کثر ہے ۲ بلال بن عمارت کہتے ہیں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رمضان مدینے میں بہتر ہے ہزار رمضان سے بہ نسبت
 اور شہروں کے سوا مدینہ کے جمعہ مدینے میں بہتر ہے ہزار جمعہ سے بہ نسبت اور شہروں کے
 سوا مدینے کے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے جمعہ میری مسجد
 میں افضل ہے ہزار جمعہ سے اور حکہ مگر مسجد حرام میں شہر رمضان میری مسجد میں افضل ہے
 ہزار رمضان سے اور حکہ مگر مسجد حرام میں مرواۃ البیہقی ۳ حدیث اسید بن ظالمی
 میں مرفوعاً آیا ہے کہ نماز مسجد قبا میں برابر عمرے کے ہوتی ہے اسکو ترمذی و ابن ماجہ بیہقی
 نے روایت کیا ہے یہ حدیث حسن و غریب ہے ترمذی نے کہا اسید ایک ہی حدیث صحیح آئی
 ہے پس بس سہل بن حنفیہ کا یہ لفظ ہے جسے گہ میں وضو کیا پھر مسجد قبا میں آیا بیان اگر نماز
 پڑھو اسکو برابر ایک عمرے کے اجر ہو گا مرواۃ احمد و النسائی و ابن ماجہ و اللفظ
 لہ و الحاکم و قال صحیح الاسناد بیہقی کی روایت میں بجائے عمرہ کے حج فرمایا ہے ترمذی
 کی حدیث میں یوں کہا ہے جسے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد قبا میں آیا بیان چار رکعت پڑھو
 اسے گویا ایک بروہ آزاد کیا ابن عمر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے
 زیارت قبا کے آتے جاتے کبھی سوار کبھی پیادہ پہر دو رکعت نماز پڑھ جاتے اسکو بخاری
 و مسلم نے روایت کیا ہے دوسری روایت بخاری و نسائی میں اس طرح پڑ آیا ہے کہ ہر
 سیچر کو قبا میں آتے سوار و پیادہ ابن عمر ہی یوں ہی کیا کرتے تھے بلکہ حدیث عامر بن
 سعد و عائشہ بنت سعد میں یوں آیا ہے کہ اگر میں مسجد قبا میں نماز پڑھوں تو یہ مجھکو

زیادہ ترجیح ہے اس بات سے کہ مسجد بیت المقدس میں نماز ادا کروں اسکو حاکم نے رؤا
 کیا ہے اسکی اسناد کو شرط شیخین پر بتایا ہے معلوم ہوا کہ جسکو یہ بات منظور ہو کہ وہ مسجد
 قدس میں جا کر نماز پڑھے تو اس کے لئے یہ بات آسان و بہتر ہے کہ وہ ان دنوں نہ جا کر
 اس کے عوض مسجد قبا میں نماز پڑھے نذر کی نماز ہوگی تب بھی ادا ہو جائیگی ہم جابر کہتے
 ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد فتح میں تین دن تک دعا کی پھر منگل بدھ
 دن بدھ کے وہ دعا درمیان دو نمازوں کے قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے چہرہ مبارک پر خوشی دیکھی گئی جابر نے کہا مجھ پر جو کوئی امر مہم غلیظ یعنی ہماری سخت نازل
 ہوتا ہے تو میں اسی ساعت کا قصد کرتا ہوں اسی گڑی کو تاک کر دعا کرتا ہوں مجھ کو
 اجابت دعا کی معلوم ہوتی ہے سداہ احمد والبنیاس وغیرہا و اسناد احمد بن حنبلہ
 ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے صبر نہیں کرنا تنگی و سختی
 مدینہ پر کوئی شخص میری امت میں سے مگر میں اسکا شفیع یا شہید ہوں گا دن قیامت کے
 اسکو مسلم و ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث ابی سعید میں نزدیک مسکن آنا اور زیادہ
 آیا ہے کہ بلکہ وہ شخص سلمان ابو حدیث سعد کا لفظ یہ ہے کہ مدینہ انکے لئے بہتر ہے اگر
 یہ جانے پہنچے جو کوئی ساتھ اہل مدینہ کے برا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو آتش و دوزخ
 میں اس طرح گلا ڈالے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے سداہ مسلم یہ سنو آخرت
 میں ہوگی مگر دنیا میں بھی جس کسی نے اہل مدینہ کو ستایا یا مدینہ کی بے حرمتی کی ہے اسکا
 انجام بھی یہی ہوگا کہ مثل نمک کے پانی میں مٹ گیا نام و نشان تک اسکا باقی نہ رہا و اللہ اکبر
 یزید بن ابیہر و حجاج بن یوسف وغیرہما کا حال سبکو معلوم ہے کہ انکا کیا انجام ہوا انھو
 باللہ من غضب اللہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد اہل مدینہ سے بنی فاطمہ و اولاد صحابہ ہوں
 گو اب وہ مدینہ میں نہ رہتے ہوں بلکہ کسی اور جگہ بستے ہوں اسلئے کہ فضیلت اہل بیت
 و فضیلت قریش میں بہت حدیثیں آئی ہیں انکی تعظیم و تکریم رکھنا انکے ساتھ احسان کرنا

ساری است پر واجب ہے جو کوئی انکو ستاویگا اور سکو اللہ ستاویگا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے مدینہ کی سر پرستی میں دعا برکت کی ہے میان ایک آدمی کا کمانا و کو دو کا چار کو
 چار کا پانچ چہ کو کفایت کرتا ہے یہ برکت ابنا بل علم و اصحاب دل کو معلوم ہوتی ہے ابن عمر
 کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی سے یہ ہو سکے کہ وہ مدینہ میں
 مرے تو ہمیں مرے جو کوئی مدینہ میں مر گیا لین اور سکی شفاعت کروں گا اسکو تریزی و ابن ماجہ
 و ابن حبان نے روایت کیا ہے بیقی کا لفظ یہ ہے کہ میں اور سکا شفیع ہوں گا دن قیامت کی
 حمیدہ کا لفظ یہ ہے تم میں جس کسی سے ہو سکے وہ نہ مرے مگر مدینہ میں تو ہمیں مرے جو کوئی
 میان مر گیا مدینہ اور سکا شفیع یا شہید ہوگا س والا ابن حبان فی صحیحہ والبیہقی ایک
 روایت میں بیقی کے یہ لفظ آیا ہے کہ میں اور سکے لئے شفیع و شہید ہوں گا یہ مضمون بہت سی
 حدیثوں میں آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ کی شفاعت بالخصوص ہوگی اور انکے ایمان
 کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہی و شیک یہ خطاب بظاہر ساری است کہ ہے اگرچہ
 اس وقت فقط صحابہ ہی اسکے مخاطب تھے معلوم ہوا کہ مدینہ میں جا کر مرنے کے لئے بسنا ایک بڑی
 نعمت عظمیٰ ہے وہاں کی تنگی عیش سختی رزق پر صبر کرنا جو جباس شفاعت و شہادت کا ہوتا ہے
 حدیث ابی ہریرہ میں مدینہ کو قبۃ اسلام دار ایمان زمین بھرت مکان حلال و حرام فرمایا ہے س والا
 الطبرانی باسناد کلاباں مدینہ کے فضائل بے گنتی ہیں لاکھ فضیلتیں ایک طرف یہ
 فضیلت ایک طرف کہ حیات و ممات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خدا نے اسی شہر کو
 پسند فرمایا ہے اللہ بکرم و ایمان ایجا کر مارے شہادت ہی نصیب کرے اللہ آمین ا حاطب
 کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مرا ایک حرم میں ان دو حرم
 میں سے وہ قیامت کے دن اسن والون میں ہوگا اسکو بیقی نے ایک آدمی سے اس نے
 حاطب سے روایت کیا ہے یہ مضمون حدیث ابن عمر میں بھی نزدیک بیقی کے آیا ہے اس
 بن مالک کی حدیث میں بھی اس طرح وارد ہوا ہے راوی اور سکے بیقی میں مگر سند اضعیف ہے

مدینہ میں و باد جبال کاگزرنوگا مکہ میں بھی و جبال ثاسکلیکا جابر کی حدیث میں یوں آیا ہے
 بہتر جگہ جسکی طرف سوار یوں پر سوار ہو کر جاویں مسجد ابراہیم علیہ السلام اور میری مسجد ہوا سکوا
 احمد نے باسناد حسن روایت کیا ہے طبرانی وابن خزیمہ کا لفظ ایہ ہے کہ میری مسجد اور بیت المقدس
 ابن حبان کا لفظ یوں ہے کہ میری مسجد اور بیت عقیق مراد ان سب الفاظ سے مسجد الحرام ہے
 یہ مسجد مکہ معظمہ کی مسجد ہے یہاں کا جینام نادونوں موجب ثبات کے ہیں مگر میرا اسلام وہاں
 کے ہے انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اہل ایک ایسا
 پہاڑ ہے جو ہکو دوست رکھتا ہے ہم اسکو دوست رکھتے ہیں تم جب اس پہاڑ پر آؤ تو کچھ
 اس کے درختوں میں سے کھاؤ گو کا شاہی کیون نہ اسکو طبرانی نے کثیر بن زید سے بھی روایت
 کیا ہے ابن ماجہ کا یہ لفظ ہے جبل احد ہکو چاہتا ہے ہم اسکو چاہتے ہیں یہ ایک دروازہ
 پر ہو بشت کے دروازوں میں سے تھل بن سعد کی حدیث میں یوں آیا ہے کہ احد ایک
 رکن ہے ارکان جنت سے اسکو ابو یعلیٰ و طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ احد کا دوست
 رکھنا ہر موصد کو چاہئے یہ بھی معلوم ہوا کہ سوا انسان کے اور کائنات ہی لائق محبت کے ہوتی
 ہے مگر وہی چیز جسکو شارع بتا دے یہ بھی معلوم ہوا کہ جمادات بھی انسان کو دوست رکھتے ہیں
 انہیں بھی افر محبت کا ہوتا ہے بے محبت انسان سے یہ پتہ نہ پڑی اچھے ٹہرے کہ نیک لوگوں کو
 چاہتے تو ہیں ۷

موم سمجھے تھے ترے دلوں سو تیر نکلا	لاحول ولا قوۃ الا باللہ
<p>۸ حدیث سلمہ بن اکوع میں مرفوعاً آیا ہے کہ میں عقیق کو دوست رکھتا ہوں اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکی سند حسن ہے عقیق نام ہے ایک وادی کا قریب مدینہ کے عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آیا پاس میرے ایک آئینہ والا اور میں عقیق میں تھا کما تو وادی مبارک میں ہے سر والا البزاسر باسناد جید قوی عمر بن خطاب کا لفظ یہ ہے کہ مجھ سے رسول خدا نے وہ بات کہی کہ آیا پاس میرے ایک آئینہ والا</p>	

سلسلہ روایت علم حدیث کا اہل یمن سے مجتہد تک بحمدہ تعالیٰ اسلسلہ ہے اس خطہ مبارک
 یمن بڑے بڑے مشائخ علم حدیث کے پیدا ہوئے علماء متبع دلیل کثرت سے پائے گئے یہ بکرت
 و یمن گویا ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جس طرح کی خبر انکے حق
 میں دی تھی ویسا ہی اوس زمانے سے لیکر اب تک ظاہر ہوا تلامذہ علامہ شوکانی و
 سید محمد امیر و ابن وزیر نے یمن سے لیکر ہندوستان تک نور علم سنت کا پہلا دیار لیل
 کو راسے مجروحے الگ کر کے دکھادیا تقلید شوم کو اتباع رسول معصوم سے بدل دیا
 اب ہی اگر کہ کیو سو بوج کا لانظر آوے تو اس میں سو بوج کا کیا تصور ہے ۴ شام ابن عمرو
 کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قریب ہے کہ ہجرت کے بعد یہ
 ہجرت ہوگی سو بہترین اہل زمین وہ لوگ ہیں جو مہاجر ابراہیم علیہ السلام کو زیادہ یاد رکھ
 رہیں گے یعنی ملک شام کو رسوا ابوداؤد فرمایا خوشی ہو شام کو کہا کسلے فرمایا فرشتے
 اوپر اپنے پر بچائے ہوئے ہیں الخرجہ الزمذنی عن زید بن ثابت ابن حوالہ کا
 یہ لفظ ہے کہ تم چند گروہ ہو جاؤ گے ایک گروہ شام میں ایک یمن ایک عراق میں ہوگا
 انہوں نے کہا میں کس لشکر میں ہوں فرمایا اگر ایسا وقت آوے تو تو شام کو اختیار کر
 کہ اس زمین کو خدا نے چن لیا ہے اسکی طرف چنے ہوئے بندے خدا کے آتے ہیں اگر یہ
 نہ ہو سکے تو پھر یمن کو اختیار کر و اپنے تالابوں سے پانی پو اللہ و مہ دار ہو اے میرے
 لئے شام و اہل شام کا رسوا ابوداؤد میں کہتا ہوں شیخ الاسلام ابن تیمیہ حافظ ابن قیم
 اور انکے اکثر اساتذہ و تلامذہ ملک شام ہی کے ہیں و شد احمد دمشق کو خیر مدائن شام
 فرمایا ہے الخرجہ ابوداؤد عن ابی اللہ سہاء دمشق سے بھی ایک جماعت اہل حدیث و سکو
 کی اوٹھی ہے یہ سب متبع دلیل تھے ۵ میمونہ نے پوچھا بیت المقدس کو فرمائیے کہا وہاں
 جا کر نماز پڑھو نہ جاسکو تو وہاں کی قندیلوں کے لئے تیل بھیج دو رسوا ابوداؤد عنہا
 ۶ وچ اسکو حدیث ابن الزبیر میں حرم محرم اللہ تعالیٰ فرمایا ہے یہاں کے صید و شہر سے منع

کیا ہے اخراجہ ابوداؤد یہ ایک وادی ہے درمیان طائف و مکہ معظمہ کے عسجد
عشرا ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ
اس مسجد سے دن قیامت کے ایسے شہدار مبعوث کریگا کہ سوا انکے اور کوئی برابری اہل
بدر کی نہیں کر سکتا ہے اخراجہ ابوداؤد یہ مسجد شہر ایلہ میں نہر کے پاس ہے ۸
انہار مخصوصہ انکے حق میں یہ آیا ہے کہ سیحان و حیحان و فرات و نیل ہر ایک انہار
انہار جنت سے ہے سوا اسلام یہ سب اکٹھے بھی آتھے عدد ہوئے ۶

فصل بیان میں باقیات صالحات کے

۱۔ سلمان نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ایک
رات دن کی رباط یعنی بھر کے صیام و قیام سے بہتر ہے اگر اسی حال میں مر گیا
تو اسکا عمل جسکو وہ کیا کرتا تھا جاری رہتا ہے اسکو رزق ملتا ہے فنان یعنی
منکرو نکیر سے امن میں ہو جاتا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے طبرانی نے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ وہ قیامت کے دن شہید اوٹھیکا فضالہ بن عبید کی حدیث میں
مرفوعاً یون آیا ہے کہ ہر میت کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے مگر رابط کا راہ خدا میں کر اسکا
عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے امن میں ہوتا ہے اسکو ابوداؤد
نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے حاکم نے شرط مسلم پر بتایا ہے رابط
وہ ہے جو راہ خدا میں کمر باندھ کر جو کی پہرہ کے لئے سر خدا اسلام پٹیلار رہتا ہے یا
ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر ہے ابی الدرداء کا لفظ یہ ہے جاری رہتا ہے
عمل رابط کا یہاں تک کہ اوٹھاوے اسکو اللہ عز و جل یعنی دن قیامت کے قبر سے
سوا الطبرانی و رواۃ ثقاہ یہ مضمون بہت حدیثوں میں آیا ہے ۲ وائلہ
بن اسفغ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جسے کوئی اچھا راہ

نکالی اوسکو اجڑلیگا اوس نیکی کا جب تک کہ وہ خود اوس کام کو اپنی زندگی میں کرتا
 رہیگا اور بعد مرنے کے جب تک کہ وہ کام متروک نہ ہوگا اور جسے بری راہ نکالی اوس پر
 گناہ ہے اوس بدی کا جب تک کہ وہ کام متروک نہ ہو احدیث سر والہ الطبرانی باسناء
 لا باس بہ معلوم ہوا کہ جو کوئی آدمی مرد ہو یا عورت کوئی سنت حسنہ نکال جاتا ہو
 یعنی فرائض و واجبات و سنن شریعت و حسنات و فضائل دین کو اپنے گمراہ عمل یا
 شہر یا ریاست یا سلطنت یا ملک یا اقلیم میں جاری کر جاتا ہے لوگ اوس پر عمل کرنے
 لگتے ہیں اوسکا اجر اسکو ہمیشہ جب تک وہ کام دنیا میں جاری رہتا ہے ملا کرتا ہو
 جس طرح کوئی گھیکو نماز روزے زکوٰۃ حج پر قائم کر جاوے کوئی عدل کا رستہ بنا جاوے
 کوئی طریقہ صدقہ و خیرات کا سکھا جاوے کوئی ظلم سنت و قرآن کا رواج کر جاوے
 سو یہ کام داخل باقیات صالحات ہیں اسکے مقابل میں برے کام ہیں جس طرح
 کوئی رواج شرابخواری زنا کاری ریا کاری ربا خواری یا کسی اور فسق و فساد
 و فجور کا اپنے گمراہ شہر میں چھوڑ جاوے ظلم کا رستہ ستم کا طریقہ تعلیم کر جاوے اسکا
 وبال ہی ہمیشہ اوسکو ملتا رہیگا جب تک کہ یہ بڑا کام جاری ہیگا جو امر اور رُسار
 فاسق ظالم ہوتے ہیں اونکو دیکھ کر جو کوئی ویسا کام کرتا ہے اون سب کا گناہ اسکے
 ذمہ پر ہی لکھا جاتا ہے پورا پورا نہ کم نہ زیادہ جو امیر رئیس امر معروف نہی عن المنکر کرتا ہے
 پھر جو کوئی اسکے کہنے پر چلتا ہے تو اون سب کا اجر اسکو ہی ملتا ہے ایسے اہل دولت
 و حکومت یا تو سب زیادہ اجر پاتے ہیں یا سب زیادہ سستی عذاب کے ہوتے ہیں
 اول جنت میں جاتے ہیں ثانی کے لئے دوزخ طیار ہو چکی ہے ہم ابو الدرداء نے کہا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے کہا سبحان اللہ والحمد للہ
 ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو یہ باقیات
 صالحات ہیں ان کلمات کا کتنا گناہوں کو ایسا جھاڑتا ہے جس طرح دوزخ اپنے

بتوں کو گراتا ہے یہ کلمات کنوز جنت میں سے ہیں سرداۃ الطہراتی ان کلمات کا
 باقیات صالحات ہونا چند حدیثوں میں آیا ہے انکے کہنے کی بہت ترغیب دلائی گئی ہے
 ۴ ابوبریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کے چوتھے
 عمل اور جو جنات کہ بعد اسکی موت کے اوس سے جاسلتے ہیں او میں سے ایک علم ہے
 جسکو سیکھا اور پھیلا یا پڑی دوسرے نیک بخت بیٹا ہے جسکو چھوڑ گیا ہے تیسرے مصحف یعنی قرآن
 شریف ہے جسکو ترک میں دے گیا ہے چوتھے سب سے جسکو بنا گیا یا پانچویں سارے ہے جو
 واسطے مسافر کے بنائی ہے چوتھے نہربانی کی ہے جسکو جاری کر گیا ساتویں وہ صدقہ
 ہے جسکو اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال سے نکال کر دے گیا ہے یہ سب اعمال بعد موت
 مومن کے مومن کے لاحق حال ہوتے ہیں یعنی ان سب کاموں کا اجر ہمیشہ اوسکو بعد مرنے
 کے قیامت تک ملتا رہتا ہے اسکو ابن ماجہ و بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے
 اس حدیث میں سات کاموں کا ذکر فرمایا ہے سیوطی نے تلاش کر کے تین چیزیں اور
 زیادہ کی ہیں ایک کنواں کھدوانا دوسرے نالے ندیوں کے پل طیار کرنا تیسرے
 درخت باغ لگا جانا جسکا میوہ سب آدمی چرند پرند کھاوین علم کے پھیلانے سے یہ مراد
 ہے کہ وہ علم لوگوں کو سکھایا ہے کتابوں میں پڑھایا ہے کتابیں تصنیف کر کے چھوڑ گیا
 ہے جسکو لوگ پڑھ کر ہدایت پاتے ہیں حق بات معلوم کرتے ہیں یہ نفع خاص علم قرآن و
 حدیث میں ہوتا ہے نہ کسی اور علم میں نیکیوں بیٹے سے یہ مراد ہے کہ عالم باعمل یا عامل
 صالح ہوا یا بیٹا باپ کے لئے جب دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے تو وہ دعا اوسکے والدین
 کے لئے سبب مغفرت ہوتی ہے جسکے پاس قرآن ہوتا ہے وہ اوسمیں تلاوت کرتا ہے تب تک
 کوئی شخص اوسمیں تلاوت کیا کر گیا ایک اجر اوس تلاوت کا اس مالک قرآن کو بھی ملتا
 رہیگا جو قرآن کو ترک میں چھوڑ گیا ہے اسطرح جب تک کوئی مسجد آباد رہیگی لوگ اوسمیں
 نماز خجگانہ ادا کیا کریں گے تب تک ثواب اوس نماز کا اس شخص کو بھی ملا کر گیا پھر جب تک مسافر

لوگ اسکی سرے میں تھیر کر نیگے آرام پاویگے اس بانی سر کو بھی اجر اوسکا ملتا رہیگا
اسی طرح نہر کا پانی جو آدمی و جانور پئے گا اوسکا ثواب نہر والے کو ہوگا صدقہ و خیرات
سے خواہ کوئی باغ یا زمین وقف کر جاوے یا کوئی اور جائداد و آمدنی جو چاہے
جس سے خلق منتفع ہوا اوسکا اجر بھی ہمیشہ حاصل ہوتا رہیگا

۴ مرد آنکہ ماند پس ازوے بجائے پل و مسجد و چاہ و ممان سرے
یہ کام تو بالخصوص داخل باقیات صالحات ہیں انکے سوا جتنے اچھے کام اس طرح کے
ہیں کہ ایک زمانہ دراز تک باقی رہ سکتے ہیں اور ان کاموں کو خاص بہ نیت
اجر کیا جاتا ہے تو ان سب کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ سب باقیات صالحات ہیں مگر یہ
جب ہوتا ہے کہ وہ سارے کام خالصاً لوجہ اللہ کئے گئے ہوں و کمانے سننے نامی
نیکنامی حاصل کرنے کے لئے نہوں اگر ر و سار ایسے کام بہت کرتے ہیں مگر نیت انکی
یہی شہرت و نیکنامی ہوتی ہے وہ اس اجر سے بالکل محروم رہ جاتے ہیں انکے حق میں
یہ کام نیات باقیات ہو کر سب عذاب کا ہو جاتے ہیں غرض کہ اعتبار ہر عمل کا نیت پر
ہے جب نیت درست ہوتی ہے تب ہی پل بھی ملتا ہے والا فلا

گندم از گندم برود جو ز جو از مکافات عمل غافل مشو

فصل بیان میں ان خصائل کے جن سے سایہ عرش ملتا ہے

اس باب میں سب سے زیادہ صحیح وہ حدیث ہے جو صحیحین میں آئی ہے او میں سات گروہ کا
ذکر کیا ہے لیکن حافظ ابن حجر نے ۳۵ خصائل جمع کئے ہیں سیوطی نے ستر گنی ہیں
سخاوی نے ۹۲ بتائی ہیں اسلئے او میں سے تتر خصائل کا ذکر کیا جاتا ہے امام عادل ۳
جوان مابعد ۳ وہ آدمی جب کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے ہم وہ آدمی جو خدا کے لئے
آپس میں محبت رکھتے ہیں محبت سے بیٹھے اٹھتے ہیں ۵ وہ آدمی جسکو کسی عورت خواہ بخت

عزت والی نے بلایا اوسنے کہا میں خدا سے ڈرتا ہوں یعنی اوس سے زمانہ کیا ۸
 وہ آدمی جسے چھپا کر صدقہ دیا اوسکے بائیں ہاتھ نے نہ جانا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ
 کیا ۹ وہ آدمی جسے تنہائی میں خدا کو یاد کیا پھر دیا ۱۰ جسے مہلت دی نادار کو یا
 قرض ہوڑ دیا ۱۱ جسے مدد کی مجاہد کی ۱۲ جسے مدد کی کسی لشکر جہاد کی تنگ
 کہ شہید ہو گیا ۱۳ سود اگر سچا ۱۴ حسن خلق ۱۵ وضو نہ تکلیف کے وقت جیسے قوم
 سر مین ۱۶ جانا مسجد کو اندھیرے میں ۱۷ بہو کے کو کھلانا ۱۸ یتیم کی پرورش
 کرنا ۱۹ بیوہ کا کام کاج کر دینا ۲۰ اپنے حق کا قبول کرنا دوسرے کا حق دینا ۲۱
 لوگوں پر ویسا ہی حکم کرنا جیسا اپنے لئے حکم کرتا ہے ۲۲ پادشاہ عادل کی خیر خواہی
 کرنا ۲۳ عباد اللہ کی خیر خواہی میں رہنا ۲۴ اہل ایمان پر مہربانی کرنا ۲۵ تعزیر
 کرنا اوس عورت کی جسکا بچہ مر گیا ہے ۲۶ صلہ رحم کرنا اس سے رزق بھی بڑھتا ہے
 عمر بھی زیادہ ہوتی ہے ۲۷ جس عورت کا شوہر یتیم بچے چھوڑ گیا اوسنے اونکی پرورش
 کے لئے دوسرا نکاح نہ کیا ۲۸ جسے اچھا کمانا یا کما یا پھر کسی یتیم یا مسکین کو بلا کر کھلایا
 ۲۹ جو شخص کسی طرف متوجہ ہوا اور اوسنے جانا کہ اللہ اوسکے ہمراہ ہے ۳۰ وہ
 بہو کے لوگ جو فاقہ کشی سے مر گئے جب موجود نہ ہوتے کوئی اونکو تلاش نہ کر تاجب حاضر
 ہوتے کوئی اونکو نہ پہچانتا دنیا میں چھپے بین آسمان میں مشہور بین جاہل لوگ اونکو
 دیکھ کر یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں حالانکہ سوا خوف خدا کے اونکو کوئی بیماری
 نہیں ہے ۳۱ حاملان قرآن شریف یعنی وہ لوگ جو قرآن کی تلاوت کیا کرتے ہیں
 حافظ ہیں یا ناظرہ خوان قرآن پر چلتے ہیں قرآن کا مطلب دوسروں کو بتاتے ہیں
 ۳۲ وہ آدمی جسے لو کہیں قرآن سیکھا پھر جوان ہو کر اوسکو پڑھا گیا ۳۳
 وہ آنکھ جو محارم سے بچی رہے ۳۴ وہ آنکھ جو راہ خدا میں جاگتی رہے یعنی رباط

میں یا قتال میں ۳۵ وہ آنکہ جو خوف خدا سے روئی ۳۶ وہ آدمی جسے راہ خدا
 میں کسی کی ہلاکت کا خیال نہ کیا ۳۷ وہ آدمی جسے غیر حلال کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا
 ۳۸ وہ آدمی جسے حرام کی طرف نگاہ نہ کی ۳۹ وہ لوگ جو سود نہیں لیتے ۴۰
 وہ لوگ جو رشوت نہیں لیتے ۴۱ وہ شخص جو ذکر کو سوچ کا شمار رکھتا ہے یعنی واسطے
 نماز و ذکر خدا کے ۴۲ وہ آدمی جسے کسی ننگین کا غم دور کر دیا اور کسی مصیبت کا بھاری
 ۴۳ وہ آدمی جسے کسی سخت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ کیا ۴۴
 وہ آدمی جسے بہت درویش ہے ۴۵ مسلمانوں کے بچے دن قیامت کے نیچے عرش
 کے ہونگے شفاعت کریں گے انکی شفاعت قبول ہوگی ۴۶ عبادت کرنے والے بیمار و کمزور
 ۴۷ ساتھ جانیوالے جنازوں کے ۴۸ روزہ رکھنے والے واسطے اللہ کے فرض
 روزہ ہو یا نفل ۴۹ دوستدار علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ۵۰ بڑھنے والا
 تین آیتوں کا اول سورہ انعام سے بعد نماز صبح کے ۵۱ وہ آدمی جو ذکر اللہ کا
 زبان و دل دونوں سے کرتا ہے ۵۲ جسکے دل پاک صاف ہیں بدن سترے ہیں
 خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں جب خدا کا ذکر آتا ہے انکا ذکر بھی ہوتا ہے جب انکا چہرہ
 کیا جاتا ہے خدا کا بھی چہرہ ہوتا ہے سردی میں وضو کرتے ہیں ذکر خدا کی طرف جھکتے
 ہیں خدا کی ہمتک مہارم پر غصہ ناک ہوتے ہیں مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں صبح کے وقت
 استغفار کرتے ہیں ۵۳ نیکی کا حکم کرنے والا منکر کرنے والا لوگوں کا طرف
 طاعت خدا کے بلانے والا دنیا و قبر میں اللہ اسکے ہمراہ ہوتا ہے تپہ تپہ قیامت میں
 نیچے سایہ خدا کے ہوگا ۵۴ وہ آدمی جو لوگوں پر حسد نہیں کرتا اور اس چیز پر جو
 خدا نے انکو اپنے فضل سے دی ہے مان باپ سے نیکی کرتا ہے چٹوڑی کی عادت نہیں
 رکھتا ہے ۵۵ جسے اپنا مال اپنی جان جہاد میں خرچ کر کے شہادت پائی اور اسکے لئے
 نیچے عرش کے ایک خیمہ لگائیں گے ۵۶ وہ لوگ جو قرآن سکھاتے ہیں انکی عمر نبی بادہ

ہوتی ہے ۵۷ وہ امام نماز جس سے لوگ راضی ہیں ۵۸ وہ مؤذن جو دن رات
 اذان کہتا ہے ۵۹ وہ غلام جسے اللہ و مالک کا حق ادا کیا ہو ۶۰ وہ لوگ جو لوگوں کی
 حاجت براری کرتے ہیں اللہ نے قسم کھائی ہے کہ انکو عذاب نہ کرے گا ۶۱ ہجرت کرنیوالے
 اللہ کے لئے ۶۲ وہ آدمی جو دو آدمی کے بیچ میں لڑائی بڑائی کے لئے چلتا ہو ۶۳
 ہے ۶۴ وہ آدمی جسے دلیمن زنا کا کبھی ارادہ نہ کیا ۶۵ اہل تقویٰ انکا کچھ پوچھنا
 نہیں یہ سب زیادہ عالقدر ہونگے گویا قیامت کا دن انکی شادی کا دن ہے ۶۶
 وہ آدمی جب بات کرتا ہے تب علم کی بات کہتا ہے جب سکوت کرتا ہے تو علم پر سکوت کرتا ہے
 ۶۷ نکتے بے ہنر بے صنعت آدمی کی مدد کرنا ۶۸ وہ آدمی جو اللہ و رسول پر ایمان
 لایا خدا کی راہ میں اوسنے جہاد کیا بیچ بولتا ہے امانت ادا کرتا ہے گرانی غلہ کا آرزو نہ
 نہیں ہے ۶۹ وہ شخص جو بعد نماز مغرب کے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے ہر رکعت میں
 فاتحہ و گیارہ بار قل ہو اللہ بڑھتا ہے مگر سند اسکی منکر ہے ۷۰ وہ آدمی جو مان
 باپ کا حقوق نہیں کرتا ہے ۷۱ لا الہ الا اللہ کہنے والا ۷۲ شہدار انکی جان سبز
 پرندوں کے حوصلہ میں رہتی ہو رات کو یہ سب فتاویدیل زیر عرش میں اگر سیر کرتے
 ہیں ۷۳ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن سایہ رحمن میں ہونگے
 یہ سارے بنی آدم کس وارسا لار میں ۷۴ علی مرتضیٰ لواء احمد لئے ہوئے مع امام حسن
 و حسین علیہم السلام سامنے رسول خدا و ابراہیم علیہ السلام کے سایہ عرش کے نیچے ہونگے
 ۷۵ اسانید احادیث ان فصال کی بعض حصں بعض ضعیف بعض شدید الضعف
 وغیرہ ہیں کسی روایت میں سایہ خدا آیا ہے کسی وایت میں سایہ عرش پر کسی خصلت
 میں صراحت سایہ کی ہے کسی سے سایہ میں ہونا بطریق اشارت سمجھا جاتا ہے صحیح
 احادیث وہی حدیث شریفین ہے جو اوپر گزر چکی او میں ساتھ ہی گروہ کا ذکر ہے
 معتدایہ سارے اعمال ہی داخل حسنات ہیں جہاننگ ممکن ہو انکو بھی ترک نہ کرے

فصل بیان میں خصال خیر کے

۱ دشمن خدا سے تلوار لیکر لوٹنا ۴ مصیبت کے وقت صبر کرنا ۵ کسی سے جھگڑنا ۶ امانت
اگر چہ حق بات پر ہی کیوں نہ ہو ۴ ابر کے دن نماز کے لئے اول وقت کا خیال رکھنا ۵
سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا ۶ موسم گرما میں روزہ رکھنا ۷ نماز پر قائم
رہنا ۸ زکوٰۃ دینا ۹ حج کرنا ۱۰ امانت ادا کرنا ۱۱ صلہ رحم کرنا ۱۲ رمضان کا روزہ
رکھنا ۱۳ ماربط ہونا ۱۴ راہ خدا میں قتال کرنا ۱۵ اعیان مرخص کرنا ۱۶ جنازہ
کی نماز پر ہٹا دینے کے ہمراہ جانا ۱۷ اگر مین گوشہ گزین ہو نا ۱۸ امام عادل کی تکریم
تعظیم تو قیس کرنا

فصل بیان میں شعبان کے

۱ ایمان لانا ۲ اللہ پر ایمان لانا ۳ اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا ۴ فرشتوں پر ایمان
ایمان لانا ۵ قرآن پر ایمان لانا ۶ تقدیر کی پہلائی پر ایمان لانا ۷ ایمان لانا ۸ آخرت
پر ایمان لانا ۹ تابعدار ہونا ۱۰ بعد الموت پر ایمان لانا ۱۱ موقف حساب کتاب پر ایمان لانا
اس بات پر کہ مسلمانوں کا گھر حنت ہے کافروں کا گھر دوزخ ہے ۱۰ ایمان لانا اس بات
پر کہ محبت خدا کی واجب ہے ۱۱ ایمان لانا اس بات پر کہ وڑنا اللہ سے واجب ہے ۱۲
ایمان لانا اس بات پر کہ اللہ سے امید رکھنا واجب ہے ۱۳ توکل کرنا خدا پر واجب ہے
۱۴ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا فرض ہے ۱۵ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم تو قیر تکریم ادب کرنا واجب ہے ۱۶ اپنے دین پر بخل کرنا اگر
دنیا میں جلنا منظور ہو مگر کافر ہونا نامنظور ہے ۱۷ قرآن و حدیث کا علم سیکھنا سکھانا
۱۸ علم کا مسلمانوں میں پھیلنا زبان سے یا بیان سے ۱۹ قرآن شریف کی تعظیم کرنا

اوسکے حدود و احکام کا نگاہ رکھنا ۲ نماز کے لئے طہارت کرنا وضو وغیرہ سے
 ۲ نماز پنجگانہ کا پڑھنا ۲ زکوٰۃ کا دینا ۳ روزہ رکھنا ۴ اعتکاف کرنا
 ۵ حج ادا کرنا ۶ اللہ کی راہ میں جہاد و کوشش کرنا ۷ سجدہ کی نگاہبانی
 کرنا ۸ دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنا معرکہ جہاد سے نہ ہانکنا ۹ غنیمت
 میں سے امام کو خمس دینا ۱۰ اللہ کے لئے بردہ آنا دکرنا ۱۱ جس گناہ کا جو کفار
 مقرر ہے وہ ادا کرنا جیسے کفارہ قتل کا کفارہ ظہار کا کفارہ قسم وغیرہ ۱۲ حق و
 کافیا کرنا جیسے نذر کا پورا کرنا ۱۳ اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا اشکر نعمت کا بجا نا
 ۱۴ زبان کا بیفائدہ بات سے نگاہ رکھنا کذب و غیبت و غیبه و فحش سے بچنا ۱۵
 امانت کا ادا کرنا ۱۶ قتل و جنایت سے بچنا ۱۷ شرمگاہ کا حرام سے بچنا یا ریا
 رہنا ۱۸ مال حرام پر ہاتھ نہ بڑھانا ۱۹ عین مال چوری و رہزنی و سود و رشوت
 کا ناپ تول کی کمی بیشی وغیرہ سب داخل ہیں ۲۰ حرام کھانے پینے سے بچنا ۲۱ عین مرد و
 خون گوشت شوک ماہی بلیغ اللہ گلا آہوٹا ہوا جانور اونچی جگہ سے گرا ہوا جانور
 تسنگ سے مارا ہوا جانور درندہ کا کھایا ہوا جانور بتون تمانون پر چڑھا ہوا جانور
 داخل ہے ۲۲ حرام لباس حرام برتن کے استعمال سے بچنا جیسے ریشمی کپڑا چاندی سونے
 کے برتن ۲۳ خلاف شرع کھیل اتماشون سے محفوظ رہنا جیسے نرد و سر و غیرہ ۲۴
 نفقہ میں میانہ روی کرنا اکل مال باطل سے پرہیز کرنا ۲۵ خیانت و حسد کا ترک
 کرنا ۲۶ کسی کی آبر و ریزی نہ کرنا کسی برائی کا نہ پھیلانا کسی پر تہمت زنا وغیرہ کی
 نہ کرنا کسی کو فاسق کا فر نہ کہنا ۲۷ عمل میں اخلاص کرنا یا سمعہ سے بچنا ۲۸ نیکی
 پر خوش ہونا بدی سے بچ کرنا ۲۹ ہر گناہ کا علاج توبہ سے کرتے رہنا ۳۰
 قربانی حقیقہ کرنا بدی کا بچنا ۳۱ اطاعت اولی الامر بجالانا مردانہ و گروہ ہیں
 ایک امر او اہل حکومت دوسرے علماء کتاب و سنت ۳۲ مذہب اہل سنت و جماعت پر

جسے رہنما اور اس طریقہ اہل حدیث ہے سنت کہتے ہیں حدیث کو جماعت کہتے ہیں گروہ
 کو مراد صحابہ کا گروہ ہے جو کوئی اونکی چال پر چلتا ہے وہی اہلسنت و جماعت کہلاتا ہے
 نہ اور کوئی ۵۱ حکم میں عدل و انصاف و حق پرستی و حق گوئی کرنا ۵۲ امر بالمعروف
 ونہی عن المنکر کرنا یہ کام ہر مسلمان پر واجب ہے حکام و رؤسا پر فرض عین ہر
 ۵۳ تبر و تقویٰ پر مدد کرنا گناہ و ظلم میں کسی کا مدد کرنا ہونا ۵۴ شرم و حیا
 رکھنا بے شرمی کا چھوڑنا ۵۵ مان باپ سے نیکی کرنا ۵۶ صلہ رحمی کرنا ۵۷ حسن
 خلق سے پیش آنا سمین غصے کا کھانا اٹھانا کا تحمل کرنا فروتنی تو اضع ظاہر کرنا داخل
 ہے ۵۸ لونڈی غلام کے ساتھ احسان و سلوک کرنا کھانے پینے کی تنگی زیادہ مشقت
 کرنے کی تکلیف نہ دینا ۵۹ لونڈی غلام کا حدیث مالک کو سبب لانا ۶۰ بی بی بچوں کے
 حقوق مثل نان نفقہ ہر تعلیم تاویب وغیرہ اور کرنا ۶۱ وینداروں کے پاس اوٹھنا
 بیٹھنا اونسے دوستی رکھنا افشار اسلام کرنا مصافحہ کرنا ۶۲ بیمار پر سری کرنا بیمار کی
 خدمت سبب لانا ۶۳ سلام کا جواب دینا ۶۴ اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑھنا ۶۵ ہشید
 کا جواب دینا ۶۶ کافروں مفسدوں فاسقوں فاجروں سے دور رہنا انہر
 غصہ ظاہر کرنا انکو بنظر حقارت دیکھنا ۶۷ ہمسایہ کا اکرام کرنا ۶۸ مہمان نوازی
 کرنا ۶۹ گناہ کا چھپانا گناہ کا رکو رسوا کرنا ۷۰ مصیبت پر صبر کرنا جان کو لٹا
 و شہوت سے بچنا ۷۱ زہد اختیار کرنا امید و راز کو کوتاہ کرنا ۷۲ غیبت رکھنا
 بطروا پین کرنا دیوث نہ بننا ۷۳ لغو بات چیت کام کاج سے اعراض کرنا زکریا قافیہ
 نہ مارنا ۷۴ جو دو سخا کرنا بخل سے بچنا ۷۵ چھوٹے پر رحم بڑے کی توقیر کرنا شوہر
 ہو یا اور کوئی ۷۶ سے باہم صلح کرنا درمیان میان بی بی وغیرہ کے ۷۷ ہر
 مسلمان کے لئے وہی بات پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اسمین خیر خواہی کرنا ہر
 مسلمان کی داخل ہے حدیث شریفین آیا ہے ایمان کی کچھ اوپر ساتھ یا ستر

شعبہ بین افضل اونین کہنا ہے لا الہ الا اللہ کا ادنیٰ اونین دور کرنا انہا کی
چیز کا ہے راہ سے اسکو شیخین نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کی شرح
میں بھیقی نے انہیں امور کو ذکر کیا ہے جو اسجگہ کن کر لکھے گئے ہیں ہر امر انہیں ایسا
ہے جسپر کوئی آیت یا حدیث دلالت کرتی ہے روض فصیب میں ساری دلیلین ان
شعب ایمان کی مفصل لکھی گئی ہیں واللہ اعلم

فصل بیان بدن و خصلتوں کے جو اگلے پھلے گناہوں کے لکھ کر کف ہو جاتی ہیں

۱ وضو کرنا ٹنڈی رات میں پورا پورا سو من کی آواز پر اشدان لا الہ الا اللہ
شکر یہ کہنا رضیت باللہ رباً وبلا سلام دینا و محمد رسولاً امام کی آمین
کے ساتھ آمین کہنا ۴ دو رکعت نماز اشراق پڑھنا ۵ جمعہ کے دن بعد سلام امام کے
پاؤں بدلنے سے پہلے سورہ فاتحہ تینوں قل سات سات بار پڑھنا یعنی سو سورہ قل
کے ۶ صلوۃ التبیع پڑھنا مگر اس نماز کی سند جیسی چاہئے ویسی صحیح ترین ہے ساری
بحث اسکی طول طویل کتاب دلیل الطالب میں لکھی گئی ہے ۷ رمضان میں روزہ
رکنارات کو قیام کرنا یعنی تراویح پڑھنا جتنی ہو سکے گیارہ رکعت سے مع وتر کم
زیادہ کا اختیار ہے بیس تیس چالیس ۸ عشرہ اخیرہ رمضان میں لیلة القدر کی
تاکمین قیام کرنا ۹ دن عرفہ کے یعنی نہم ذیحجہ کو روزہ رکنا ۱۰ مسجد اقصیٰ سے
احرام حج یا عمرے کا باند بکھڑا مسجد احرام کو آنا ۱۱ خالص اللہ کے لئے حج کرنا یعنی جمہین
کوئی تجارت یا ناموری منظور نہ ہو جو داداے فرض یا عبادت نفل مقصود ہو ۱۲
مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا ۱۳ کعبہ کی طرف ایان اجر کے امید پر
نظر کرنا ۱۴ آخر سورہ حشر کو پڑھا کرنا ۱۵ اولاد کو قرآن شریف پڑھانا کہنا
۱۶ سو سو بار تبیع تکبیر تلیل کرنا ۱۷ شہر گامین جانا یہ ایک شہر ہے درمیان دو

پہاڑوں کے قریب دریائے شور کے ۱۸ اندھے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لیچنا ۱۹ کسی
 مسلمان آدمی کے کام میں سہی کرنا ۲۰ راہ سے انڈیا کے چنیز دور کر دینا کاٹا ہو یا پتھر
 یا اور کچھ ۲۱ غربت و سافری میں بیار پڑنا اس پاس کوئی نظر نہ آوے جو خدمت کر کر
 ۲۲ مصافحہ کرنا اللہ کی محبت سے پہر درو و بھینجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر ۲۳ بعد پینے لباس و تناول طعام کے حمد خدا کرنا ۲۴ اسلام میں زیادہ
 عمر یا اللہ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ میں نزدیک تر مذی کے آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے جو بندہ چالیس برس کو پہونچا او سکو جنوں جذام برص ہوگا جو پچاس برس
 کا ہوا اس سے ہلکا پہلکا حساب لے گا جو ساٹھ سال کا ہوا اسکو میری طرف
 رجوع کرنا پسند ہو جائیگا جو ستر برس کا ہوا اسکو فرشتے دوست رکھتے ہیں جو اسی
 برس کا ہوا اسکی نیکیاں لکھ لی گئیں اسکی برائیاں پھینکی گئیں جب نوے سال
 کا ہوا فرشتوں نے کہا یہ اللہ کا قیدی ہے زمین میں اس کے اگلے پہلے گناہ بخشے
 جاتے ہیں وہ اپنے گمراہوں کا شفیع ہوگا حدیث عائشہ میں آیا ہے جو کوئی اس
 امت میں اسی برس کا ہوتا ہے اس کے اعمال عرض نہیں کئے جاتے نہ اسکا حساب
 لیا جاتا ہے اس سے کہتے ہیں تو بہشت میں جا آتے اے اللہ یہ تیرا بندہ پچاس
 برس کا ہو گیا ہے تو اس سے بھی حساب نہ لینا ورنہ پر کمین اسکا گناہ نہ لگیگا
 میں خیال کرتا ہوں کہ اس پچاس برس میں پچاس لاکھ گناہ سے کیا کم ہوئے ہونگے
 مگر تو بہتر کرتا ہوں استغفار پڑھتا ہوں آئندہ گناہ سے بچنا چاہتا ہوں توفیق
 دعا اجابت دعا بھی تیرے ہی ہاتھ ہے میں کیا میلارادہ کیا اللہم وفقنا میری
 تمنا تجھے یہ ہے کہ میں ایمان پر مرون کلمہ توحید پڑھتا ہوا سفر آخرت کروں
 مردنواب وہاں کلمہ توحید بلب

کس ندرت ز گیتی سفری بہتر ازین

فائدہ ۵ خاتمہ و طرح پر ہوتا ہے ایسا ایمان پر اسکو خاتمہ باخیر خاتمہ بخشے کہتے

ہیں دوسرا کفر یا فسق پر اسکو سو رخاتمہ کہتے ہیں حسن خاتمہ کی علامت یہ ہے کہ
فرائض و واجبات و حسن اسلام ہمیشہ ادا ہوتے رہیں کبار سے بچتا رہے جہہ کبار
چار سو عدد سے زیادہ ہیں جنکا ذکر آخر کتاب دلیل الطالب میں لکھا گیا ہے اگر کسی
سے کوئی کبیرہ بھول چوک سے ہو گیا ہے پھر اس نے جلدی سے توبہ کر ڈالی ہے تو وہ
کبیرہ معاف ہو جاتا ہے آخر عمر میں جب پچاس برس سے آگے بڑھانیکا کام زیادہ
کرنے لگا

مگر این پنج روز در یابی

ایک پنجاہ رفت و در خوابی

کوئی عمدہ کام مرنے سے پہلے بن گیا مثلاً قرآن شریف کی تلاوت کرتا تھا یا اوس کے
حفظ کرنے میں مشغول تھا یا حالت مرض میں صدقہ و خیرات زیادہ کرتا تھا یا کوئی سجدہ
رباط بنا گیا یا کوئی پل طیار کیا یا صدقہ جاریہ دیا یا سفر حج و عمرے میں یا سفر ہوا
و ہجرت میں انتقال کیا یا کسی عمل پر اعمال جنت سے موت آگئی یا ترکہ میں حکم انصاف
کا دے گیا ورنہ کو ضرر نہ پہنچا یا کسی کا قرض اسپر نہ تھا کسی
کی امانت اسکے نزدیک نہ تھی یا شغل علم قرآن و حدیث میں مر گیا یا احیاء سنت کرتا
یا امر بمعروف نہی عن المنکر میں مشغول رہتا تھا غرض کہ آخر عمر میں جہاں حال صاف ہوتا ہے
کوئی ساعل بھی ہو تو خاتمہ اسکا باخیر ہوتا ہے خصوصاً جو شخص کلمہ پڑھ کر مرنے سے
دل سے اوسکا یقین رکھتا ہے اوسکی موت بہت اچھی ہوتی ہے پھر بعد مرنے کے جب
مسلمان اوسلے فسوس کرتے ہیں اوسکی نیکیوں کا ذکر آتا ہے تو یہ بہت اچھی علامت
ہے سو رخاتمہ کی یہ نشانی ہے کہ آخر عمر میں وہ کام کرے جو دخل سنیات میں ع آخر
عمر میں واول بیماری دل ۛ جوانی میں اگر گناہ ہو گئے تھے پھر اونسے توبہ نصیب
ہوئی تھی تو وہ مٹ گئے مگر اب جو بڑھاپے میں بعد پچاس برس کے گناہ ہوتے ہیں
اوسکی اگلی قسم کے گناہ یا دوسری قسم کے گناہ تو یہ علامت بھی سو رخاتمہ کی جو

گناہ سے ابھگمہ کہا کہ میں جو شخص جس کبیرہ گناہ پر جا ہوا ہے ایک ہی گناہ کیونہو
 دس بیس سو سچاس گناہ کا ذکر نہیں تو یہ دلیل ہے سو خاتمہ کی مثلاً شراب پینا ہے
 یا زنا کرتا ہے یا گانا بجانا سنتا ہے یا سود کھاتا ہے یا رشوت لیتا ہے یا کشتی کٹا
 پینتا ہے یا چوری رہنمی کرتا ہے یا آب و ریزی غیبت کذب نیمہ بہتان بندی کی
 عادت رکھتا ہے یا کھیل تماشے ناجائز زمین رہتا ہے یا مال کا اسراف کرتا ہے یا
 حقوق کو تلف کرتا ہے یا ظالم سنگم ہے یا صحبت بد میں اوتھتا بیٹھتا ہے یا بڑا پاپے
 میں جوان بنتا ہے سیاہ خضاب کر کے خلق کو دھوکا دیتا ہے یا مال کا لالچ دیکر لوگوں
 کو اپنے گناہ میں خربک کرتا ہے یا بی بی اولاد کا حق تلف کرتا ہے یا بی بی شوہر کو باہر
 رکھتی ہے حقوق زوجیت کے ادا نہیں کرتی یا بدنام ہے سب لوگ اس کو نظر حقارت
 دیکھتے ہیں مذمت کے ساتھ یاد کرتے ہیں یا مرتے وقت غم مفارقت دنیا دل پر غالب
 آجاتا ہے کلمہ پڑھنا کلمے کا ولین یا دلانا میسر نہیں ہوتا پھر بعد مرنے کے مسلمان لوگ
 اس کو بری طرح یاد کرتے ہیں یہ سب علامتیں سو خاتمہ کی ہیں **فائدہ** اعمال
 دو طرح کے ہوتے ہیں ایک اعمال جوارح کے یعنی وہ کام جو ہاتھ پاؤں اعضا سے
 ہو کرتے ہیں جیسے شراب خواری زنا کاری چوری مال حرام کا کمانا بڑی مجلسوں میں
 جاکر شریک ہونا یا اپنے گھر میں فاسقوں فاجروں کو جمع کرنا مردہوں یا عورت کاں
 سے گانا بجانا سنتا آنکھ سے نامحرم مرد نامحرم عورت کا دیکھنا زبان سے غیبت
 کرنا جھوٹ بولنا بدزبانی کرنا شرک گاہ سے غلام کرنا کرنا مساحت زنا میں مبتلا
 ہونا پردہ شرعی نہ کرنا ستر نہ چھپانا زبان و راز فاش کشف ہونا یا کوئی اور گناہ اسی
 قسم کا کرنا دوسرے اعمال قلب کے ہیں یعنی وہ کام جو دل سے ہوتے ہیں جیسے حسد کرنا
 بغض کرنا فاسقوں کا دوست رکھنا کینہ رکھنا شوق کسی گناہ کا شوق لہو و لعب
 کا ولین جمانا بدگمانی کرنا بڑی نیت کرنا فساد کا ارادہ کرنا قطع مال و جاہ کی رکھنا

مسلمان کو حقیر و ذلیل سمجھنا دولت و حکومت کا غرہ کرنا تکبر و غرور کی عادت رکھنا ظلم و ستم کو پسند کرنا شوہر کو نہ بچا ہوا لذات و شہوات کے خیال باندھنا دنیا کی محبت و مزے کین غرقاب رہنا ہلاکت و نجات کی پردہ اندکنا یا اور کوئی عیب جو اس قسم کا ہو
 اوسکو دلیین چکھہ دنیا بد باطن ہونا متناقض رہنا سو جس طرح ہر گناہ جوارح و اعضا
 کی جزا سزا مقرر ہے اس سے زیادہ پکڑا فعال قلوب پر ہوتی ہے بلکہ آیات و حدیث
 سے یہ بات سمجھی گئی ہے کہ اعضا کے گناہ ہلکے ہوتے ہیں گواہ دنیا میں حدود و مقررات
 ہیں یہ گناہ حدود کے جاری ہونے سے یا توبہ و استغفار کرنے سے معاف ہو جاتا
 ہیں و لکن گناہ پر کوئی حد مقرر نہیں ہے اور انکی سزا خاص جہنم ہے سارے حسنات ظاہری
 طفیل میں ان سیئات کے خاک میں مل جاتے ہیں یہ بات اور ہے کہ سچے دل سے توبہ
 کر ڈالے ہر عیب نفس کا جو علاج کتب حدیث میں لکھا ہے اوسکو بجالائے تو بے شبہ
 امید نجات کی ہے مگر جاہل لوگ کبھی اصلاح ظاہری تو کر بھی لیتے ہیں مگر اصلاح باطن
 کی طرف کچھ بھی توجہ نہیں کرتے یہ اصلاح ظاہری فقط ایک لفافہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ
 ہر دل کے حال و حال سے آگاہ ہے وہ اس پر مواخذہ کریگا جو سزا اس گناہ کی مقرر
 ہے وہ دیکھا اللہ عز و جل علیما

فصل بیان میں ضحان جنت کے

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ضامن
 ہو میرے لئے اوں گناہوں کا جو اسکی زبان و شرمگاہ سے ہوتے ہیں میں ضامن
 ہوتا ہوں اوسکے لئے بہشت کا اسکو بخاری نے روایت کیا ہے خصوصیت زبان
 و شرمگاہ کی اسلئے فرمائی ہے کہ اکثر گناہ انہیں دونوں عضو سے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ
 بولنا غیبت کرنا گالی گلوج بکنا چغلی خوری کرنا افترا کرنا زنا و شرب کی تحت لگانا منہ پر کرنا

چلا کر بولنا چنگ و رباب کا بجانا گیت گانا اشعار قبیحہ کا پڑھنا قصے کہانی کی داستان
 کہنا افسانہ خوانی کرنا فحش کہنا بد زبانی کرنا لعن و طعن کرنا مال حرام کا کھانا جیسے رشوت غصب
 چوری ڈاکہ زنی سرپرستی اجرت زنا محبت شراب نذر کا بن کا مال یہ سب زبان کے گناہ ہیں
 یا جیسے زنا کرنا اجنبی کے ستر کو ہاتھ لگانا اعلان کرنا کرنا عورت کا عورت سے مشغول ہونا
 عورت کے ڈبر میں صحبت کرنا کسی کے ڈبر میں اگلی کرنا یہ سب شرک گاہ کے گناہ ہیں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں جن میں عجب احاطہ گناہوں کا کر دیا ہے یہ حدیث
 کئی طرح سے آئی ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ جسکو خدا نے شر سے اوس چیز کی بجایا جو
 دوسرا اسکے دونوں جڑوں اور دونوں پاؤں کے ہر تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اسکوترندی نے روت
 کیا ہے حسن کہا ہے ابو رافع کا لفظ یہ ہے کہ جس نے حفاظت کی اوس چیز کی جو درمیان اسکے
 دونوں جڑوں اور دونوں رانوں کے ہے تو وہ جنت میں داخل ہوا اسکوطبرانی
 نے بسند جید روایت کیا ہے ابوموسیٰ کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا کیا نہ کہوں میں تم سے ایسی دو چیزیں کہ جو کوئی ان کو کرے بہشت میں داخل ہوگا
 ہاں یا رسول اللہ فرمایا آدمی اپنی زبان و فرج کو نگاہ رکھے سدا لا الطہرانی حدیث
 عباوہ بن صامت میں مرفوعاً آیا ہے تم خاص ہو اپنی جان سے چھ چیزوں کے میں سے
 ہوتا ہوں تمہارے لئے جنت کا بیج بولو جو بات کہو تو ناکر و جب وعدہ کرو ادا کرو جب بات
 رکھو شرک گاہ کی حفاظت کرو آنکھ کو ناحرم مرد و عورت سے بند کرو ہاتھ کو روکو یعنی خلاف
 شرع چیز کو ہاتھ نہ لگاؤ مثلاً ہاتھ میں پیالہ شراب کا نہ لومزایہ کو نہ چھو ہاتھ سے مال حرام
 نہ کھاؤ فحش و بچائی کی کتابیں حیوان کی تصویریں ہاتھ میں لئے نہ پھرو اسکواحمد و ابن
 ابی الدنیا و ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے
 اس حدیث میں بڑی بتا رت ہے ان لوگوں کو جو زبان و فرج کے گناہ سے بچتے ہیں ان کو
 لئے وعدہ جنت کا گو یا قطعی وعدہ ہے دنیا میں جو کوئی کسی کا خاص نہ ہوتا ہے وہ ضائع

والے کی طرف سے ہر امر کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اور کو بھی اپنی ضمانت کا بڑا پاس ہوتا ہے
 حالانکہ وہ ضامن معصوم نہیں ہوتا ہے مگر عدالت اور اسکا اعتبار کر لیتی ہے یہاں تو خود
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے ضامن ہوئے ہیں کہ اگر یہ شخص ایسا کرے گا
 تو ضرور ہی جنت میں جاوے گا تو جبکہ ضامن ایسا معتبر ہے چنانچہ والا ہوا فوس ہے کہ آدمی
 اور کسی ضمانت قبول نہ کرے آتے ہوئے بہشت پر لات مارے آن کا مون بچنا اگرچہ بظاہر مشکل
 ہے مگر درحقیقت کچھ مشکل نہیں ذرا محنت چاہئے ہر سب آسان ہے اللہ کے بندے ایسے ہی
 بہت ہیں جنہوں نے شرمگاہ کے گناہ نہیں کئے ہیں یا اگر یہ گناہ ہو گیا ہے تو پھر اس سے
 تائب ہو گئے ہیں تو تائب بھی اس ضمانت میں داخل ہے بشرطیکہ آئندہ پھر وہی گناہ نہ کرے
 زبان کے گناہوں سے بچنا بھی ہو سکتا ہے بے ضرورت بات نہ کرے بے فائدہ جھوٹ نہ بولے
 غیبت نہ کرے آخر ایسے لوگ بھی تو اسی دنیا میں موجود ہیں جو ان عیوب زبان سے بچتے رہتے
 ہیں سو جو کوئی یہ ارادہ کرے کہ میں فلاں کام نہ کروں گا تو وہ بے شبہ اسکا بند و بست
 کر سکتا ہے تھمہ اور بات ہے کہ کسی مرد یا عورت کو جنت و دوزخ کی پروا نہ ہو جنت ملی تو کیا
 نہ ملی تو کیا دوزخ میں گئے تو کیا ہوا تو کمان اور یہی بہت سے امر اور وسوسہ و ملوک و
 ظالم و فاسق و فاجر ہونگے نہ گئے تو کیا بہت ہوا تو یہ ہوا کہ نہ دیدار خدا نہ شفاعت
 رسول اللہ سو ایسی بے پروائی اوسی قوم سے زیادہ ہوتی ہے جنکا ایمان روز آخرت
 پر نہیں ہے دنیا ہی کی زندگی و عیش کو انہوں نے عیش سمجھ لیا ہے آپ کو عقل مند اور دل
 کو بیوقوف سمجھ رکھا ہے ان بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا ہے تم قبول کرو میرے لئے کچھ چیزیں کو میں قبول کرتا ہوں تمہارے لئے جنت
 کو جب تم میں کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے جب
 اسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت نہ کرے تم اپنی آنکھوں کو بند کر دیا تو منور کو نور نہ
 کو بچاؤ اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو یعلیٰ و حاکم و بیہقی نے روایت کیا ہے راوی اس

حدیث کے سب سے بڑے ثقہ بن کر سعد بن سنان کہ یہ ضعیف ہیں اسے اللہ بھکوان چھوٹا
 گناہ سے بچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت و قبولیت میں داخل کریم سے
 جتنے گناہ زبان و ستر کے اسدم تک ہوئے ہوں ان کو سب کو معاف کریم تیرے سامنے ہزار
 زبان سے توبہ و استغفار کرتے ہیں گذشتہ راصلات تو زمانہ آئندہ میں بھکوا ایسی توفیق
 دے کہ یہ ہماری جان کسی عمل صالح یا ایمان کا بل یا شہادت کلمہ طیبہ پر پکے کوئی آفت
 دین دنیا کی بھکوتیرے در سے تیری مغفرت سے تیری رحمت سے نہ روکے سرب امانت
 ولی فی الدنیا والاخرۃ توفی مسلما و الحقنی بالصالحین ۝

فصل بیان میں اعمال جنت کے

اس مقدمہ میں بے گنتی حدیثیں آئی ہیں جو ایک علمدہ رسالہ عربی زبان میں جمع کی گئی ہیں
 اس جگہ بطور فہرست کے بعض اعمال کا نشان بتایا جاتا ہے ساری حدیثوں کے
 مع نام راوی و مخرج لکھنے میں بڑا طول تھا جسے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحده
 لا شریک لہ یعنی اقرار توحید خالص کیا یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا بندہ و
 رسول جانا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا رسول و کلمہ و روح پہچانا و زرخ جنت کو قیامت
 وہ جنت میں جاوے گا و زرخ اوپر حرام ہو جائے گی یعنی ہمراہ تصدیق دل و اعمال صالحہ
 کے ۲ جسکا آخر کلام یعنی وقت مرنے کے لا الہ الا اللہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا
 ۳ جو شخص مرے اور وہ مشرک نہ تھا وہ بہشت میں جاوے گا گو اسنے نہ کیا ہو یا چوری
 کی ہو یعنی انجام او سکنا نجات ہے ہم جنت کی کئی لا الہ الا اللہ ہے مکن ہر کئی کے لئے
 دندانے ہوتے ہیں اگر درست ہیں تو دروازہ کھلیگا ورنہ خیر سلا یعنی ایمان کے ساتھ
 عمل صالح بھی درکار ہے تب کہیں جنت لےگی ۵ نماز پنجگانہ و زکوٰۃ و صوم و حج فرض پر
 قناعت کرنا سب سے بہشت میں جائے گا اور جو کہیں عبادت نفل بھی اس پر زیادہ کر لی

تو پہر کیا پوچھنا یا بچوں اور گلیان گئی میں ہیں ۴ قرآن سیکھ کر قرآن پر عمل کرنا آخرت میں
 برے حساب سے بچنا ہے ۷ مان بپاٹ نیکی کرنا جنت میں لیجا تا ہے ۸ مان کے پاؤں کے
 نیچے جنت ہے یعنی مان راضی ہے توجت ملیگی ۹ لڑکیان آگ درخ سے اوٹ ہو جاو گی
 اگر ان کے ساتھ احسان کیا ہے اور نکو اچھی طرح بالا ہے ۱۰ جسے پسر کو دختر پر فضیلت ندی
 یعنی پالنے میں وہ ہشتی ہے ۱۱ یتیم کا فیل بہراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 جنت میں ہوگا ۱۲ کانٹے کا راہ میں سے دور کرنا جنت میں پہونچا تا ہے ۱۳ دودھ
 کا جانور عاریۃ دودھ پینے کو دینا موجب دخول جنت ہے ۱۴ تاجر امین رست کو ہمراہ
 پیغمبروں کے جنت میں ہوگا ۱۵ اتر خدا را سودہ کو مہلت دینا تنگدست کو قرض چوڑ دینا
 جنت میں لیجا تا ہے ۱۶ شہید مرتے ہی جنت میں جا پہونچتا ہے کہتا تا پیتا ہے ۱۷ اقل اللہ
 کا محبت توحید سے بار بار پڑھنا موجب حصول جنت ہے ۱۸ اخلاص اللہ کے لئے جہاد
 کرنا جنت کو واجب کر دیتا ہے ۱۹ رونا و ڈر سے خدا کے دوزخ کو حرام کر دیتا ہے ۲۰
 جاگنا راہ خدا میں جہنم کو حرام کر دیتا ہے ۲۱ جو اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہو
 پر رسول خدا کے پیغمبر ہونے پر راضی ہوا اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے ۲۲ مسلمانوں
 کے چوڑے نیچے جنت میں جاوینگے ۲۳ جسے لڑنا جگڑنا چوڑ دیا اور وہ ناحق پر تھا اسکا
 گھر جنت کے آس پاس بنتا ہے اور جو حق پر تھا تو بیچا بیچ جنت کے بنتا ہے جو خوش خلق
 ہے اسکا گھر جنت میں اونچی جگہ بنتا ہے خوش خلقی اسکو کہتے ہیں کہ محل ایزد اکبر آپ سیکو
 نہ سناوے کہ کیا دل نہ ڈکھاوے مگر خلاف شرع امر میں ۲۴ جھجھور کی جزا جنت ہے
 یہ وہ ج ہے جسکے بعد پچھلا حال اگلے حال سے اچھا ہو جاوے ۲۵ مسجد اقصیٰ سے ہر ماہ
 عمرے یا حج کا باند بکرا نا جنت کو واجب کر دیتا ہے ۲۶ اللہ سے ڈر کر گناہ چوڑنا جنت میں
 داخل کرتا ہے یہ مضمون قرآن شریف میں بھی آیا ہے ۲۷ عدل کرنا وہاں کے نور کے بغیر
 پر وہی طرف خدا کے پیشین گے جو اپنے حکم میں اور گمراہوں میں انصاف کیا کرتے تھے

یہ اسلئے فرمایا کہ حاکم کو رشتہ دار رزن پر عدل کرنا مشکل ہوتا ہے ۲۸ ہر نماز کے بعد
 دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کہنا سوتے وقت سو سو بار کہنا بہشت
 میں لیجاتا ہے ۲۹ بازار میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ کہنا جنت میں
 گھر ہوتا ہے ۳۰ لا الہ الا اللہ کہنا یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا جنت کا خزانہ
 ہے ۳۱ بہت درود پڑھنا جنت میں لیجاتا ہے ۳۲ یکجا جمع ہو کر ذکر خدا کرنا موجب
 حصول جنت ہے انکے پاس کا بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا جاتا ہے
 ۳۳ فقر اور نسبت اختیار و امرار کے پان سو برس پہلے بہشت میں جاتے ہیں ۳۴
 سبک کہ جنت میں سب زیادہ و وزخ میں ہی عورتیں جاوینگی اسلئے کہ یہ طعن شیع کیا کرتی
 ہیں شوہروں کا احسان نہیں مانتیں ۳۵ سخی اللہ سے اور جنت سے قریب ہوتا ہے
 ۳۶ چرواہا جو پہاڑوں میں پھرتا ہے اذان و اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے اللہ سے
 ڈرتا ہے وہ جنت میں جاوینگا ۳۷ بہت سے سجدے کرنا اللہ جنت میں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کا رفیق ہوگا نماز سجدہ بد و نماز کے کرنا اوس میں دعا و استغفار کرنا ایک
 مستقل عبادت ہے ۳۸ اذان کا جواب دینا یعنی حسب طرح موزن کہتا ہے اوسط طرح
 آپ بھی کہنا جنت میں لیجاتا ہے ۳۹ سات برس تک اذان دینے میں و وزخ سے برا
 ہو جاتی ہے ۴۰ نماز میں امام کے پاس کھڑے ہونے سے جنت ملتی ہے ۴۱ ظہر سے پہلے
 پیچھے چار بار سنت پڑھنا جنت میں لیجاتا ہے ۴۲ جو شخص ہر دن بارہ رکعت نفل پڑھتا
 ہے اوسکے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے ۴۳ دو رکعت ضعی سے سارے گناہ
 مساف ہو جاتے ہیں گو برابر جہاگ دریا کے کیوں نہوں ۴۴ جسکے جنازے پر چالیس
 مسلمان غیر مشرک ہوں تین صدف بنا کر نماز پڑھیں اوسکے لئے شفاعت کریں وہ بخشا
 جاتا ہے جہہ اونے تعداد ہے چہر جتنے زیادہ ہوں اتنا ہی مرتبہ زیادہ ہوتا جانا بکر
 امام احمد کے جنازے پر آٹھ لاکھ آدمی سے ماشاء اللہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے جنازہ

دو ڈھائی لاکھ آدمی تھے ۴۵ سفر جہاد میں روزہ رکھنے سے صائم اور جہنم کے
 بیچ میں ایک ایسا خندق ہو جاتا ہے جسکا فاصلہ برابر فاصلہ آسمان و زمین کے ہے
 ۴۶ جنت میں ایک دروازہ ہے ریان نام اس دروازے سے خاص روز دار
 لوگ بہشت میں داخل ہونگے ۴۷ جو شخص موت اولاد پر صبر و حمد کرتا ہے اس کے لئے
 جنت میں ایک گہریت احمد نام بنایا جاتا ہے ۴۸ اندھے ہو جانے پر صبر کرنا جنت میں
 پہونچنا ہے ایک بزرگ کی آخر عمر میں بصارت جاتی رہی تھی لوگ تعزیت کو آئے انہوں
 نے کہا یہ جبکہ تو تمنیت کی ہے کہ جس خلوت کو ہم ساری عمر سے چاہتے تھے وہ ہم کو اب
 میسر ہوئے ۴۹ ایک عورت کو مرگی آتی تھی اس کو سوفر مایا کہ تجھ کو اس صبر پر جنت ملیگی ۵۰
 جو بیمار شکایت مرض نہیں کرتا اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے وہ اگر مر جاوے گا تو اس کو بہشت
 ملیگی ۵۱ سچ بولنا نیکی ہے نیکی جنت دلواتی ہے ۵۲ جو اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے
 ہیں وہ نور کے منبر و ن پر ہونگے انبیاء و شہدا کو ان پر رشک آوے گا ۵۳ ہر آدمی اس
 دن ہمراہ اپنے محبوب کے ہوگا جسکا محبوب کوئی فاسق مرد یا عورت ہے اسکا حشر اسی کے
 ساتھ ہوگا اللھم احفظنا ۵۴ طالب علم جنت میں جاوے گا علم سے مراد علم قرآن و حدیث
 ہے نہ اور کوئی علم طلب علم کا وقت مہد سے لے کر تک ہے طالب العلم کے لئے فرشتے اپنے پر
 بچھا دیتے ہیں عالم کے لئے چھلیاں دریا میں استغفار کرتی ہیں علماء انبیاء کے وارث
 ہو جاتے ہیں جسے علم حاصل کیا وہ بڑا نصیب و رسوا ۵۵ علم حدیث پہچاننے والی کو دعا
 سبزی دی ہے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ بہشت میں ہر اہل امریکا پہنچا نہادو
 طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ علم حدیث میں تصنیف کرے یا پڑھے پڑھائے دوسرے یہ کہ غیر
 کی تصنیف کو اس علم شریف میں رواج دے ۵۶ گناہ سے توبہ کرنا جنت میں پہونچا دیتا
 ہے توبہ یوں ہوتی ہے کہ پھر اس کام کو نہ کرے ورنہ بار بار توبہ توڑنے سے اگلے پچھلے
 گناہ دونوں کا مواخذہ باقی رہتا ہے ۵۷ نوٹ یہی غلام کے آزاد کر نیسے آزاد کرنا لانا

ووزخ سے آزاد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ستر کے عوض ستر آزاد ہو جاتا ہے ۵۸ شخص
 اپنے غصہ کو باوجود قدرت کے روک لیتا ہے او کو دن قیامت کے سبک سامنے
 کہیں گے کہ جو نسبی حور پسند ہو لے لو یعنی وہ جنت میں جاویگا ۵۹ جس میت کے لئے
 مسلمان اچھی گواہی دیتے ہیں وہ جنتی ہوتا ہے جسکو برا کہتے ہیں وہ دوزخی ہوتا ہے
 یہ لوگ دنیا میں خدا کی طرف کے گواہ ہیں مسلمانوں سے اسجگہ صلحا مراد ہیں نہ ناسق
 فاجر ۶۰ ستر ہزار آدمی اس امت کے حجاب و عقاب بہشت میں جاویگے ہر ہزار نفر کے
 ساتھ انہیں سے ستر ہزار اور ہونگے پھر تین لپ ہونگے جنکو اللہ جنت میں داخل کرے گا قیہ وہ
 لوگ ہیں جنہوں نے خدا پر ہر وساکیا ہے کبھی ستر نہ پڑا نہ پڑایا اللہ بھوکھی اپنی اسی
 لپ میں بہرے ۶۱ جسے اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی وہ جنت میں
 جاویگا جسے نافرمانی کی وہ دوزخی ہے اطاعت سے مراد اتباع سلفت ہے نافرمانی
 سے مراد یہ ہے کہ دوسرے کے قول و فعل کو حضرت کے حکم پر مقدم رکھا ۶۲ خدا کے
 لئے کسی کو پانی پلانا یا وضو و غسل کا پانی بہر دنیا موجب نجات کا ہے دوزخ سے ۶۳
 فجر و عصر کی نماز پڑھنے والا طلوع و غروب سے پہلے یعنی اذان وقت دوزخ میں بنادیا ۶۴
 جسے چالیس نمازین جماعت سے پڑھیں تکبیر تحریمہ فوت ہوئی اوکے لئے نار و نفاق سے
 برارت لکھی جاتی ہے پھر جو کوئی ہمیشہ ایسی جماعت سے نماز پڑھتا ہے اوکے اجر کا تو کچھ
 حساب ہی نہیں ہے ۶۵ جو لوگ اندھیرے میں رات کو مسجد کی طرف جاتے ہیں اوکو دن
 قیامت کے پورا پورا نور ملیگا یعنی وہ جنتی ہونگے ۶۶ جسے نرے اللہ کو پوجا کسی چیز کو
 خدا کا شریک نہ کیا نماز قائم رکھے زکوٰۃ دی روزہ رکھا حج کیا وہ بہشت میں جاویگا
 ۶۷ اللہ تین آدمیوں کے لئے بہشت کا ضامن ہوا ہے ایک غازی مرد دوسرا وہ شخص
 جو مسجد میں جاتا ہے تیسرا جو کہ مین گوشہ گزین ہے یعنی فتنوں سے الگ ہو کر بیٹھ رہا ہے
 ۶۸ جنت اوکے لئے ہے جو اچھی بات کہتا ہے کہانا کہلاتا ہے ہمیشہ روزہ رکھتا ہے

رات کو جو وقت سب لوگ سوتے ہوتے ہیں اور ٹھکر ناز پڑتا ہے ۶۹ انتشار اسلام صلہ
 ارحام موجب جنت ہے ۷۰ صوم اتباع جنازہ و اطعام مسکین کا جمع ہونا جنت میں پہنچاتا
 ہے ۷۱ سات گروہ سایہ عرش میں ہونگے ایک امام عادل یعنی بادشاہ و رئیس منصف
 دوسرا وہ جوان جسے عبادت میں نشو و نما پایا ہے تیسرے وہ آدمی جس کا دل سچی میں
 لگا رہتا ہے یہاں تک کہ پھر مسجد میں جاوے چوتھے وہ وہ آدمی جو آپس میں اللہ کے
 لئے محبت رکھتے ہیں اسی محبت سے یکجا ہوتے ہیں اسی محبت پر الگ ہوتے ہیں یعنی حضور
 غائب ایک دوسرے کے دوست ہیں پانچویں وہ مرد کہ بلایا اور مسکو کسی عورت
 منصب و حال والی نے اوس کے کما میں اللہ سے ڈرتا ہوں یعنی خوف خدا سے زنا نہ کیا
 چھٹے وہ آدمی جسے چپ کر صدقہ دیا یہاں تک کہ بائیں ہاتھ نے نہ جانا کہ سیٹھا ہاتھ نے
 کیا خرچ کیا ساتویں وہ مرد جسے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور کسی آنکھوں سے آنسو بہے
 اس کو کتب ستہ میں روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ اس صفت کے سارے مرد عورت جنتی
 ہیں اسے اللہ کو فی سی ہی صفت انہیں سے مجہد نالائق کو عطا کر تیری رحمت سے کچھ دور
 نہیں ہے ۷۲ جسے پاک رزق کما یا سنت پر عمل لیا لوگ اوسکی آفتون سے امن میں
 ہوئے وہ بہشت میں جاوے گا ایک آدمی نے کہا ایسے لوگ تو آجکل بہت ہیں فرمایا میرے بعد
 ہی ہونگے ۷۳ جس قاضی کا عدل جو پر غالب ہوا وہ جنتی ہوگا جسکا جو عدل پر غالب
 ہوا وہ دوزخی ہوگا حکم غالب کو ہے ۷۴ جسے مسجد بنائی اللہ کے لئے اوسکے
 لئے بہشت میں گھر بنایا جاوے گا اگرچہ یہ مسجد برابر ایک گھوسے چڑیا کے کیون نہو ۷۵
 قرآن شافع مشفع ہے اپنے متبع کو جنت کی طرف کھینچ لیا و گیا ۷۶ حالت طلب علم میں
 مرنا شہادت ہے ایک باب علم کا سیکھنا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے ۷۷ جس نے
 ایک روایتیں چار یا پانچ کلمہ سیکھے جو خدا نے فرض کئے تھے پر کسی اور کو سکھائے وہ داخل
 بہشت ہوگا ۷۸ اللہ تعالیٰ صلا سے دن قیامت کے امیدگاہ بنے اپنا علم و حلم تم میں

اسی لئے رکھتا تھا کہ میں تمکو بخش دوں تم کیسے ہی کیوں نہ ہو کچھ پروا کروں یعنی جبکہ یہ مسلم
 با اخلاص عمل ہو ورنہ نرا علم بیکار محض ہے ۹ سے عابد سے کہیں گے توحش میں جامع
 سے کہیں گے تو تھیر لوگوں کی شفاعت کر ۸۰ مجالس علم کو ریاض جنت فرمایا ہے معلوم ہو کہ علماء
 جنتی ہو گئے علماء سے مراد عارف کتاب و سنت متبع ذلیل ہیں نہ فضلاء منطق و فلسفہ ۸۱
 ہر اذان کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا ہر حدیث کے ہمراہ وضو کرنا اعمال جنت سے ہے ۸۲ جسے
 اچھی طرح پورا پورا وضو کیا ہے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد
 ان محمدًا عبدہ ورسولہ اسکے لئے آٹھوں دروازے بہشت کے کھول دئے جاویں گے
 جس دروازے سے چاہے اندر جاوے ۸۳ ایک شخص نے کہا وہ کام بتاؤ جو بہشت
 میں لینا دے فرمایا سو دن بن کہ انہیں ہو سکتا فرمایا امام بن کہ انہیں ہو سکتا فرمایا
 امام کے مقابل کھڑا ہوا کر ۸۴ بارہ برس تک اذان کہنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے
 ۸۵ مسجد سے کوڑا باہر ہینکنا جنت میں لیجاتا ہے ۸۶ مسجد ہر شقی کا گھر ہے جسے مسجد کو گھر
 تھیر لیا وہ پل صراط سے آسانی گزار کر جنت میں جا پہنچے گا ۸۷ نماز جنت کی کچی ہے ۸۸ تم چہ
 چیزوں کے کفیل یعنی ذمہ دارین تمہارے لئے جنت کا کفیل ہوتا ہوں نماز زکوۃ امانت قرآن بقیۃ زبان اکثر لوگ نمازی
 زکوۃ امانت دیتے ہیں مگر شرمگاہ و کھم زبان کا حفظ نہیں کرتے معلوم ہوا کہ جنت جب ہی ملتی ہے کہ
 نیکی کے ہمراہ بدی سے بھی بچے ۸۹ بیگناہ نماز کا وقت پر بحفظ ارکان ادا کرنا موجب قبول
 جنت کا ہے یہ غنیمت بہت حدیثوں میں آیا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ نماز گناہوں سے روکتی ہے
 ۹۰ بعد نماز صبح و مغرب کے سات سات بار اللھم اجرنی من الناس کہنا دو رخ سے رہاؤ گی
 بخشا ہے ۹۱ صف نماز کی دڑاؤ کو بند کرنا یعنی ملکر کھڑے ہونا موجب مغفرت کا ہے اس کا کام
 کے کرنے سے جنت میں گھر بنتا ہے ۹۲ جسے عصر سے پہلے چار کمیتیں پڑھیں اسکے لئے بہشت
 میں گھر بنا یا جاتا ہے اوسکا بدن دون رخ پر حرام ہو جاتا ہے ۹۳ بعد مغرب کے پندرہ تین
 پڑھنے سے جنت میں گھر بنتا ہے ۹۴ جو لوگ رات کو بستر سے اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں وہ جیسا

بہشت میں جاوینگے ۹۵ قرآن خوان سے کہیں گے قرآن پڑھ ہر آیت پر ایک درجہ بڑھیکے
 آخر آیت تک ۹۶ جسے رات کو دو ہزار آیتیں پڑھیں اور سپر جنت واجب ہوئی ۹۷ اللہ تعالیٰ
 کے صبح شام پڑھنے سے شہادت کا رتبہ ملتا ہے یعنی اگر اس دن رات میں مرجاویگا ایک روایت
 میں یوں آیا ہے کہ جنت واجب ہو جاتی ہے ۹۸ صبح شام دس دس بار درود پڑھنے سے
 شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوتی ہے جنت واجب ہو جاتی ہے
 ۹۹ بارہ رکعت نماز چاشت پڑھنے سے جنت میں سنوے کا محل طیار ہوتا ہے ۱۰۰ جس نے
 بیمار کی عیادت کی جنازہ کی نماز پڑھی روزہ رکھا جمعہ کو گویا بردہ آزاد کیا اور سکا نام
 اہل جنت میں لکھا گیا ۱۰۱ نمازی زکوٰۃ حاجی روزہ دار حمان نواز جنت میں جاویگا ۱۰۲
 جو شخص اس بات کا ذمہ دار ہو کہ کسی سے سوال نہ کرے گناہین اس کے لئے بہشت کا ذمہ دار ہوتا
 ہوں ۱۰۳ تین آدمی سب سے پہلے بہشت میں جاوینگے ایک شہید دوسرا وہ غلام جس نے
 خدا کی عبادت مالک کی خیر خواہی اچھی طرح کی تیسرا عیالدار پارسا ۱۰۴ ایک پارہ نان ایک
 مٹھی بھر کھجور وغیرہ پر جس سے کسی مسکین کا کام چلے تین آدمی بہشت میں جاوینگے گھر والا
 نبی بی جسے روٹی بکائی تھا دم جسے مسکین کو دی ۱۰۵ اخلاص صدقہ اللہ کے لئے دینا
 بہنم سے روک دیا ہے ۱۰۶ کسی کو ایذا نہ پہنچانا ستانے سے باز رہنا جنت میں لیجا تا ہے ۱۰۷
 لوگوں سے احسان کرنا والے سب سے پہلے جنت میں جاوینگے ۱۰۸ ہو کے کو کھانا پیا سے کو پلا نا
 ننگے کو پہنا نا موجب دخول جنت ہے ۱۰۹ جس نے ضعیف کے ساتھ نرمی کی مان باپ پر شفقت کی
 مملوک کے ساتھ احسان کیا وہ بہشتی ہوا ۱۱۰ ساتی ہونا جنت میں لیجاویگا مسلمان سقہ بہشتی
 میں ۱۱۱ روزہ رکھنا سپر ہے ورنہ سے ۱۱۲ لا الہ الا اللہ کہہ کر مزنا یا روزہ دار مزنا یا صحت
 دیکر مزنا جنت میں لیجا تا ہے ۱۱۳ شبہائے رمضان میں قیام کرنے سے جنت میں گھر بنایا جا
 ہے ۱۱۴ بدہ جمعرات جمعہ کو روزہ رکھنے سے جنت میں گھر بنتا ہے ۱۱۵ ایک دن کے قہر کا
 کرنے سے اسکے اور دوزخ کے بیچ میں ایسی تین خندق ہو جاتی ہیں کہ جتنا فاصلہ مشرق سے مغرب کو ہو

۱۱۶ شب ترویہ شب عرفہ شب نحر شب نطر شب نصف شعبان کی زندہ رکعت سے جنت واجب
 ہو جاتی ہے ۱۱۷ خوش ہو کر قربانی کرنا اوٹ ہے ورنہ سے ۱۱۸ جو حج یا عمرہ کی راہ میں مر گیا
 اوس کا حساب نہوگا اوس سے کہیں گے کہ جنت میں جا ۱۱۹ حاجی و معتمر کے لئے اللہ جنت کا
 ضامن ہے ۱۲۰ ہر لیلیک و تکبیر پر بشارت جنت کی ملتی ہے ۱۲۱ مسجد اقصیٰ سے احرام حج یا عمرہ
 کا باندھ کر آنا جنت کو واجب کر دیتا ہے ۱۲۲ عرفہ کے دن عرفات میں سب سے زیادہ لوگ جہنم سے
 آزاد کئے جاتے ہیں ۱۲۳ جس نے چالیس نمازین مسجد نبوی میں پڑھیں کوئی نماز فوت نہوئی و
 جہنم سے بری ہو ۱۲۴ جو کتے یا مرغی کے حرم میں مراوہ قیامت کے دن با اس و امان ہوگا
 ۱۲۵ جس نے ایک دم بہ راہ خدا میں قتال کیا اوس کے لئے جنت واجب ہو گئی ۱۲۶ جس کے پاؤں
 پر راہ خدا میں غبار پڑا اوس کا سارا بدن جہنم پر حرام ہوا ۱۲۷ جس نے سچے دل سے اللہ سے
 سوال شہادت کا کیا اوس کو اجر شہید کا ملے گا اگرچہ اپنے بستر ہی پر کیوں نہ مر جاوے ۱۲۸
 جس نے فساد کے وقت کسی سنت پر عمل کیا اوس کو ایک شہید یا سو شہید کا اجر ہے ہمارا زمانہ فساد
 کا زمانہ ہے اس وقت میں حامل سنت کو سو شہید کا ثواب ملتا ہے مگر اہل توفیق کم ہیں ۱۲۹
 ہر نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھنے سے جنت ملتی ہے فقط ایک سو تیس بیچ میں حامل ہے ۱۳۰ ذکر
 و دعا و توبہ و استغفار موجب دخول جنت ہے ۱۳۱ ہزار بار روزانہ درود پڑھنے سے
 اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا ہے ۱۳۲ تقویٰ و حسن خلق موجب جنت ہے جس طرح قم و فرخ
 موجب نارین ۱۳۳ لین دین میں نرمی کرنا تقاضے میں آسانی کرنا اعمال جنت سے ہے ۱۳۴
 عومراور وہ خیانت و قرض و تکبر سے بری تھا تو جنتی ہوا ۱۳۵ جو عورت کہ مری اور شوہر
 اوس کا اوس سے راضی تھا وہ جنت میں جاوے گی یعنی جس سے ناراض تھا وہ دوزخ میں جاوے گی
 ۱۳۶ عورت نے جب پانچون نمازین پڑھیں روزہ رمضان کا رکھا شرمگاہ کی حفاظت کی
 شوہر کی تابعدار رہی وہ جس دروازے بہشت سے چاہے جاوے شوہر عورت کے لئے
 دوزخ جنت ہے جس طرح مان باپ اولاد کے لئے بہشت دوزخ ہیں ۱۳۷ انہی جنت میں ہیں

صدیق جنت میں ہیں جو آدمی کسی بہائی مسلمان کے لئے کو کسی حملہ یا کنارہ شہر میں اللہ کے لئے
 جاتا ہے وہ بھی جنت میں ہے ۱۳۸ جو عورت شوہر کو چاہتی ہے جنتی ہے شوہر خفا ہوتا ہے
 تو کہتی ہے میں ہرگز نہ سوؤں گی جب تک کہ تو راضی نہ ہو گا تیرے ساتھ تیرے ساتھ میں ہے
 وہ جنت میں جاوے گی ۱۳۹ جو شوہر بی بی کی نیا دہی پر صبر کرتا ہے اسکو جنت ملیگی ۱۴۰
 جس مسلمان کے تین یاد و یا ایک بچے بلوغ سے پہلے مر گئے اسنے صبر کیا وہ جنتی ہوا ۱۴۱ جسے
 کوئی بوڑا کسی چیز کا راہ خدا میں خرچ کیا تو جنت کے آٹھ در میں جس در سے چاہے بہشت میں
 جاوے جوڑے سے یہ مراد ہے کہ دو روٹیاں دین یا دو کپڑے یا دو پیسے یا دو روپے
 یا دو اشرفیاں یا دو جوتے یا دو ٹوپیاں یا دو گہرا اور کچھ ۱۴۲ جس قاضی نے حق پہنچا
 حق کے موافق حکم دیا وہ جنت میں جاوے گا قاضی سے مراد حاکم ہے ۱۴۳ جنت والے تین
 آدمی ہیں ایک سلطان عادل دوسرے وہ مرد جو رقیق القلب ہے ہر مسلمان رشتہ دار کے
 لئے تیسرا عیالدار پار ۱۴۴ اکثر جنت والے یہی فقیر مسکین محتاج مسلمان ہیں اکثر جہنم والی
 یہی عورتیں ہیں ۱۴۵ جسے تین کام کئے وہ جس دروازے سے چاہے بہشت میں جاوے
 چھپا قرض ادا کیا اپنے قاتل کو خون معاف کر دیا ہر نماز کے پیچھے دس بار قل ہو اللہ بڑے
 ۱۴۶ جسے بہ تین کام کئے اسکا حساب ہلکا ہو گا وہ بہشت میں جاوے گا اسکو دیا جسے
 اسکو محروم رکھا حملہ رحم کیا اس سے جس نے اس سے قطع رحم کیا ظالم کو نشتہ یا ۱۴۷ باپ
 جنت کا دروازہ وسط ہے اس کے کئے سے جو رو کو طلاق دیدے ۱۴۸ جس نے ماں باپ پر
 سے کسی کو بڑا پیہ میں یا یا ہر جنت نالی وہ بڑا بد نصیب ہے ۱۴۹ جو عورت یتیموں کی پرورش
 میں رہی یعنی اس نے نکاح نہ کیا وہ جنت میں سب سے پہلے جاوے گی ۱۵۰ جو عورت تھوڑا نماز
 روزہ کرتی ہے تھوڑا صدقہ دیتی ہے مگر زبان سے کسی کو نہین ستاتی وہ جنت میں جاوے گی
 جو بہت روزہ نماز کرتا ہے بہت سا صدقہ دیتی ہے مگر زبان سے ستاتی ہے وہ جہنم میں
 جاوے گی ۱۵۱ کسی مسلمان بہائی کے کام کے لئے چلنا اعمال جنت سے ہے اگر اس کام کے

کرنے میں مر جاویگا بہشت ملیگی ۱۵۲ جو شخص وصلہ ہے درمیان کسی مسلمان و سلطان کے
 کسی نیک کام کرنے یا دل خوش کرنے میں تو وہ جنت میں درجہ اعلیٰ پاویگا ۱۵۳ جس کسی
 نے کسی مسلمان گمراہ کو بددعا دی یا اس کو بددعا کی یا اس کو بددعا کی یا اس کو بددعا کی
 ایمان ہے ایمان جنت میں ہے بدزبانی جفا ہے جفا جہنم میں ہے ۱۵۵ قیامت کو پکار گئے
 کہ اہل فضل کماں میں یہ تھوڑے سے آدمی ہونگے جلدی سے طرف جنت کے جاویں گے
 فرشتے کہیں گے تم میں کیا بزرگی ہے وہ کہیں گے جب ہم نظر ہوا ہے صبر کیا جب ہم ستائے
 گئے ہم نے تحمل کیا ان سے کہیں گے جاؤ جنت میں آجہا ہے اجر عمل کر نیوالوں کا ۱۵۶ جو
 شخص اپنے گھر میں کسی مسلمان کی غیبت نہیں کرتا ہے نہ کسی پر خفا ہوتا ہے نہ کسی کو ستاتا ہے نہ
 اس کے لئے بہشت کا ضامن ہے ۱۵۷ ایک شخص نے کہا ایسا کام بناؤ جو بہشت میں لے جاؤ
 فرمایا غصہ نہ کر تم کو جنت ملیگی ۱۵۸ جس نے کچھ پا کر شکر کیا قدرت پاکر معاف کیا غصہ کر کے ست
 ہو گیا اللہ اس کو بہشت دیگا اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھیگا اس کو اپنی پناہ میں لے گا
 ۱۵۹ زبان کار و کنا عمل جنت میں سے ہے معاذ بن جبل نے کہا کیا زبان پر ہم سے کڑ
 ہوئی فرمایا رووے تجھ کو مان تیری موندہ کے بل لوگو کو تو یہی حصائد السنہ جہنم میں دالتے
 ہیں یعنی جو کچھ موندہ سے رات دن نکلتا رہتا ہے کسی کو برا کہا کہی ہوٹ بولا کہی غیبت کی کہی
 طعن کش کی کہی بد و عادی کہی کوئی بات کہی گپ شب لگایا کئے زل قافیہ مار کئے
 مخبری کرتے رہے پیغمبری کا شغل رکھا اپنی تعریف کی فخر کے گلے بھلائے کسی مسلمان کو کو سا کسی پر
 تبر کیا مردوان کی بھوک کی سو یہ سب کام جہنم میں اس شخص کو اوندھے موندھے ڈالینگے ۱۶۰
 سخاوت نفس سلامت صدر سبک و دل جنت کا گو بہت ناز و روزہ صدقہ نہو ۱۶۱ جو اللہ
 کے لئے تواضع کرتا ہے وہ اعلیٰ علیین میں جاتا ہے ۱۶۲ صفاء مغلوبین جنتی ہونگے
 مغرور تکبر جنت دل ظالم جہنم میں جاویں گے ۱۶۳ جس نے خدا کے لئے کسی کو دوست رکھا
 کہا میں تجھ کو اللہ کے لئے چاہتا ہوں پر یہ دونوں بہشت میں گئے تو اس کا رتبہ زیادہ

ہوگا جسے پہلے چاہتا تھا ۱۶۴ جو آدمی جس قوم سے محبت رکھتا ہے گو عمل میں اس کے برابر
 نہ ہو تو وہ اسی کے ساتھ ہوگا معلوم ہو ا صلحا سے محبت رکھنا موجب ہے دخول جنت کا
 گو خود او کی طرح صالح نہ ہو فاق فجار سے محبت رکھنا سبب دخول جہنم کا گو خود فاسق نہ ہو
 ۱۶۵ غربت و مسافری میں مناجت کا سبب دوسری روایت میں آیا ہے کہ موت غربت کی
 شہادت ہے ۱۶۶ جنت کے آٹھ دریں اولین ایک در تو یہ کہ ہے تائب اسی در واکرے
 بہشت میں جاویگا تو بہ کی فضیلت صحیح حدیثوں میں ہے گنتی آئی ہے ابو ذر نے کہا ہے رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے کام کئے باقی عمر میں اس کے اگلے گناہ بخشنے چاہے
 ہیں جسے برے کام کئے باقی عمر میں اس سے مواخذہ ہوتا ہے اگلے پچھلے گناہوں کا طہرانی
 نے کہا اس حدیث کی سند حسن ہے ۱۶۷ حدیث مسلم بن یسار میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ جب کسی آدمی کو جنت کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے جنت
 والوں کے سے کام کرتا ہے یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے کسی کام پر جنت کے کاموں میں
 پہرہ اس کو بہشت میں لیجا تا ہے اور جب کسی بندے کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے
 دوزخ والوں کے سے کام کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کسی کام پر دوزخ کے کاموں میں سے جاتا
 ہے پہرہ اس کو جہنم میں داخل کرتا ہے اس کو ترندی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے
 معلوم ہو کہ دنیا میں پہچان جنتی دوزخی کی یہی ہے کہ جس کے عمل صالح ہیں وہ انشاء اللہ اہل
 جنت میں ہوگا جس کے عمل برے ہیں یعنی فسق و فجور میں مبتلا ہے اس کا خاتمہ بالآخر ہوگا ۱۶۸
 عمر بن عاص کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں
 فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہیں کہا میں نے ان میں اس کتاب کو جو اپنے ہاتھ میں تھی فرمایا کہ یہ طرف
 سے رب العالمین کے ہے اس میں جنت والوں کے نام اور ان کے باپ دادوں اور قوموں
 کے نام لکھے ہیں اس کتاب کو تو نام کر دیا اب اس میں کسی کی بیشی ہوگی جو کتاب بائیں ہاتھ میں
 تھی اس کے حق میں فرمایا کہ یہ کتاب بھی طرف سے رب العالمین کے ہے اس میں جہنم والوں کے

نام اور ان کے آباء و قبائل کے نام ہیں اسکو بھی تمام کر دیا ہے اب اسمین کہی کی مٹی بنو گی
 یعنی اہل جنت والہل نار پہلے ہی سے مقرر ہو چکے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ پھر عمل کرنے سے کیا
 فائدہ جو ہونا تھا سو ہو چکا فرمایا تم سیدہ، چلو یعنی قول و عمل میں صواب کی راہ پر رہو اس کے
 آس پاس لگے رہو اچھے کام کرو جو جنت والا ہے اس کا خاتمہ جنت کے کام پر ہوتا ہے
 جو دوزخی ہے اس کا خاتمہ دوزخی کام پر ہوتا ہے پھر دونوں مانتہ سے اون کتا بگو
 چھوڑ دیا فرمایا تمہارا رب بندوں سے فارغ ہوا ایک گروہ جنت میں جاوے گا ایک گروہ
 دوزخ میں اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ تقدیر کے ہر سے پر عمل صالح فعل
 خیر سے باز رہنا قسمت کے اعتماد پر بُرے کام کرنا گناہ سے نہ ڈرنا منع ہے تہہ خود ایک
 تقدیر ہے کہ جنتی سے اچھے کام کرائے جاتے ہیں جہنمی سے بد اعمال ہوتے ہیں اوس مخفی
 تدبیر کی علامت ظاہر میں یہی ہے کہ جنتی جنت کے کام دوزخی دوزخ کے کام کیا کرتا ہے
 خدا سے ناامید ہونا کفر ہے تہہ کہنا کہ خدا ہلکا بنے گا تو بخشد یگا ورنہ خیر یہ بھی کفر ہے
 اس لئے کہ خدا کی مغفرت سے اس کہنے میں بے پروائی نکلتی ہے ۱۶۹ ابو ہریرہ نے کہا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی مدت دراز تک جنت والوں کے سے
 کام کرتا ہے پھر خاتمہ اس کے عمل کا عمل اہل نار پر ہوتا ہے کوئی آدمی مدت دراز تک جہنم
 والوں کے سے کام کرتا ہے پھر خاتمہ اس کا عمل اہل جنت پر ہوتا ہے اسکو سلم نے فرمایا ہے اسکا مطلب یہ ہے
 کہ اعتبار پر عمل کا آخر عمر پر ہے ابتدا و عمر میں جو کچھ کیا تھا وہ تو کیا خواہ اچھا تھا یا برا وہ
 لائق اعتبار کے نہیں ہے اب جو جو انی گئی بڑا پایا آیا اب جس کام میں رہتا ہے اچھا ہو
 یا بُرا وہی معتبر ہے اسکا نام خاتمہ ہے خاتمہ اسکا نام نہیں ہے کہ مرتے دم کیا کیا گومرنے
 سے کچھ پہلے ہی تو بہ قبول ہو سکتی ہے مگر یہ کہ سکھ معلوم ہے کہ اوس وقت اوس بدحواسی مرض
 و غفلت میں نبوش تو بہ کرنے کے باقی رہیں گے یا نہیں بلکہ جو کوئی اپنی تو بہ کو مرتے دم پر اٹھا
 رکھتا ہے اسکو اکثر فرصت تو بہ کی نہیں ملتی قرآن شریف میں صاف آچکا ہے کہ اولیٰ تو بہ

قبول نہیں ہے جو بڑے کام جہالت کی راہ سے کرتے ہیں یہاں تک کہ جب موت آکر حاضر ہو جاتی
 ہے تو کہتے ہیں کہ اب ہم اس دم تو بہ کرتے ہیں اور نہ اونکی جو کافر مرتے ہیں اس آیت شریفہ پر
 فاستقون فاجرون کو عدم قبول توبہ میں برابر کافرون مشرکون کے رکھا ہے اللہم احفظنا
 ۱۷۱ حدیث سہل بن سعد میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی
 دو زخیون کا سا کام کرتا ہے اور وہ اہل جنت سے ہے اور جہنمیون کا سا کام کرتا ہے
 اور وہ اہل جہنم سے ہے نہیں اعتبار علون کا مگر خاتمہ سے یہ حدیث متفق علیہ ہے مطلب
 یہ ہو کہ تم اچھے کام کرو بڑے کاموں سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی دن ہی مہینا ہی سال
 تمہاری آخر عمر کا ہو اور تم بڑے کام پر مہاؤ پہر جو کوئی تم میں اچھے کام کرتا ہو وہ نہ اثر
 اوسکو کیا معلوم ہے کہ کہیں بعد اس نیک کام کے کوئی عمل بُرا اوس سے نہو گا جو اوسکو جہنم
 میں لیجاوے گا اے اعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
 تم میں ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جسکی جگہ دوزخ اور جنت میں لکھی گئی ہو لوگوں نے کہا ہاں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اپنی کتاب یعنی قسمت پر بہرہ و سائنہ میں عمل کرنا چھوڑ دوں
 فرمایا نہیں تم عمل کرتے رہو ہر ایک کے لئے وہی کام سہل و آسان کیا گیا ہے جسکے لئے وہ پیدا
 کیا گیا ہے جو شخص سعادت مند ہے اوپر سعادت کے کام آسان ہو جاتے ہیں جو آدمی بد بخت
 ہے اوپر بد بختی کے کام سہل ہو جاتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ ہر کافر و ملان
 کا نام جنت و دوزخ میں لکھا ہے اوسکے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ جو جنت میں جائیو والا ہے
 وہ کام جنت کے کریگا جو جہنم میں جائیو والا ہے وہ کام جہنم کے کریگا سو دنیا میں جو لوگ فرشتہ
 و واجبات سلام ادا کرتے ہیں کبار و ملکات سے بچتے ہیں اسی شغل میں لگے رہتے ہیں یہی علامت
 اس بات کی ہے کہ خدا چاہا ہے تو یہ اہل جنت میں سکے گئے ہیں جس طرح حال صحابہ تابعین تبع
 تابعین ائمہ مجتہدین جماعہ محدثین کرمہ علماء و اولیاء و سارے اہل اسلام کا ہے اور جو شخص
 فسق و فجور و منکرات شرع میں پھسا رہتا ہے اور اپنے عمل و خاتمہ کو تقدیر کے گلے باندھتا ہے

اور اسی شغل میں رہا کرتا ہے کبھی اوسکو توفیق توبہ کی نہیں ہوتی یا ہوئی مگر پھر توبہ توڑ دالی
مزاج میں کسی اچھے برے کام کا استقلال نہیں ہے طبیعت ہر دم ڈراما ڈول ہے مزاج میں تلون
ہے تو ظاہر یہ ہے کہ ایسا ہی آدمی جہنم میں جاویگا یہ گویا علامت ہے اس بات کی کہ اوسکو
جہنم کے لئے پیدا کیا گیا ہے حدیث ابن عمر میں مروی ہے کہ سارے بنی آدم کے دل جہنم کی
دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہو جہنم کو اوسکو جس طرح چاہتا ہے اوتنا پلٹتا رہتا
ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ پیرنے والے دلوں کے
تو میرا دل اپنی طاعت پر پیر دے اوسکو مسلم نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ سلمان کو خدا سے
ہر دم یہ دعا کرنا چاہئے کہ اللہ اوسکے دل کو ایمان پر قائم دائم رکھے ایمان سے ظن کفر
و فسق کے نیلجاوے بہر حال جو تقدیر معلق ہے وہ خدا کی ہدایت و توفیق و بندے کے
ارادے و محنت و نیت سے بدل جاتی ہے دعا کے اثر سے شقی سعید ہو جاتا ہے بد بخت سعاد
منجا تا ہے اسکی علامت دنیا میں یہی ہے کہ جس گنہگار نے اپنے گناہ سے کبھی سچی توبہ کی پھر وہ گنا
نہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سعادتمند ہے اسکے اگلے گناہ آخر عمر کی توبہ سے بالکل خاک میں ملجاتے
ہیں یہ بہت اچھی علامت نجات و مغفرت و دخول جنت کی ہے کہ پچھلا حال آدمی کا اگلے حال سے
بہتر ہو بلکہ یہ آدمی اوس شخص سے بھی بہتر ہو جاتا ہے یا اوسکی برابر ہو چکا اگلا حال پہلے ہی سے
اچھا ہے خدا اوس حال سے بچاوے کہ پہلا حال تو اچھا ہو پچھلا حال برا ہو جاوے یا جو پہلا
حال اچھا نہ تھا وہی حال پہلے وقت تک پھر باقی رہے یا بیچ میں اچھا ہو کر اخیر میں بگڑ جاوے
کہ یہ بہت بری علامت ہے اہل نار آسودہ لوگوں کو یہ کہہ کر کہ امیر لوگ کہیں بولے ہوئے
ہیں راہ راست سے ہٹا دیتے ہیں وہ بھی سمجھ لیتے ہیں کہ مان سچ توبہ ہمارے پاس دولت
و مال ہے ہم اس عمر میں وہ عیش کر سکتے ہیں جو عیش جوانی میں چاہئے تھا رہا غامہ اوسکا حال خدا
کو معلوم ہے کچھ گناہ کرے غامہ خراب نہیں ہوتا ہم سے اگر جہنم ایک بالشت رہ جاوے گی تو ہم تے
دم توبہ کر لینگے سیدہ ہشت کو چلے جاوینگے اسلئے کہ مرنے سے پہلے توبہ قبول ہو جاتی ہے ہم

ناسحق تیرے میرے کہنے سے اپنا عیش کیوں تلخ کرین دنیا میں کچھ پہر آمانہ میں ہے کہ اس وقت
 پر اس عیش حاضر کو چھوڑ کر کہیں اس زندگی کو جس طرح ہو سکے خواہش نفس کے موافق خوشی خوان
 ہو کر بسر کرنا چاہئے سو یہ خیالات اس قوم کے بالکل باطل ہیں اسکا انجام انکے لئے کیسی طرح
 اچھا نہ ہو گا یہ ساری تقریر انکی کفر یا قریب کفر کے ہے اسلئے کہ اللہ و رسول نے تو حال تقدیر
 کا ایسے بیان کر دیا ہے کہ امت اسلام بسبب نہ معلوم ہونے اپنی انجام خیر یا بد کے اپنے ٹیک کا ٹون
 پر غرہ نہ کریں گناہگار لوگ خدا کی رحمت سے نا امید ہو کر گناہوں میں پسے زمین بلکہ تائب و
 مستغفر ہوں یہ مطلب نہیں ہے کہ تم قسمت کے لکھے پر مطمئن ہو کر جو چاہو سو گناہ کرو تم ساری
 قسمت میں بہشت ہو گی تو تم ضرور ہی بہشت میں جاؤ گے خواہ کیسے ہی گناہ کبیرہ یا صغیرہ کرتے
 کرتے کیوں نہ مر جاؤ کاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ مطلب حدیث مذکور کا سمجھنا باتفاق اہل علم
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام مبارک کا بگاڑنا سنت صحیحہ کا تحریف کرنا ہے اللہ
 تعالیٰ تو ہر بندے سے ہر دم اپنی اطاعت و عبادت و فرائض و واجبات کا طالب ہے اہل
 ایمان کے لئے وعدہ جنت کا کرتا ہے ہر شخص سے اپنی نافرمانی پر سخت ناراض ہے ترک گناہ
 پر طرح طرح کی امید داری بٹھاتا ہے بار بار یہ سناتا ہے کہ دیکھو وہ کام کرو جس سے آخرت
 درست ہو ٹکونجات ملے پھر نجات کے رستے بنا دئے ہیں کہ فلاں فلاں کام کرنے سے بہشت ملتی
 ہے جنت واجب ہو جاتی ہے جہنم حرام کرو جاتی ہے تاکہ سب مسلمان لوگ مرد ہوں یا عورت
 وہ سب کام یا بعض کام جو انہیں سے انکے مقدور میں ہیں بجا لائیں اور سپر ہمیشہ قائم رکھے
 رہیں لیکن نفس و شیطان ایسے شقو باند کہ تجھے پڑے ہیں کہ ہرگز جنت کے کام کسی آزاد
 و غلام کو کرنے نہیں دیتے اگر ہزار لاکھ میں ایک دو آدمی نے آخرت سے ڈر کر کوئی کام
 اچھا خود بخود یا کسی کے کہنے سننے سے کر ہی لیا تو پھر او سپر استقامت نصیب نہیں ہوتی ہے
 جب قیام نہوا تو اسکا اجر بھی کم ہوا اگر او سپر ہمارا تھا تو وہ کام اسکو یا یقین جنت تک پہنچا
 دیتا عقل صالح کا اثر جب ہی خوب ہوتا ہے کہ گناہ کبیرہ سے بچتا رہے ورنہ جسکے گناہ غالب ہیں

طاعت کم ہے وہ ورطہ ہلاکت میں پسا ہوا ہے گناہ کننا ہی چھوٹا حقیر ذلیل کیون نہ ضرر
 اور سکا بہت ہوتا ہے عبادت و طاعت کو بے لذت و بے روشنی کر دیتا ہے نور ایمان کو مومنتہ
 پر سے دور کر دیتا ہے ظاہر میں تو یہ فاسق فاجر مرد عورت بہت چکے چپڑے بنے ٹٹے پھرتے
 ہیں مگر باطن میں لعنت برستی ہے صورت کے دیتی ہے کہ یہ انخوان اشیاطین میں نہ بات
 میں برکت ہے نہ کام میں صلاحیت ہے یہ ساری راحت ظاہری انکی درحقیقت جرات بحر
 جب آئینہ بند ہو جاوے گی اور سوقت ہو کہ یہ سچا جان لینے انشاء اللہ تعالیٰ آج تو ہماری
 ہر اچھی بات ہی جبری لگتی ہے سو لگے لکن ہم پر فرض عین ہے کہ ہم ساری امت کو خدا و رسول
 کا حکم پہنچاویں ماننا نہ ماننا اور مکا کام ہے ہم اپنے فرض نہ ہی واجب شرعی سے ادا ہو گئے

فصل بیان میں اعمال ناریکے

۱ ریاکاروں کو مومنہ کے بل کہیں پکڑ گھسیٹ کر دینے میں ڈالیں گے اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے فرمایا
 حدیث طویل میں روایت کیا ہے اس حدیث میں شہید و عالم وقاری ریاکار کا ذکر کیا ہے
 پھر مالدار کا جسے ناموری کے لئے روپیہ خرچ کیا ہے زیاد و اقل شرک ہے امر ابن ہبہ بلا سبت
 زیادہ ہوتی ہے جس عمل میں برابر دائہ رانی کے ریا ہوتا ہے وہ عمل ہرگز مقبول نہیں
 ہوتا ہے جو کوئی اسلام میں کوئی بری راہ نکال گیا ہے اس کام کا وبال اور سارے
 لوگوں کا وبال جو اس راہ پہنچتے ہیں اسکے ذمہ پہنچتا ہے مثلاً کوئی شخص کوئی بدعت جباری
 کر جاوے یا کوئی رسم منکرموت حیات شادی بیاہ میں نکال جاوے یا کوئی عادت فسق
 و فجور اپنے گم یا محلے یا شہر میں چھوڑ جاوے یا کوئی کیسل تماشا جباری کر جاوے تو سارا گناہ
 اس موجبہ کے گھٹے بند ہوتا ہے دنیا میں جتنی بدعات و منکرات میں یہ سب علماء دنیا دار
 و سلاطین و امار کی نکالی ہوئی ہیں اسکا انجام انکو وہاں خوب معلوم ہو گا یہاں تو بڑے
 بڑے بکر خوب باتیں بناتے ہیں اہل تقویٰ پر سبتے ہیں اہل دین کو جہنم سمجھتے ہیں کل معاملہ

بالعکس ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے نزدیک اللہ و رسول جیسے بین ہر سب جوٹے دعا با
 مکار فریبی بد باطن بین ہم رسول خدا پر جوٹ باند ہنا یعنی جوٹی حدیث بنا کر دیدہ و دست
 رواج دینا موجب دخول نار ہے ۴۷ بوڑھے مسلمان کو عالم دیندار کو یا شاہ عادل کو فقیر
 کرنا نفاق ہے منافق کی جگہ جہنم ہے ۵۵ جسے علم دنیا کانے کو سیکھا وہ جنت کی ہوا بھی پا کر
 علم سے مراد وہ علم ہے جس سے ذات الکی مقصود ہو نہ دنیا کا علم ۵۶ جسے علم ملے سیکھا کہ علما
 دیندار سے مقابلہ کرے بے وقوفوں کو یہاں سے لوگوں کو اپنی طرف جھکا کرے وہ جہنم میں
 جاوے گا دنیا دار مولوی آجکل یہی کیا کرتے ہیں ۵۷ جس سے کیے کوئی مسئلہ پوچھا اوستے
 چھپا یا اس کے مومنہ کو آگ کی باگ لگا دینگے معلوم ہوا کہ جن بات کو کمد سے نہ چھپاوے ۸
 عالم بے عمل کے ہونٹ آگ کی قیچی سے کاٹے جاوے گئے جس نے اور دن کو امر بمعروف کیا ہے مگر
 خود عمل نہ کیا اسکی بدبو سے سارے دوزخ والے ایذا پاوے گئے ۹ قاریاں ناسق کی طرف
 آگ دوزخ کی بت پرستوں سے بھی زیادہ جلدی کر گئی ۱۰ جو لوگ یہہ کہتے ہیں ہم سزاوہ
 قاری ہم سے زیادہ عالم ہم سے زیادہ فقیہ کون ہے وہ جہنم کے اندھین ہوں گے
 معلوم ہوا کہ دعویٰ علم کا بہت بڑی چیز ہے اللہ نے اہل حدیث کو اس بلا سے بچایا ہے
 جس طرح شیطان نے اہل را کو اس آفت میں پھنسا یا ہے ۱۱ دین میں جدال خاصہ کابرہ
 کرنا قرآن میں جھگڑنا قریب کفر ہے اللہ جھگڑا لو آدمی کو دشمن رکھتا ہے جو قوم بعد ہدایت کے
 گمراہ ہوئی اوستے جدل اختیار کیا یہ علم جدل موجب نار ہے ۱۲ لوگوں کی راہ و سایہ و
 جائے نشست میں پانچا نہ پھرنا موجب لعنت خدا و ملائکہ و بنی آدم ہے ملعون چیز لائق جہنم
 ہوتی ہے ۱۳ جو کوئی کپڑے کو پیشاب کی پھینٹوں سے نہیں بچاتا وہ قبر میں معذب ہوتا
 ہے ۱۴ نماز کا عمدہ ترک کرنا کفر ہے تارک نماز دوزخی ہے ۱۵ روزہ زکوٰۃ حج کا ترک
 کرنا باوجود قدرت و فرضیت کے کفر ہے کفر کا انجام دوزخ ہے ۱۶ جو کوئی خدا کے لئے
 کلمہ سوال کرتا ہے کہ برا خدا اللہ ہو کہچہ دو وہ ملعون ہے ملعون کے لئے جہنم ہے وہ

بھی ملعون ہے جس سے لوجہ اللہ سوال کیا گیا ہے پھر اسنے سائل کو کچھ نہ دیا، اسلئے اعمال
 جہنم میں سے ہے بئیل اللہ سے دور و زنج سے نزدیک ہے بئیل ہی ہے کہ حق واجب شرعی
 نہ دیوے ہرچیز زکوٰۃ ادا کی جبکہ نفقہ او سپر فرض تہادہ بھی موافق عرف و عقد و رے کے
 دیا زیادہ نہ دیا تو وہ بئیل نہیں ہے جو لوگ حد واجب تطوع شرعی سے زیادہ صرف کرتے
 ہیں وہ نبص قرآن کریم شیطان کے بہائی ہیں شیطان کفور ہے کفور دینور جہنم ہے
 ۱۸ جس عورت نے بغیر اذن شوہر کے روزہ رکھا پھر شوہر نے اس سے کچھ ارادہ کیا اسنے
 نہ مانا تو اس عورت پر تین گناہ کبیرہ لکے جاتے ہیں ۱۹ مال صفت میں خیانت کرنا موجب
 و زنج سے ہے ۲۰ جس نے بہاد نہ کیا نہ ولین بہاد کا ذکر کیا پھر گیا تو ایک شعبہ نفاق
 پر مرز نفاق کی سز جہنم ہے ۲۱ جس کا کمانا بینا کپڑا غذا حرام رزق ہے اسکی رعاکمان سے
 قبول ہو وہ بدن لائق و زنج کے ہے حرام رزق وہ ہے کہ ناجائز بیع وغیرہ سے حاصل
 ہوا ہو جیسے قیمت کتے بلی حجامت کی یا نذرانہ کاہن کا یا اہرت زنا کی یا مال رشوت غصب
 چوری ڈاکہ زنی ربزنی گدائی و سوال کا یا مال زکوٰۃ کا حق میں غنی کے اسیطرح ہر کمائی
 جو خلاف شرع ہے حرام ہے ہر حرام جہنم میں ہو گا ۲۲ سب سے زیادہ و زنج میں موندنا و
 شرمگاہ کے گناہ لیجاتے ہیں تو موند سے مراد زبان ہے جسکی زبان بہت چلتی ہے بے باک
 حاضر جواب زود گو ہے وہ او نہ ہے موندہ جہنم میں ڈالا جاوے گا او سوقت بہا کی ساری
 باتیں کرنا بھول جاوے گا ۲۳ جو بدن حرام غذا سے بنا ہے وہ جنت میں نہ جاوے گا اس
 زمانہ میں کسیکو کچھ پروا حال حرام کی باقی نہیں رہی ہے جسطرح کمال باتہ لگے کہیں سے
 آوے کسیطرح کا بودہ سب انکے سامنے حلال ہے یہ کہ بخت و زنج میں نہ جاوے گئے تو پھر کیا
 ہو گا شرع شریف میں تو شبہ چیز سے بھی بچنے کو فرمایا ہے جبکہ حرام ہونا معلوم نہیں حلال
 ہونے کا گمان ہے کچھ جہاں حرام خالص قطعی کے ایسے جہاں حرام و حلال میں تمہیں کہو کہ گنت
 اسلام کی کہان سے آویگی یہ ایسا مال لیکر کہا پیکر راندن فسق نکرین تو پھر کیا کریں ۲۴

یعنی
 کچھ نا

جو شخص نہ خلیہ داخل دیکر مسلمانوں پر گرائی کرتا ہے اللہ پر حق ہے کہ اسکو جہنم کی تہ میں ڈالے گا
 ۲۵ یہ سارے تاجر فاجر میں جھوٹ بولکر مال پیچھے ہیں جو ٹی قسم کھاتے ہیں اسکا انجام جہنم ہے
 ۲۶ جو کوئی مان بچو نہیں یا بھائیوں میں جدائی ڈالتا ہے وہ ملعون ہے لعنت اعلیٰ جہنم ہے
 ۲۷ قرض داری کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برابر کفر کے رکھا ہے معلوم ہوا کہ قرض
 موجب نار ہے ۲۸ جس نے کوئی چیز رسول لی اس نیت سے کہ اسکے دام نہ دوں گا وہ خائن
 مر گیا خائن جہنم میں جاویگا اسبطح جسے کسی عورت سے نکاح کیا نیت میں یہ ہے کہ ہنر نہ کرے
 تو وہ زانی ہے زنا کی سزا جہنم ہے ۲۹ جو ٹی قسم کھا کر کسی کا مال لے لینا جہنم میں غوطہ دیتا
 ہے اسکو بین غموس کہتے ہیں اسکو برابر شرک و حقوق والدین کے رکھا گیا ہے پس جس نے
 جو ٹی قسم کھائی نزدیک منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہو یا لونڈی گو
 ایک مسواک ہی پر کیوں نہواو اسکے لئے جہنم واجب ہوگئی اس سات گناہ ہلاک کر نیوالے
 میں اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرنا جاہد و کرنا جسکا قتل کرنا حرام ہے اسکو قتل کرنا سود
 کھانا یا قیم کا مال بھرم کھانا یا جہاد کے دن ہلاک کرے ہونا یا یہی عورتوں غافل مزاج
 پر تمت زنا کی لگانا ہلاکت کے یہ معنی ہیں کہ ایسا آدمی و دوزخ میں جاویگا ۳۳ دامی
 شرابخوار مان باپ کا نافرمان بردار ہرگز جنت میں نہ جاویگا اسکو اللہ نے اپنے دسمہ پر
 واجب کر لیا ہے ۳۴ سود خواری کے ستر شعبے ہیں ادنیٰ یہ ہے جیسے مان سے صحبت
 کرنا دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جیسے تنیسیتل باز زنا کرنا جو بدن سحت سے یعنی
 ربا وغیرہ سے آگاہ ہے وہ لائق نار ہے ۳۵ سب بڑا بکر سود خواری یہ ہے کہ بھائی
 مسلمان کی آبروریزی کرے زبان درازی سے اسکو ستاوے سوا اس گناہ کا
 رواج آجکل سب سے زیادہ ہے ۳۶ زنا غنا ربا خمر موجب وبا و نزول عذاب و دخول
 نار ہیں ۳۷ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازار میں صرافوں کو فرمایا تم
 خوشخبری لو جہنم کی یعنی بسبب و غل فصل کے نقود میں سے ۳۸ جو کوئی شراب پیتا ہے حریر

پہنسا جو سو دکانا ہر گناہیالیان جمع کرتا ہر اوپر خشف و قذرت کا عذاب آتا ہر یہ بندہ سو رہتا ہے میں
 یعنی دنیا میں پہر آخرت میں تو وہ کندہ و زرخ بنا لے ہی جاوے گی آجکل اکثر جگہ یہی کام
 ہوتے ہیں اسلام پر او بار نہ آوے کفر کا اقبال نہ تو کیا ہو تو گناہ کا شکار ہو گا
 وقت کا کرتے ہیں وہ تو ہماری شامت اعمال ہیں کہ اس صورت میں نہ کرتے ہیں یہ
 ہمارا قصور ہے انکا کچھ فور نہیں ہے ۳۸ جسے ایک بالشت زمین کسی کی غلطی سے ملی
 تو اسکو ساتون زمین سے ایک طوق پہناوے گی سر والا الشیخان ۹ جسے حاجت
 زیادہ گھر بنایا اس گھر کو قیامت میں اس کے سر پر لادے گی ہر فقہ راہ خدا میں ہونا
 ہے مگر بنایا کہ اس میں کچھ بہتری نہیں ہے بہت برا مال آدمی کا وہ ہے جو گھر بنانے میں
 صرف ہو اتھر ناسات ہاتھ سے زیادہ اونچی بناوے گا اسکو یا افسق الفاسقین
 کہہ کر پکارے گی معلوم ہوا کہ اصل بنانا اونچا گھر طیار کرنا فتن ہے ایک شخص نے غرہ بنایا تھا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو ڈھا دے ایک انصاری نے قبہ یعنی
 لداؤ کا گھر بنایا تھا اسکا سلام نہ لیا جب اس نے اس قبہ کو گرا دیا تو اسکا سلام لیا
 ۴۰ آئندہ کا زمانہ کہنا کان کا زمانہ سننا زبان کا زمانہ بات کرنا ہاتھ کا زمانہ پکڑنا پاؤں
 کا زمانہ چلنا ہے دل تمنا کرتا ہے شرگاہ سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے زمانہ کا انجام عذاب و فرج
 ۴۱ جو عورت والی عورت سے نکاح کرتا ہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے جو حسب والی سے نکاح
 کرتا ہے وہ کمینہ ہو جاتا ہے حسن و مال کے لئے نکاح کرنا منہ جھگالی مکھی لوٹدی دین والی
 اسے بہتر ہے ۴۲ عورت سے اگر ناحشہ ظاہر ہو تو اسکو بہتر سے علحدہ کر دے ایسی ماریاں
 جس سے ہڈی نہ ٹوٹے گوشت نہ پھٹے فاحشہ سے مراد بی بی کا کام ہر زمانہ اس کے گزنا کار
 عورت کا نکاح میں رکھنا دیوث بننا ہے اسکو تو سزا دلوا دے نہ دلوا سکے تو گھر سے نکال دے
 عورت کے لئے شوہر جنت و نار کا حکم رکھتا ہے اگر خوش ہے تو جنت ملیگی اگر ناخوش ہے تو
 دوزخ موجود ہے ۴۳ اللہ اس عورت کی طرف نہیں دیکھتا جو شوہر کا شکر ادا نہیں

کرتی عورت جب پاس شوہر کے نہیں سوتی تو صبح تک فرشتے اوپر لعنت کیا کرتے ہیں لعنت کا
 ہونا اعمالِ جہنم سے ہے ۴۴ عورت کی نماز اور کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی جب تک کہ شوہر
 اوستی راضی نہ ہو ۴۵ عورت کا گھر سے باہر جانا اگر شوہر خوش نہیں ہے موجب لعنت کا جو ہر
 آسمان کے فرشتے اوپر لعنت کرتے ہیں ۴۶ جس مرد کی دو بیویاں ہیں اور وہ ایک کی طرف
 زیادہ مائل ہے تو قیامت کے دن آدھا دھڑاؤسکا سا قسط ہوگا میل سے محبت ولی مراد
 نہیں ہے ظاہری بڑاؤ مراد ہے کہ ایک کو نان نفقہ اچھی طرح دیتا ہے دوسرے کو نہیں دیتا
 ۴۷ تین آدمی جب پہلے جہنم میں جاویں گے ایک امیر مطلق دوسرا مالدار جو حق اللہ کا ادا
 نہیں کرتا تیسرا فقیر جو اترتا پھر تباہ ۴۸ جس عورت نے شوہر سے طلاق چاہے بدو نہ کسی
 کشتے کے اوپر جنت کی ہو ایسا خوشبو حرام ہے سب حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ طلاق
 کو سب سے زیادہ دشمن رکھتا ہے قطع کر نیوالیاں منافقات ہیں ۴۹ عورت جب عطر لگا کر
 مجلس میں آتی ہے تو وہ زانیہ ہوتی ہے مجلس کیسی مسجد میں ہی عطر ملکر نہ جاوے بنی اسرائیل
 اسی بات پر ملعون ہوئے کہ انکی عورتیں بن ٹہن کر مسجد و مین آتی تھیں ۵۰ جو کوئی کسی
 عورت کو اس کے شوہر پر بہر کا تباہی وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے ۵۱ جواز از بند
 یا جامہ ٹخنے سے نیچے ہے وہ دوزخ میں ہوگا یعنی مرد کو نیچے ازار پہنانا چاہئے ورنہ
 اسکی سزا جہنم ہے سنت یہ ہے کہ پا جامہ نصف ساق تک ہوٹخنے تک جائز ہے باقی حرام
 قطعی ۵۲ جو کوئی اپنے کپڑے کو اترانا ہو کہیں پھتا ہے اللہ اسکی طرف نظر نہیں کرتا ایک
 روایت میں یوں ہے کہ یہ چلنا پھرنا اسکا دوزخ میں ہے اس حکم میں مرد و عورت دونوں
 برابر ہیں ۵۳ جنت کی ہوا زار برس کے راہ سے معلوم ہوتی ہے مگر حاق اور قاطع
 رحم اور شیح زانی اور زار کا کشینے والا اتر کر اسکو نچاؤ لگا ۵۴ آخر امت میں
 ایسے مرد ہونگے جنکی عورتیں کاسیات عاریات ہونگی سر پر جیسے کوہان اونٹ کے تم پر
 لعنت کرو یہ سب ملعونات ہیں یعنی ایسے ہار یکا کپڑے پہنیں گی جس سے بدن نظر آوے گا

گو یا نگلی بین بڑے بڑے موبان سر میں ڈالین گی جس سے سر بہاری بہر کم معلوم ہوگا اس
 حدیث کا مصداق آجکل امرائے گہرین بخوبی موجود ہے دوسری حدیث میں ایک وصف انکا
 یہ بھی آیا ہے کہ دوسرے کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں آپ ان کی طرف مائل ہوتی ہیں تو آسودہ
 عورتوں کا یہی حال ہے کہ رات دن بنی نشی رہتی ہیں چاہتی ہیں کہ سب لوگ ہمارا بناؤ کیونکہ
 بکھو بخو بصورت سمجھ کر ہماری طرف جھکیں بلا سے یہ بناؤ فقط شوہروں ہی کے لئے ہوتا
 غضب تو یہ ہے کہ شوہر دیکھے یا نہ دیکھے اجنبی مردوں عورتوں کے لئے یہ ساری طیاری
 ہوتی ہے اونین بیشک طرہ صاری و ضعداری کا ذکر چاہا جاتا ہے حالانکہ سوا و ونون
 ہنسیلیون اور مونہ کے کسی بدن کا کسی کے سامنے مرد ہو یا عورت کلبا نا نظر آنا حرام قطعی
 ہے یہ پردہ ساری امت کی عورتوں پر فرض عین ہے اس پردہ کی جگہ یہ ہوتا ہے کہ سر
 سینہ و شکم و ناف وغیرہ سب کچھ ہر کیونکہ نظر آتا ہے کون چھپا دے اپنی طرح کون بگاڑے
 اپنی وضع میں کون نخل ڈالے مونہ کیسا سارا بدن کھلا رہتا ہے کچھ پروانہ میں کہ کون آیا
 کون گیا ۵۵ جسے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا وہ بہشت میں نہ جاوے گا اگر گیا بھی تو وہاں حیر
 نہ پہنے گا او سکودونخ کا لباس پہنایا جاوے گا ۵۶ شراب پینے سونا پینے سے جنت
 حرام ہو جاتی ہے یعنی مرد پر ایک آدمی سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا فرمایا یہ آگ کی چکاری
 ہے ۵۷ جو مرد عورت کی طرح بنے جو عورت مرد کی طرح اختیار کرے وہ ملعون ہے عیثین
 پر ہی لعنت آئی ہے لعنت کا انجام جہنم ہے ۵۸ تین آدمی جنت میں نہ جاوے گے ایک عاق
 دوسرا دیوث تیسری عورت مردانہ وضع ۵۹ بدترین امت وہ لوگ ہیں جو طرح طرح کے
 کمانے کھاتے ہیں طرح طرح کے کپڑے پہنتے ہیں مونہ بہر ہر کر بائیں کرتے ہیں ۶۰
 فرمایا ایک قوم ہوگی جو آخر زمانے میں سیاہ خضاب کیونگی انکو جنت کی خوشبو تک نہ لگے گی
 کا لاضباب لگنا عورت مرد و ونون پر قطعی حرام ہے ۶۱ جو عورت بال جوڑتی یا جوڑتی
 ہے یا بدن کو دنی گدہ پاتی ہے بہوون کو تپلا کرتی بناتی ہے و انتون کو ریت کر چمکاتی ہے

اللہ کی خلقت کو حسن نکالنے کے لئے بدلتی ہے وہ ملعون ہے آن سب پر بہت سی حدیثوں
 میں لعنت آئی ہے ہر ملعون چیز جہنم میں جاویگی ۶۴ چاندی سونے کے برتنوں کا برتن
 مرد عورت و دونوں پر حرام قطعی ہے جو انہیں کھاتا پیتا ہے وہ جہنم کی آگ اپنے پیٹ میں
 بہتا ہے ۶۵ مسلمان ایک آنٹ سے کھاتا ہے کافرسات آنٹ سے معلوم ہوا کہ زیادہ
 کھانا خصال کفر سے ہے ہر خصلت کفر موجب و غول جہنم ہوتی ہے جو یہاں زیادہ کھاؤ
 وہ عشرین سب سے زیادہ ہوگا ہوگا قیامت کے دن ایک بہت بڑے کھانے پینے والے کو
 لاؤنگے وہ نزدیک اللہ کے برابر ایک پریشہ کے ہوگا ۶۶ معاذ بن جبل کو جب طرف
 یمن کے بھیجا تھا تو یہ فرمایا تھا کہ خبردار جو تو نے چین کیا اللہ کے بندے چین کر نیوالے
 آرام طلب نہیں ہوتے معلوم ہوا کہ ناز و نعمت کا انجام جہنم ہے فرمایا بدترین ہمت وہ
 لوگ ہیں جو خوب چین اڑاتے ہیں انکے گوشت تر و تازہ اوگتوہین ۶۷ جو قاضی ہوا
 بے پتہ ہی فوج کیا گیا جس قاضی نے نا انصافی کا حکم دیا یا جاہلانہ وہ جہنم میں جاویگا مرد
 قاضی سے حاکم ہے یعنی امر اور روسا و اس دن یہ قاضی تمنا کر گیا کہ کاش دو آدمیوں
 کے بیچ میں ہی حکم نہ کرنا یعنی زیادہ آدمیوں کا تو کیا ذکر ہے ۶۸ والیان ملک کے جو رو
 ظام کرنے سے قحط پڑتا ہے زکوٰۃ نہ دینے سے نوشی مرتے ہیں زنا کرنے سے عقم ہوتا ہے
 محمد مکنی سے کفار غالب آتے ہیں جو کوئی توڑی بہت امت کا والی ہوا پھر اس نے عدل
 نہ کیا تو اللہ اوسکو اوندھے مونہہ و زنج میں ڈالیا جس الی نے لوگوں سے و سیاہ تر
 نہ کیا جیسا اپنی جان سے کرتا ہے تو اوسکو جنت کی خوشبو بھی نہ ملیگی یعنی جنت کا تو کیا ذکر ہے
 جو حاکم اپنی رعیت کا خائن ہے اوپر جنت حرام ہے ۶۹ رشوت لینے دینے دوانے والے
 پر لعنت آئی ہے ان تینوں کے لئے جہنم ہے رشوت لیکر حکم کرنا کفر ہے رشوت کا مال سخت
 ہے یعنی حرام قطعی نجس ۷۰ دو آدمیوں کی شفاعت نہوگی ایک بادشاہ ظالم کی دوسرے
 خائن بدوین کی ۷۱ ظلم دن قیامت کے اندر یہ ہوگا مظلوم کی دعا کہیں نہیں کرتی سیدی

خدا تک پہنچتی ہے۔ ۷ جو بادشاہ کے پاس گیا وہ فتنے میں پڑا جسے بادشاہ کے جھوٹ
 کی تصدیق کی وہ مسلمانوں میں نہیں ہے وہ عوض کو شہر پہنچا دیا گیا ۱۷ جسے ظالم کی مرد
 کی وہ اسلام سے باہر ہوا ۲۷ جسے کوئی چڑیا یا اوس سے زیادہ کو ناحق قتل کیا قیامت
 کے دن اوس سے سوال ہوگا جاندار کے نشانہ بنانے پر لعنت آئی ہے ۳۷ ایک عورت
 نے ایک تلی باندہ رکھی تھی نہ اوسکو کھلایا نہ چھوڑا کہ حشرات زمین کو کھاوے وہ عورت
 جہنم میں ڈالی گئی ۴۷ ابن مسعود اپنے غلام کو مار رہے تھے رسول خدا نے فرمایا اللہ تعالیٰ
 زیادہ قادر ہے بر نسبت تیری قدرت کے اس غلام پر انہوں نے کہا میں اسکو خدا کے
 لئے آزاد کیا فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو دوزخ کی لپٹ تھمکو لگتی ۵۷ بد خلق آدمی بہشت
 میں نہ جاوے گا جو اپنے مالیک وغیرہ سے بری طرح پیش آتا ہے ۶۷ آدمی وجانو کے
 ہونہ پر بار نیوالا داغ دینے والا ملعون ہے یہ مضمون کئی حدیثوں میں آیا ہے ۷۷
 جھوٹی گواہی جھوٹی بات برابر شرک کے ہے جسے کسی مسلمان کے حق میں ایسی گواہی دی
 جسکا وہ اہل نہیں ہے اوسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں کیا شاہد زور کے لئے جہنم واجب
 ہو جاتی ہے ۸۷ جب زمین پر کوئی گناہ ہوتا ہے تو جو کوئی وہاں حاضر ہوتا ہے اور
 ناخوش ہوتا ہے یا انکار کرتا ہے وہ شخص ایسا ہے جیسے کوئی وہاں سے غائب ہو اور
 جو کوئی وہاں سے غائب ہے مگر اوس کام سے راضی ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی وہاں
 حاضر ہو مگر وہ کہ جس خلاف شرع میں ناچاری سے پھنس جانے پر گناہ نہیں ہوتا
 دلی رضامندی سے گو وہاں موجود نہ ہو گناہ گار ٹھہر جاتا ہے ۹۷ جو شخص امر بمعروف
 نہی عن المنکر کرتا ہے مگر فعل اوسکا خلاف اوسکے قول کے ہے وہ اپنی آئین دوزخ میں
 لیکر جیڑے گا جیسے طرح گدہ یا جھکی لیکر بہتا ہے ۱۰۷ جو کوئی کسی مسلمان کے عیب و گناہ کا
 پردہ دنیا میں رکھتا ہے یعنی اوسکو رسوا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اوسکا پردہ دن قیامت
 کے رکھ دے گا یعنی اوسکے عیب کو ظاہر کرے گا ۱۱ رسول خدا نے فرمایا لعنت کرے اللہ شراب پر

اور اسکے پینے پلانے والے خریدنے بیچنے والے بنائے والے اور ٹھانے والے پر اور جس کے لئی
 بنائی گئی اور جس کے پاس اوسکو لیکے ۸۲ جو شراب پیا کرتا ہے وہ جب مر کر خدا سے ملیگا تو
 مثل بت پرست کے ہوگا یہ مضمون کئی حدیثوں میں آیا ہے شراب ہر شرک کی کبھی ہے اسکا نام
 ام انجاشٹ ہے شرابی کو دن قیامت کے گرم پانی جہنم کا پیپ لہو جہنم والوں کا پلا یا جادو پکا
 ۸۳ کچھ لوگ امت کے شراب کو نام بدل کر پینے کے انکے سر پر باجے بھین گئے گا نیوالیاں گانگی
 یہ زمین میں جس جادوئیگے انہیں کچھ لوگ بند رسور بجا و نیگے تیرہ دلیل ہے انکے جہنی ہونے کی
 ۸۴ جو کوئی ایک بار شراب پیتا ہے اوسکی نماز چالیس رکعی قبول نہیں ہوتی جو شخص حالت
 نشہ میں مرتا ہے وہ قبر و حشر و دوزخ میں اوسی حالت پر ہوگا پیپ و لہو اوسے جبار ہوگا
 یہی اوسکا کھانا پینا ہوگا جب تک آسمان و زمین قائم رہیگا یعنی ہمیشہ ہی غذا اوسکو ملے گی
 ۸۵ زنا کاری پوری شرابخواری کے وقت ایمان الگ ہو جاتا ہے ربیعہ اسلام سے اسکی گونہ
 باہر ہو جاتی ہے ہاں اگر توبہ نصیب ہوئی تو یہ اور بات ہے ورنہ بے ایمان رہتا ہے
 ۸۶ زنا کو خدا نے شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے معلوم ہو کہ جس طرح شرک و ایمان میں تیرہ ہے
 اسی طرح زنا و ایمان میں تیرہ ہے زنا کے ساتھ ایمان کا کچھ نہ لگنا نہیں رہتا ۸۷ ایہ امت
 ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک ایمان و لہذا زنا ہو گئے جب حرامی اولاد پھیل جاوے گی تو قریب
 ہے کہ سب پر عذاب خدا نازل ہو ۸۸ جس عورت نے کسی قوم میں ایسے کو داخل کیا جو اور
 قوم کا نہیں یعنی زنا کا سچا اسکے گلے لگا دیا تو اللہ اوسکو جنت میں داخل نہ کرے گا ۸۹ غلام
 حرام ہے فاعل و مفعول و مفعول واجب القتل ہیں ۹۰ حد شکنی سے خونریزی ہوتی ہے
 زنا سے موت مسلط کیجاتی ہے زکوۃ نہ دینے سے قحط پڑتا ہے ۹۱ اللہ نے سات طرح
 کے لوگوں پر ساتوں آسمان کے اوپر سے لعنت کی ہے لعنت بھی کیسی جو انکو کفایت
 کر جاوے فرمایا انعام کر نیوالا ملعون ہے یہ کلمہ تین بار کہا جسے غیر اللہ کے لئے کوئی جانور
 ذبح کیا وہ ملعون ہے جیسے شیخ سعد و کا بکر اسید احمد کبیر کی گائے زین خان کامر غانچ کرنا جرنی

کسی جانور سے جماع کیا وہ ملعون ہے جس نے مان بپ کا حقوق کیا عاق ہو ملعون ہے جس نے
 بی بی و ساس کو جمع کیا وہ ملعون ہے جس نے حدود و ارض کو بدل ڈالا وہ ملعون ہے جس نے
 دعویٰ کیا غیر مولیٰ کا وہ ملعون ہے یعنی غلام کو کسی کا تھا اور بتایا کسی کا ۹۳ عورت
 سے دبر میں جماع کرنا لوطیت صغریٰ ہے اللہ نے ایسے آدمی پر لعنت کی ہے ایک روایت میں
 یوں آیا ہے کہ یہ آدمی کا فر ہے ۹۴ قتل کرنا مملکت سے ہے دنیا کا ست جانا آسان ہے
 مسلمان کے قتل کرنے سے یعنی خواہ تلوار سے مارے یا زہر سے یا الماس سے یا کسی اور چیز سے
 اس قتل کی سزا جہنم ہے اگر سارے آسمان وزمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہونگے
 تو اللہ ان سب کو اوندھے مونہ جہنم میں ڈالے گا ۹۵ جس نے آدمی بات ہی کسی مومن کے قتل
 میں بطور اعانت کہی ہے اس کی دونوں آنکھوں کے پیچ میں یہ لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی حمت
 کا امید ہے جو شخص کسی مسلمان کو عمداً قتل کرتا ہے وہ بٹھانہ جاویگا مقتول خدا سے کیگا کہ تم کو
 اسے قتل کیا ہے حکم ہوگا اسکو دوزخ میں لیاؤ ۹۶ جسے معاہدہ کو قتل کیا اسکو جنت کی خوشبو
 لگے نہ لگے کی معلوم ہو کہ اہل ذمہ کا قتل کرنا موجب نار ہے ۹۷ جو خود کشی کرے گی وہ جہنم میں
 جاویگا جس طرح اپنی جان کو اسنے ہلاک کیا ہے وہی کام جہنم میں اپنے ساتھ کیا کرے گا زہر
 پیا ہے تو زہر پیا کرے گا چھری مار کر مارے تو پیٹ میں چھری ہو گا کرے گا ۹۸ قتل کے پاس
 حاضر نہ ہو شاید وہ مظلوم مارا جاتا ہے تو پھر یہ بھی کہیں خدا کے غصے میں نہ آجاوے ۹۹
 تم حقیر گناہوں سے بچتے رہو جو سزا ایسے آدمی سے مواخذہ ہوگا تو یہ گناہ اسکو ہلاک کر دے
 حالانکہ سے فرمایا دور رکھو آپکو محقرات و نوب سے اللہ کی طرف سے ایک انکا طالب ہے یعنی
 لوگ چھوٹے گناہوں کی پروا نہیں کرتے ہیں حالانکہ جب یہ سب جمع ہو کر انکا مواخذہ ہوگا
 تو پھر ہلاکت موجود ہے اللہ نے کہا تم ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظیر میں بال سے بھی ناپاؤ
 باریک بین یعنی بے حقیقت جھنسن بین جہم زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان
 کا مونہ کو مملکت سمجھتے تھے تین کہتا ہوں اب تو وہ زمانہ آیا ہے کہ پیارے کے برابر گناہ

کرتے ہیں مگر بال کی برابر ہی اسکی حقیقت نہیں سمجھتے دیکھئے انکا انجام کیا ہوتا ہے ۱۰۰
تین آدمی ہیں جنکا نہ فرض قبول ہے نہ نفل ایک عاق و دوسرا احسان کئے والا تیسرا تقدیر کا
جھٹلانے والا ۱۰۱ قاطع رحم پر جنت حرام ہے صلہ رحم کتے ہیں برادر نوازی اور رشتہ
داروں سے سلوک کرنے کو یعنی اون سے ملنا جلتا رہے محتاج کے ساتھ احسان کرے
آسودہ سے صاحب سلامت رکے مراد و قریب کے رشتہ دار ہیں جنکا نسب صحیح طور پر اس
شخص سے ملتا ہے فاسق فاجر بیون تو اونکو نصیحت کرے یا چوڑ دے ۱۰۲ ہمسایہ کا بڑا
حق ہے حدیث ابی ہریرہ میں نزدیک مسلم کے آیا ہے کہ وہ شخص جنت میں نہ جاوے گا جسکے
پڑوسی اسکی شر سے اس میں نہیں ہیں جسکا زیادہ پڑوسی شوہر ہوتا ہے جو بییمان اپنے
شوہر کو ستایا کرتی ہیں خدا ہی جانے کیونکر انکی مغفرت ہوگی جس عورتوں سے
زنا کرنا سہل ہے مگر زن ہمسایہ سے زنا کرنا سہل نہیں ہے اس طرح دس گھر کی چوری آسان
ہے مگر ہمسایہ کی چوری آسان نہیں ہے یعنی انکا گناہ بہت بڑا ہے ۱۰۳ کسی مسلمان کو
حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ بہائی مسلمان کو چوڑ دے جسے تین دن سے زیادہ
چوڑا یعنی باہم ملاپ نہ کیا ہو مگر کیا تو جہنم میں گیا جسے ایک سال تک اسکو چوڑا تو گویا
اوسکا خون کیا پاؤں یہ چوڑنا اگر خدا کے لئے ہے تو کچھ ڈر نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چالیس دن تک بعض یمینیوں کو چوڑ دیا تھا ابن عمر نے اپنے فرزند
کو مرتے دم تک چوڑ دیا ۱۰۴ جس نے کسی بہائی مسلمان کو کافر کہا اگر وہ ایسا نہیں ہے
تو یہ خود کافر ہو گیا مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسے اوسکا قتل کرنا آدمی کیا کسی چیز پر
بھی لعنت کرنا نہ چاہئے جانور ہو یا ہوا یا اور کچھ یہ کہنا کہ تجھے خدا کی لعنت یا غضب ہو یا
تو دوزخ میں جاوے حرام ہے ایک آدمی نے ایک اونٹنی پر لعنت کی تھی فرمایا اس ناقہ کو
لشکرے باہر نکال دھٹل مچھڑ پشو کیرے مکوڑے کپڑے لے کر تیرن مکان وغیرہ کسی چیز
پر لعنت کرنا درست نہیں ہے یہ لعنت اسی لاعن پر پڑتی ہے ۱۰۵ زمانہ کو فلک کو جبرا

کہنا گویا خدا کو گالی دینا ہے اس بلا میں اکثر سفر اگر قرار رہتے ہیں ۱۰۶ مسلمان کو ہتھیار
 اوٹھا کر دھوکا نا جہنم میں جانے کی نشانی ہے جب دو مسلمان تلوار لیکر باہم لڑتے ہیں تو
 قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہو جاتے ہیں ۱۰۷ تمام یعنی چغلی جو ایک کی بات دوسرے
 کو لگاتا ہے بہشت میں نہ جاویگا جو کوئی دوسرے کی بات چھپکر سنتا ہے اس کا حکم یہی
 یہی ہے اسکو قتل کہتے ہیں ۱۰۸ چغلی گالی گلوچ طر فدراری ناحیہ جہنم میں لیا جاتی
 ہے ۱۰۹ ہٹا زلما ز تمام بے عیبوں کے عیب لگانے والے کتوں کی صورت میں منشور
 ہو گئے ۱۱۰ خون و مال و آبرو کا ایک حکم ہے جیسے کسی کا قتل کرنا ویسے ہی کسی کا مال
 ناحیہ لے لینا ویسے ہی آبرو و ریزی کرنا اگر لوگ کسی کے مال و جان کو تو تلف نہیں
 کرتے ہیں مگر زبان و رازی و لعن و طعن سے آبرو و ریزی کیا کرتے ہیں خصوصاً عورتیں تو
 شوہر و ن پر شیعہ ہوتی ہیں اللہ نے مرد کو عورت پر بزرگی دی ہے اسیلئے یہ طعن و تشنیع انکی
 انکو جہنم کی سیر کراو گی ساری سو دھاری سے بڑ بڑا یہ سود بے کسی کی آبرو و ریزی
 کرے ۱۱۱ غیبت مردے زندے دونوں کی حرام ہے غیبت میں آبرو و ریزی ہوتی ہے عورت
 کرنا و غل غیبت ہے غیبت کرنا یہ ہے کہ ایسی بات کہے جو دوسرے کو بری لگے گوچھی ہی بات
 کیوں نہ ہو اور اگر جوٹی بات کہی ہے تو یہ اذہ اوہنا ہو اس بلا میں عورتیں و نرات
 مبتلا رہتی ہیں ۱۱۲ آدمی کے مونہ سے کوئی کلمہ خدا کی ناراضی کا کھلجاتا ہے وہ اس کے
 سبب سیدھا جہنم میں چلا جاتا ہے وہ اس کلمے کی کچھ بھی پروا نہیں کرنا اسیلئے زبان کے
 نگاہ رکھنے کا سخت حکم آیا ہے عورتیں رات دن ایسے ہی کلمے کہا کرتی ہیں بلکہ صریح الفاظ
 کفر کا بتاؤر کہتی ہیں جہنم میں نہ جاوین تو پہر کیا ہو ۱۱۳ جب کوئی آدمی کسی قوم کو ایک
 کلمہ سے ہنساتا ہے تو اللہ اس پر غصہ کرتا ہے جب تک کہ اسکو جہنم میں داخل نہ کرے راضی
 نہیں ہوتا معلوم ہو کہ یہ جو مجلس میں عورتیں عورتوں کو مرد مردوں کو مسخر اپن وغیرہ
 حکایات سے ہنساتے خوش کرتے ہیں یہ جہنم میں جانیکا کام کرتے ہیں آدمی جنت سے اتنا

نزدیک ہو جاتا ہے کہ فقط ایک نیرہ کافر قریحاً تائب ہو ایک ایسا کلمہ کہ گزرتا ہے جسکے
 سبب آتش دور ہو جاتا ہے جتنا فاصلہ صغیر کا ہے ایک آدمی شہید ہوتا اور کسی مان
 نے اور اسکے مومنہ پر سے مٹی دور کر کے کہا تم کو جنت مبارک ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا خبر ہے شاید اسنے کوئی بیفائدہ بات کہی ہو مملوک ہو کہ زبان
 کا گناہ سب کا گناہوں سے زیادہ ہے ۱۱۴ فرمایا کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتاؤں
 ہر سخت دل موٹا اتراتا تکبر کر نیوالا جسکے دل میں برابر دانہ رائی کے غرور ہو گا اور کو
 خداوند ہے مومنہ جہنم میں ڈالے گا سب سے پہلے یہ گناہ شیطان سے ہوا ہے شک و
 کو چوٹیوں کی صورت میں حاضر کرینگے یہ لوگ اہل محشر کی پامالی میں آویسے ۱۱۵ انہی
 نے کہا ہے القریب من حب الاشرار و اهل البدع لان المرء مع من احب ملوم
 ہوا کہ بد لوگوں اور بد عیتوں کی دوستی سے ڈرتا ہے اتنے ذرا ہی محبت نہ کرے ورنہ
 انہیں کے ساتھ دن قیامت کے ہو گا اکثر لوگ فاسق فاجر و عورتوں سے ہم نوا
 ہم بیالہ رہتے ہیں تو کوئی کسی خانگی کسی کو مصاحب بناتا ہے تو کوئی کسی پریش تراش حرام کار
 شرابی کا یار غار ہے سو یہی جلسہ انکا جہنم میں ہی انشاء اللہ تعالیٰ ہو گا اللہ تعالیٰ
 ہم غریبوں کا حشر ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرے جہنم سے بجا کہشت
 لیجاوے اللہ آمین ۱۱۶ ساحر کا ہن عراف بخیر مال کی تصدیق کرنا شرک ہے عراف
 وہ ہے جو چور پکڑنے کا عمل کرے گمشدہ جانور کی لہجہ بتا دے یا جادو کرے ۱۱۷
 تصویر بنانے والے جہنم میں جاویسے بنوانے والے مرکب کبیرہ ہیں یا مثل مصویر
 کہ میں تصویر ہوتی ہے وہاں فرشتے رحمت کے نہیں آتے اس کہہ کا حکم بخانہ کا حکم
 ہے جبکہ اس تصویر کی کچھ تعظیم آبر و عزت بالکل نہ ورنہ بہت پرست کا حکم ہے
 آجکل نوٹو گراف نے ایک عالم کو جہنمی یا بت پرست بنا رکھا ہے اللہ بجاوے ۱۱۸ اگر د
 بازی کرنا ایسا ہے جیسے سور کے خون میں ہاتھ نہ نہا شطرنج کو کسی نے جائز نہ کسی ناجائز

کہا ہے بہتر یہ ہے کہ کوئی بھی کیل اس طرح کا نہ کیلے ۱۱۹ بد فالی لینا شرک ہے ہرگز کسی کی فال بد پر دلیں شک نہ لاوے اس کام کو جو کرنا تھا سنوس سمجھ کر نہ چھوڑے اللہ پر ہر وساکرے فال بد سے اوسیکو نقصان پہونچتا ہے جو اس سے ڈرنا ہے جب دلیں کچھ وسوسہ بد فالی کا آوے تو یہ دعا پڑھ لے اللھم لا طیر لا طیرک ولا خیر لا خیرک ولا اللہ غیرک پر کچھ اذراؤ سکا نگو گا ۱۲۰ دنیا کی آسودگی دنیاوار کے لئے ایک جہنم کا ستارہ ہے بے گنتی حدیثین برت دنیا و آسودگی دنیا میں آئی ہیں مائتہ سے فرمایا تھا خبردار جو تو کبھی پاس آسودہ لوگوں کے بیٹھی اس طرح مردوں کو آسودہ عورتوں سے نکاح کرنے کو منع کیا ہے یہ اسلئے ہے کہ غنا کے ساتھ ایمان بہت کم باقی رہتا ہے غنا زنا خمر ربا کا ساتھ ہے ہزار لاکھ آسودہ گھرانوں میں شاید دو چار ہی ایسے نہ ملیں گے جو شہر الی لئی معنی مطرب نہوں ورنہ خیر سلا تہر دنیا ملعون ہو تو کیا ہو دنیا دار ملعون نہوں تو ہر کون

ہون

جان شتم حذر از دروخ جاوید نکرد	خانہ در کو چہ آسودہ ولا نعم دادند
ہاں جو لوگ مجبوری سے ہاتھ میں اہل دنیا کے ہنسنے میں ظاہر میں چپ دلیں ناخوش ہیں اللہ سے امید ہے کہ یہ مجبوری اونسکے لئے عذر خواہ ہو	
پایے بستند ورہ سعی نشانم دادند	دست و بازو بشکستند و گمانم دادند

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گہرا یکم مردار بکری پر ہوا فرمایا دنیا نزدیک اللہ کے اس مردار بکری سے بھی زیادہ تر خوار ہے دنیا کی قدر سامنے خدا کے اگر برابر ایک پریشہ کے ہوتی تو اللہ کسی کا فر کو ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا یعنی جب اس قدر ذلیل ہے تب ہی تو کا فرنا فاسقون فاجر و نکودے ہے نیک مسلمانوں کو اس سے بچا یا ہے جسے دنیا کو چاہا اس نے اپنی آخرت کا نقصان کیا جسے آخرت کو چاہا اس نے اپنی دنیا کا نقصان کیا پھر فرمایا تم باقی کو فانی پر اختیار کرو دنیا سے سچو عورتوں سے سچو بیٹے اپنے بعد کوئی فتنہ بدتر مردوں پر

عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑا ہے اسیلئے اہل علم نے دنیا کی مثال عورت سے دی ہے کہ
ان دونوں کا فتنہ قریب یکساں ہے تہہ اپنا ایمان تو کہوتے ہی ہیں مگر اکثر شوہر و نکاح ایمان
بھی برباد کر دیتی ہیں تہہ ہی فرمایا ہے کہ دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب ملعون
ہے مگر ایک ذکر خدا کا اور جو اسکے قریب ہے یعنی وہ اعمال خیر جنکو خدا دوست رکھتا اور
عالم اور متعلم یعنی طالب علم معلوم ہوا کہ مراد دنیا سے یہ ہے کہ آسودگی کو اپنی خواہش
نفس کے موافق کرتے خدا و رسول کے حکم کی تعمیل نہ کرے ورنہ جو شخص آسودہ حال تابع
خدا و رسول ہے اسکے پاس کتنی ہی دولت کیوں نہ ہو کچھ اسکا نقصان نہیں ہے سنا ہے
کا پالنا اوسکو ضرر کرتا ہے جسکو سنا ہے کامنتر نہیں آتا ہے اسیلئے دنیا مومن کا قیہ خانہ
ہے کافر فاسق فاجر کے لئے بہشت ہے اے اللہ تو ہلکو آخرت ہی کی بہشت دینا بیان بقدر
کفاف ہی کافی ہے جس طرح مٹی بہر مال یا زیادہ مال نے اکثر خلق کو تیرا دشمن بنا رکھا ہے اگر کوئی
اندھا کر کے فسق و فجور و شہوت رانی و حرام خواہی میں پھانسا ہے تو ہلکو اس جان جنجال سے
بچالینا ایمان پر مارنا اللہ میں ہم ضعیف و مغلوب ہیں تیرے رسول نے فرمایا ہے کہ بہشت
جگہ ضعیفوں مغلوبوں کے ہے سو تو مجھے مغلوب ضعیف سے اس وعدہ کو وفا کرنا غالب
و قوی جانیں اور جہنم جانے ۱۲۱ جب کسی آدمی کے گناہ زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور
کوئی کفارہ ادا نہ کر سکتا ہو تو اللہ اس بندے کو حزن و غم میں مبتلا کر دیتا
ہے یہ حزن اس کے لئے کفارہ ہو جاتا ہے مسلمان کو کوئی دکھ درد صدمہ رنج مصیبت
نہیں پہنچتا مگر اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے ایک کاتب بھی لکھتا ہے تو اسکا اجر
ملتا ہے ایک علامت ایمان کی یہ بھی ہے کہ جان اولاد مال کا نقصان ہوتا ہے ایسا
آدمی جب اللہ سے ملتا ہے تو کوئی خطا بھی اس کے ذمہ پر نہیں ہوتی یعنی یہ نقصانات
اوسکو سارے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں ۱۲۲ جان تو سب ہی لوگوں کو عزیز
ہوتی ہے اپنا مرنا کوئی نہیں چاہتا مگر اہل کفر و فسق زیادہ جینے کی بہت امید رکھتے ہیں

قرآن شریف میں فرمایا ہے یہ چاہتے ہیں کہ ہزار برس جیئیں جبکہ ایمان کامل ہے وہ جانتے
 ہیں کہ جتنی عمر لکھ گئی ہے وہ نہ بڑے نہ گھٹے ہاں یہ چاہتے ہیں کہ جب مرن تو ایمان پر
 مرن سو جو کوئی اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ اوسکا ملنا چاہتا ہے جو کوئی
 خدا سے ملنے کو مکر وہ جانتا ہے خدا ہی اوسکے ملنے کو مکر وہ رکھتا ہے تیسرے فرمایا کہ
 دم نکلنے ہی روح کو سامنے اللہ پاک کے لیجاتے ہیں ملاقات ہوتی ہے پھر راجت ہے جہنم
 قبر بہشت کا ایک باغ ہے یاد و نوح کا ایک گڑھا **فائدہ** کچھ عذاب و ثواب حشر نشر ہی
 پر موقوف نہیں ہے مرتے ہی ساری کسر نکلنے لگتی ہے جیسی روح ہوتی ہے ویسے ہی نشتے
 آتے ہیں حدیث میں آیا ہے جو شخص مرا و سکی قیامت قائم ہو گئی ہر شخص کی عمر صالح ہو یا فاجر
 مرد ہو یا عورت اوتنی ہی ہوتی ہے جتنی لکھی ہے یعنی ساٹھ ستر کے بیچ میں اتفاقاً ستونہ
 ہزار میں اگر کوئی آگے بڑھ گیا تو وہ لائق اعتبار نہیں ہے پھر مرنے کے بعد قبر میں تاقیام
 قیامت بہر حال زمانہ حیات سے زیادہ رہنا بسنا ہوتا ہے فاسقون فاجرون کو لذت
 گناہ کی یا وہی نہیں رہتی مگر قبر میں اوسکا وبال بگھٹنا پڑتا ہے نیکون کو تکلیف عبادت
 کی مصیبت صبر کی تحمل انداز کا باقی نہیں رہنا مگر اجر و ثواب اوسکا پاتے ہیں و سدا **۱۲۱**
 لوگوں میں تین عادتیں کفر کی ہیں ایک طعن کرنا سب میں دوسرے نوحہ کرنا سب پر تیسرے
 گریبان پہاڑ نا نوحہ کی آواز کو صوت ملعون فرمایا ہے ایسی عورتوں کی دو صفیں بنائیں
 جنہم میں داہنے بائیں کترا کر نیگے جہہ و نوحہ والوں پر کتوں کی طرح رو و نیگی **۱۲۲**
 فرمایا ظالمون کے گھون میں یعنی قبروں پرست جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ ٹکوبھی وہی آفت پہونچے
 جو اوٹکوبھونچی ہے اگر جاؤ تو روئے ہوئے جاؤ تیسرے فرمایا کہ قبور میں اہل ظلم پر عذاب
 ہوتا ہے خواہ کافر ہوں یا فاسق معلوم ہوا کہ جن ملوک و سلاطین کا یا جس قوم کا ظالم
 ہونا معلوم و ثابت ہے اوتکی مقابر سے بچے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں جانے سے یہ بھی شریک
 اوتکے عذاب کا ہو جاوے لاجول و لا قوۃ الا باللہ **۱۲۵** حدیث صحیح میں آیا ہے کہ میں

میں چار چیزوں کا سوال ہوگا ایک عمر کا کہ کس کام میں گنوائی دوسرا علم کا کہ کیا اوس پر عمل کیا
 تیسرا مال کا کہ کہاں سے کمایا کہاں اوٹھایا چوتھا بدن کا کہ کس چیز میں اوس کو گلا یا جیمہ
 دلیل ہے اس بات کی کہ جس شخص سے ان کا مون کا حساب لیا جاوے گا وہ ہلاک ہوگا انہیں ایک
 عالم بے عمل بھی ہے باقی تین چیزوں میں سارے لوگ شریک ہیں آخر اوساق تو شاید یہی
 کہہ دینگے کہ عمر میں گنوائی مال عیاشی میں صرف کیا بدن فسق و شہوت رانی میں گلا یا۔
 ۲۶۱ عرض کوثر پر وہ لوگ آونگے جنکے بال پریشان کپڑے سے پھیلے ہیں آونہوں نے
 چین والی عورتوں سے نکاح نہیں کیا تھا سلطان کے دروازوں پر نہیں گئے تھے معلوم
 ہو کہ نعمت و ناز والیوں سے نکاح کرنا علاست ہلاکت کی ہے وہاں تو جو کچھ ہونا ہے سو ہوگا
 یہاں بھی اکثر ہلاکت نصیب ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہم غریبوں کو بچا دے ۱۲۷ بیشک
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل کبار کی شفاعت کرینگے جو انہیں ایمان پر مے
 ہیں جرأت سے کوئی گناہ نہیں کیا ہے نہ کسی کی ضد و عناد سے بلکہ ہول چوک سے
 مگر یہ کہ سو معلوم کہ ہم باوجود ان کبار کے ایمان ہی پر مرنے کے باخصوص ہماری شفاعت
 ہوگی قرآن شریف میں فرمایا ہے واذا قیل له اتق اللہ اخذتہ العنق بلائہم فحسبہ
 جہنم ولبس الہماک یعنی جب کسی امیر رئیس مالدار سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ تو خدا سے
 ڈر یہ گناہ وہ گناہ نہ کر تو اوس کو غرہ او سکی عورت و غلبہ کا گناہ کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے
 نہیں کرتا تھا تو اب میرے تیرے منع کرنے سے ضرور کرے گا تو ایسے آسودہ حال کو جہنم
 کفایت کرتی ہے یہ برا بھونہا ہے جیسے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ بعض آسودہ لوگوں
 نے محض کسی کے مسئلہ بیان کرنے پر اوسکی ضد و بغض سے وہ گناہ خواہی خواہی کیا آستے
 کہ دیکھیں ہمارا یہ کیا کرتا ہے وہ بیچارہ تمہارا کیا کرے گا تم بادشاہ ہو سلام سے ناخوش
 ہوتے ہو گا لی پر خلعت دیتے ہو تاں تمہارا جو کہہ کرنا ہوگا وہ خدا کرے گا یہ گناہ جوتنے اور
 غریب کی ضد پر دولت و حکومت کے گمنند پر کیا ہے جہنم میں کیانے کو انشا اللہ کافی ہوگا

۱۲۸ جو گناہ ایسے میں جیسے تو بہ نصیب نہوئی یا ہو کر ٹوٹ گئی یا کوئی رنج و غم آخرت کا از کما کفارہ نہوایا قیامت میں اون پر مواخذہ ہوایا حساب لیا گیا تو انکی سزا جہنم ہے جہنم میں جسکو سب سے کم عذاب ہوگا برابر جہنم دنیا کے ہوگا زیادہ عذاب کا تو کچھ ذکر ہی نہیں آئندہ خوب جانتا ہے کہ ہکو دنیا کی آگ کا ایک چنگاری برابر بھی تحمل کرنا مشکل ہے وہاں کی آگ جو شتر بلکہ ہزار درجہ بیان کی آگ سے زیادہ ہے خدا کرے کہ ہمارا اوسکا سامنا ہو ہم معصوم تو نہیں ہیں مگر اسے رب تجھ سے ہر دم تو بہ کرتے ہیں اپنے گناہوں پر نادوم میں آئندہ زمانے میں ارادہ بچنے کا رکھتے ہیں تو ہکو بندہ دنیا آگ دوزخ سے بچا لینا وہ اور لوگ ہیں جسکو کچھ پر داء عذاب عقاب حساب کتاب کی نہیں ہے خوب ہی دل کو لکرات وں ہو کہ نفس اتباع خطوات شیطان میں مشغول رہتے ہیں انکو محبت فسق و عیش نے بہر گونگا اندہ کر رکھا ہے وہ جانیں انکا کام ہو تو کسی کے گناہ میں مبتلا کرنا ہماری مجبوری مقموری معذوری مغلوبی پر رحم فرمانا ہم کوئی عیش ناجائز نہ کرنا تیرے نزدیک یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں ہے ہمارے سامنے ایک پھاڑ ہے اللہ عفو ۱۲۹ جس طرح کافروں کا بدن جہنم میں بڑھ جاوے گا سیطرہ اس آہت کے بعض آدمیوں کا بدن بھی بڑھ گیا تھا کہ آہد ایک گوشہ اوسکا ہوگا سب سے کم عذاب جہنم میں وہ شخص ہوگا جسکو دوجوئے آگ کے پھنا دیئے اور جسے مغر اوسکا ہانڈی کی طرح پکے گا ابو طالب والد علی مرتضیٰ کے لئے یہی عذاب تجویز ہوا ہے جسے دنیا میں بہت جین بایا ہے اوسکو لاکر ایک غوطہ آگ میں دینگے پھر پوچھیں گے تو نے کبھی آرام دیکھا تھا وہ کہیگا نہیں

خاتم بیان میں اخلاص و صدق و حیاء کے

کسی نے پوچھا ایمان کیا چیز ہے فرمایا اخلاص ہے کہ ایسے تین کیا چیز ہے کہا تصدیق ہے جب معاذ بن جبل کو طرن میں کے بھیجا تھا تو یہ وصیت کی تھی کہ تو اپنے دین کو خالص کو تو ہکو تو سوا سائل کفایت کریگا فرمایا خوشی ہوا خالص والوں کو یہ ہدایت کے چراغ ہیں ہر اندہیرا فتنہ

انکے سبب کھل جاتا ہے ۳۱ اے لوگو عمل خالص کیا کرو اللہ قبول نہیں کرتا کسی عمل کو مگر
 جو خالص ہے دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب ملعون ہے مگر وہ کام جس سے ذات خدا
 مقصود ہو یعنی عمار خالص ۳۲ جو کوئی چالیس دن خالص اللہ کے لئے عمل کرتا ہے اس کے دل سے
 زبان پر حکمت کے حصے جاری ہوتے ہیں وہ فرد کو پہونچا جسے دلکویا ان کے لئے خالص
 کیا قلم سید زبیر بان صادق نفس مطمئنہ خلقت مستقیم گوش شنوا چشم بینا کتاب ہے ۳۳ علون
 کا اعتبار نیت سے ہے ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اسے نیت کی ہے جس نے ہجرت کی طرف
 اللہ و رسول کے اسکی ہجرت اللہ و رسول کے لئے ہوئی جس نے ہجرت کی طرف دنیا کے
 یا کسی عورت کی جس سے نکاح کر لیا اسکی ہجرت اسی لئے ہوئی یہ حدیث عمر بن خطابؓ صحیحین
 والہ و داؤد و ترمذی و نسائی میں مروی ہے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری سے دو
 یاسات سو یا زیادہ آدمیوں نے روایت کیا ہے حیمہ ایک بڑی اہل ہے اصول دین سے
 سارے احکام اسلام کا دار مدار اسی حدیث پر ہے معلوم ہوا کہ ظاہر میں کیسا ہی عمدہ و
 نیک کام کیوں کر ہے جسکو سب لوگ پسند کریں مگر جب تک نیت صاخرہ و خلوص اس کے ہمراہ نہ ہوگا
 وہ عمل برباد ہے حیمہ بھی معلوم ہوا کہ جو کام دنیا و نفس کے لئے کیا جاتا ہے وہ خالص اللہ
 نہیں ہوتا ہے مثلاً کسی شیخ کامرید یا کسی عالم کا شاگرد اسلئے ہو کہ اسکی سفارش و وجاہت
 سے دنیا یلگی یا سفر اسلئے کرے کہ وہاں فلاں عورت مالدار یا حسین ہے اس سے کلج ہوگا
 تو ان اعمال کا کچھ اجر نہیں خلوص یہ تھا کہ مریدی ترک دنیا ذکر خدا کے لئے ہوتی شاگردی
 علم دین سیکھنے سکھانے عمل کر نیکی کے لئے ہوتی سفر اسلئے ہوتا کہ دیندار عورت ہاتھ لگے گی جسکے سبب
 دین کمین ہو دنیا یلگی جب یہ نہوا تو یہ سارا عمل اکارت کیا اسبطرح ہر عمل میں ہر انسان مرد ہو
 یا عورت اخلاص کو غیر اخلاص سے فرق کر سکتا ہے جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل ملتا ہے
 حدیث میں آیا ہے سب لوگ اپنی اپنی نیت پر مبعوث ہونگے اللہ تعالیٰ کسی کے بدن ہجرت
 کو نہیں دیکھتا دلون کو دیکھتا ہے ۵۵ جس نے کسی نیکی کر لیا ارادہ کیا پھر نہ کی اللہ اس نیت

و ارادہ کو ایک حصہ کا ملکہ لکھ لیتا ہے پھر اگر وہ کام کر لیا تو ایک نیکی کی دس نیکیاں سات سو
 نیکیاں اس سے بھی چند در چند لکھتا ہے یعنی جیسا اخلاص میا ہی اجر اس طرح اگر بدی کا
 ارادہ کیا مگر نہ کی تو ایک حصہ کا ملکہ لکھتا ہے اگر کی تو فقط ایک بدی لکھی جاتی ہے یا وہ ایک
 ہی مشاوت جاتی ہے ولا یهلك علی الله الا هالك اسکو شیخین نے ابن عباس سے فرمایا
 روایت کیا ہے ۶ ریاکار کو مومنہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالیں گے جس نے لوگوں کے
 دکھانے سنانے کے لئے عمل کیا ہے خواہ شہادت ہو یا علم یا قدرت یا اور کوئی عمل صالح
 جس عمل میں عامل کو اپنی ناموری تعریف خوشامد بڑائی منظور ہوتی ہے وہی کام ریا ہو تا ہے
 یہ اور بات ہے کہ اسکو کچھ خیال ان امور کا نہ ہو اور خدا کی طرف سے شہرت و نیکیاں ملے
 کہ وہ اسکا ریا نہیں ہے خدا کا فضل ہے اور یہ بہ شکر کرنے آیا آدمی جو کام آخرت کا کرتا
 ہے مگر ارادہ آخرت نہیں رکھتا آسمان و زمین میں ملعون ہوتا ہے جس نے دنیا کو عمل آخرت
 سے طلب کیا اور اسکو مومنہ بے رونق ہو جاتا ہے اور سکا ذکر مشاوت دیا جاتا ہے اور اسکا نام
 جہنم میں لکھ لیا جاتا ہے جہنم میں ایک جنگل ہے جب الحزن نام اوس میں ریاکار ہی رہیں گے
 اس جنگل سے خود جہنم ہر دن سو بار پناہ مانگتی ہے جس نے نماز روزہ ریا کے لئے کیا وہ
 مشرک ہوا ذرا سا ریا بھی شرک ہے ریا والوں سے کہیں گے جاؤ انہیں سے اجر لو
 جنکے لئے یہ کام کیئے تھے امر اور دوسار کے کام اکثر ناموری تعریف کے لئے ہوتے ہیں
 انکو سب زیادہ اس شرک غفی سے ڈرنا چاہئے فرمایا بچو اس شرک سے یہ چوٹی کی چال
 سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے کسی نے کہا جب شرک ایسا چھپا ہوا ہے تو کھم کھم سے اوس سے
 بچ سکتے ہیں فرمایا یون کو اللہم انا غوذ بک من ان نشرع بک شیئا نفعہ و
 نستغفرک لکما یفعلہ معلوم ہوا کہ اس دعا پڑھنے سے جو شرک مخفی ناواقفیت سے
 ہو جاتا ہے وہ معاف کر دیا جاتا ہے یہ شخص اللہ کا احسان ہے ۷

فصل بیان میں اتباع دلیل کے

فرمایا چلو میری سنت پر خلفاء راشدین میں کی چال و راہ پر اسکو دانتوں سے پکڑو و محتاط
 اسور یعنی نئے نئے کاموں کو ایجاد سے بچو ہر بدعت مگر اہی ہے یعنی گواہ اسکو کوئی مولوی یا
 درویش حسنہ ہی کیونکہ اس قرآن کا ایک سر اللہ کے ہاتھ میں ہے ایک تمہارے ہاتھ
 میں تم اسکو خوب پکڑو ہر قسم کی گمراہی ہو گئے نہ ہلاک ہو کوئی شخص وقت فسادات کے تسک
 بہ سنت کرتا ہے اسکو سوشہید کا اجر ملتا ہے جبہ وقت ایسا ہے کہ امت میں فساد چڑھ گیا
 اسوقت جسے ذرا سی سنت پر بھی عمل کیا یا کرایا اسکی پانچوں اونگلیاں گئی میں میں ایک
 شہادت کا اجر و رتبہ اتنا ہے کہ شمار میں نہیں آسکتا چہ جائے سوشہید جبہ اسلئے ہے کہ
 فساد کے وقت عمل کرنا سنت پر موجب ہزار تکلیف و ایذا و مصیبت و آفت کا ہوتا ہے و دیکھو
 آج کل کیا کیا گالیاں شیعوں پر پڑتی ہیں اہل بدعت کس کس طرح کی تکلیف ہاتھ سے زبان
 اہل حدیث کو دیتے ہیں حکام سے دلو اتے ہیں جب انہوں نے اس تکلیف پر صبر کیا سنت
 سے منونہ نہ موڑا تیری میری ناخوشی خوشی کو بالائے طاق رکھ دیا خلوص یا ان سے سنت
 کو دانتوں سے دونوں ہاتھوں سے خوب پکڑ لیا جو بلا سر پائی اوٹالی تو اب سختی اس
 اجر کشمیر کے نہونگے تو کیا ہوگا اللہ ہمارے قائل فرمایا جسے ہمارے اس کام میں وہ چیز نکالی
 جو او میں نہیں ہے وہ مرد و وہ ہے الخرجہ الشیخان عن عائشہ کام سے مراد دین اسلام
 ہے ایک لفظ میں یوں آیا ہے من صنع امر اعلیٰ غیر امرنا فقہورہ رواہ ابو داود
 دوسرا لفظ یہ ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فقہورہ رواہ مسلم معلوم ہو کہ صبر
 کام کے کرنے کا حکم دین اسلام میں طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں
 آیا ہے وہ کام دین میں بدعت ہے گو کیسا ہی چہا کام کیوں نہ ہو مثلاً کوئی شخص عید کا میز
 نماز عید سے پہلے نفل پڑھے یا بعد نماز کے مصافحہ معانقہ کرتا پھرے یا ربیع الاول میں
 مجلس مولد جائے محرم میں قصہ شہادت امام حسین سنا کہ ظاہر میں یہ کام کچھ مجرب ہے
 نہیں ہیں مگر باطن میں مجرب ہیں اسلئے کہ ان کاموں کا حکم نہیں آیا ہے بلکہ تو یہ چاہیے

کہ دین میں بال برابر نہ کی کرین نہ بیشی جو اعمال صالحہ افعال حسنہ امور خیر اسلام میں ثابت ہیں وہ
کیا کم ہیں جو ہم بدعات نکالیں کہیں یہی ہو کہ اونہیں سے ہم دس کی نگہ ایک ہی کام کریں دوسو
سنت میں سے پانچ ہی سنت کو کپڑے زمین اسکی کیا حاجت و ضرورت ہے کہ اعمال ثابہ کو جو کچھ
افعال مستحبتہ کو اپنا دین ٹھہرا دین جو لوگ ایسا کرتے ہیں اوکو عقل کا مہینہ ہو گیا ہے حدیث صحیح
جابر میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین بات خدا کی کتاب ہے بہترین بات
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت ہے سب سے بدتر کام وہ ہیں جو نئے نکالے گئے ہیں ہر بدعت الہی
ہے یعنی کوئی قسم بھی اسکی ہدایت نہیں اہل کتاب میں بہتر فرقے ہو گئے اس امت میں تشریف فرما ہونگے
انہیں سے بہتر فرقہ میں جاویں گے ایک جنت میں جاویگا جو جماعت ہے اتنے افراد جماعت سے اس جگہ
صحابہ کی جماعت ہے جو کوئی انکی چال ڈھال پر ہے وہی سنی حنفی ہے باقی سب سب ناری میں علما
ہوں یا جملہ ملوک و امراء ہوں یا سلاطین و رؤسا صحابہ کا علم و عمل وہی تھا جو صحاح ستہ وغیرہ
کتب حدیث میں لکھا ہے نہ وہ جو کتب فتاویٰ و رسائل میں ضبط کیا گیا ہے بدعتی کا روزہ نماز حج و عمرہ
بہاد و فرض نفل کچھ قبول نہیں ہوتا اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جس طرح بال آٹے سے جس نے کسی
بدعتی کی عزت آبرو کی اوس نے گویا اسلام کے ڈھانے پریدو کی جب تک بدعتی بدعت سے توبہ
نہیں کرتا ہے کوئی عمل بھی اوسکا مقبول نہیں ہوتا مسلم اہلیس نے کہا میں نے کوئی گناہ کر اگر
ہلاک کیا انہوں نے مجھکو استغفار کر کے برہادو کیا جب میں نے یہ حال دیکھا تو پھر انکو ہوا
و بدعت سے ہلاک کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں اسلئے استغفار نہیں کرتے اسکو ابن ابی
عاصم نے ابو بکر صدیق سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ بات ہر شخص کے تجربہ میں آچکی ہے کہ
گناہ کرکیسا ہی نالائق بدکردار ہو پہلوی گناہ کو گناہ ہی سمجھتا ہے بھی میں اوس کام کو برا
جانتا ہے گو مومنہ سے نہ لے مگر بدعتی ہر بدعت کو سنت سے بہتر سمجھکر کرتا ہے اپنے مخالف سے
منع بدعت رد و محدث پر لڑتا ہے آزار کیسا آبرو و وجان و مال لینے کی فکر میں ہو جاتا ہے
جو کینہ و بغض اہل بدعت کو اہل سنت و جماعت یعنی اہل حدیث و قرآن سے ہے وہ شاید کسی کافر

و شیطان سے بھی نہیں ہے ہم جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے کوئی سنت میری میرے بعد زندہ کی اوسکو اجر ملے گا برابر اون سب لوگوں کے جنہوں نے اوپر عمل کیا ہے بغیر اسکے کہ اوسکو اجر کم ہو جاوے جس نے کوئی بدعت ضلالت نکالی ہے کہ خدا و رسول کو پسند نہیں ہے اوسکو گناہ ہوگا برابر اون سب کے جنہوں نے وہ کام کیا ہے اونسے گناہوں میں سے کچھ کمی نہ کیجاوے گی معلوم ہو کہ عامل سنت و معلم سنت کا اجر جیسا ہے بدعتی و موجد بدعت کا گناہ بے گنتی ہے اسوقت میں کوئی نعمت و عبادت اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ مسلمان پرانی مردہ سنتوں کو کتب صحیحہ سنت مظہرہ سے نکال کر کہ محلہ شہر اقلیم میں رواج وے جہاں تک ہو سکے بدعات کو دریافت کر کے حتی الامکان خاک میں ملاوے معتقد زمین پر اوسکا نام و نشان تک باقی رہنے نہ دے مگر یہ کام اون لوگوں کا ہے جو اللہ و یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اپنی مغفرت و نجات چاہتے ہیں نہ زید و عمر کا اور نہ اہل مولوی صاحبون شیخ صاحبون صوفی صاحبون کا جنہوں نے دین کو دنیا کمانے کا جال بٹایا ہے آخرت کو مزرعہ دنیا بنا یا ہے دین کی تباہی جہاں کہیں ہوئی ہے جس جگہ دیکھی سنی گئی ہے انہیں گروہ سے ہوئی ہے ایک ملوک و روسا و دوست مشائخ و علماء حسب طرح زمرہ مسلمین میں اہل دین و تقویٰ بہت نایاب ہیں اسبطح طاائفہ فقرار و علمائین خدا پرست حق گو کہ کیا ہیں جو ہیں وہ نامراد ہیں جو نہیں ہیں وہ دلشاد ہیں تمام ہوا یہ رسالہ دن جمعہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۸۶ ہجری کو و اللہ اعلم اب اس رسالہ کو حدیث الی ہرین پر جو صحیح بخاری میں مرفوعاً آئی ہے ختم کیا جاتا ہے اللہ ہمارا خاتمہ بالخیر کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو کلمے ہیں زبان پر بلکہ ترازو میں بہاری رحمن کو دوست وہ یہ ہیں سبحان اللہ و محمد لا سبحان اللہ العظیم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلواتہ و سلامہ علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین ۞

خاتمہ الطبع از مولیٰ حکیم حافظ غفرلہ حسن صاحب سند یوسلہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ والمنة کہ میر سالہ بشارت مشون درایت مضمون کہ گرفتاران دنیا پر آزادگان
 دین کے حالات عافیت آیات روشن کر کے کسب سعادت کی غنیمت دیتا ہے اور اعمال کلام
 اشمال مستحقان نجات کی تباہ کر شر فنان ہلاک کو حقیقت حال سے آگاہ کرتا ہے تازہ تالیف نفا
 ہدایت پیشہ افادہ کردار افاضت شیوہ امارت آثار بہار گلشن تحقیق چراغ شبستان تدقیق
 عایج معارج والا شکوہی صاعد صاعدایز و پڑوہی خرد افز و زجہا ل سوز بہت پسند
 حقیقت پیوند لطافت مظہر کرامت نظر آرزو سے آمال آبرو سے اعمال آئینہ علوم گنجینہ
 فہوم دانش اثر بیش نظر مہر آئین وفا آئین بزرگی پناہ شگرفی دست گاہ جناب بظاہر
 معلی القاب والا جاہ امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب
 بہادر زادہ المجد والفاخر بزمائے حکومت رئیسہ جلالت طینت ملیکہ فطانت فطرت
 رونق فراے شہر یاری سند نشین کامگاری قدردان رافت گستر فیض سان کشور
 پرور سپاہ آراے لشکر نواز معدن پیرایے شکر گداز آب و رنگ عدیتمہ بہانہ بانیان سکندر
 تقدیر چشم و چراغ و دودہ نام آوران جہانگیر علیا حضرت عالی علم جناب نواب شاہجہان
 بیگم کروں آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلامی ستارہ ہند
 و رئیسہ ہوپال ادا جہا اللہ بالعبز والاقبال بادار خان فرخندگی عنوان مہودت اندیش
 اخلاص کش محمد احمد خان صوفی ایہ اللہ العلی الوالی مطبع مشہور انام مفید عامر واقع
 فسحت آباد اکبر بادین کمال انہام حسن ہر انجام سے مطبوع ہو کر شائع روزگار ہوا اور طبعیت کی طرف
 رہنمائے صاحبان حق شعار قطعہ تاریخ طبع رسالہ زیادۃ الامان

جن سے خاطر نشین ہیں حق کے شان
 بیدخواں ہو کہ قاری قرآن
 اہل یونان کی بات کو ہدیان

ہادی سالکان امیر الملک
 حق سے کرتا ہے اس کے حق میں دعا
 اور کی تحقیق نے کیا ثنابت

<p> دمی حکومت کی ہاتھ میں میزان جامہ زور سے کیسا عربان کم ہے شبنم سے ریش باران بحر ہیکل کے ابر سے دامان اختر و ن سے کمال کردندان عزم سے اس کے قطب کو دوران سوڑ دیتا ہے جب فرس کی عنان جانتا ہے تفرج بستان مشکلات اس کے ہاتھ سے آسان قطب و ابدال یکے تیغ و شان اہل دانش جہان جہان مہمان ہوئے اعمال اہل خلد عیان حرز بازو سے زمرہ پاکان مثل خاصان حق حقیقت دان نہیں جسکی جزا اگر احسان بہشت ابواب گلشن رضوان رہنمائی اگر کرے امینان </p>	<p> اس کے اقبال نے عدالت سے خرقہ پوشوں کو اپنی محفل میں اس کی ابر نوال کے آگے اس سے کرتا ہے موٹیوں کا سوال اس کے اعدا پہ دوڑتا ہے فلک حزم سے اس کی آسمان ساکن دوڑ جاتا ہے عرض تعین تک وادی ہفتخوان کو طے کرنا نایبات اس کے عہد میں نایاب اس کے لشکر سے روزگین نکلیں خوان فضل و کمال پر اس کے اس رسالہ میں سعی سے اس کے طرہ نافع رسالہ جامع صاف اردو کہ ہوں عوام اس ایسے اعمال کر دیے تلقین بستہ کاروں پر شمشیر جنت میں کھینکے راست فردوس کی بتا دی راہ </p>
--	---

طے تاریخ کی رسم میں نے
 محصر اعمال وارثان جہان

فہرست مضامین زیادۃ الایمان

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲	مقدمہ بیان میں ایمان و فواید حب خدا	۳۲	فصل بیان میں اون اوکار کے جوہر کو کہے جاتے ہیں۔
۱۰	فصل بیان میں فضیلت ذکر کے۔	۳۳	فصل بیان میں اون ذکر و نکر کے جوہر کو کہے جاتے ہیں۔
۱۳	فصل بیان میں دعا کے۔	۳۴	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۱۶	فصل بیان میں فضیلت درود شریف کے	۳۵	فصل بیان میں خواب و بیداری کے
۱۸	فصل بیان میں مواضع درود شریف کے	۳۶	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۱۹	فصل بیان میں فوائد درود شریف کے	۳۷	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۲۲	فصل بیان میں آداب ذکر کے۔	۳۸	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۲۴	فصل بیان میں آداب دعا کے۔	۳۹	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۲۵	فصل بیان میں اوقات اجابت کے۔	۴۰	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۲۶	فصل بیان میں مکانات اجابت دعا کے	۴۱	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۲۷	فصل بیان میں اون لوگوں کے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔	۴۲	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۲۸	فصل بیان میں اسم اعظم کے۔	۴۳	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۲۹	فصل اسماء حسنیٰ کے بیان میں۔	۴۴	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۳۰	فصل بیان میں علامت قبول دعا کے۔	۴۵	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۳۱	فصل بیان میں وظیفہ صبح و شام کے۔	۴۶	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۳۲	فصل بیان میں اون اوکار کے جوہر کو کہے جاتے ہیں۔	۴۷	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے
۳۳	فصل بیان میں اون اوکار کے جوہر کو کہے جاتے ہیں۔	۴۸	فصل بیان میں اون خواب و بیداری کے

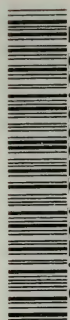
صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۴۹	فصل بیان مین دعائے لباس مع بازار	۸۲	فصل بیان مین فضائل مکانان کے۔
	وغیرہ کے۔	۸۸	فصل بیان مین فضائل اماکن ارض کے
۵۰	فصل بیان مین دعائے خواب وغیرہ کے	۹۰	فصل بیان مین باقیات صالحات کے
۵۱	فصل بیان مین دعا کے وقت سنے آواز	۹۳	فصل بیان مین اون فضائل کے جن سے
	وغیرہ کے۔		سایہ عرش ملتا ہے۔
۵۲	فصل بیان مین سلام وغیرہ کے۔	۹۷	فصل بیان مین خصال خیر کے۔
۵۳	فصل بیان مین ادعیہ عوارض و آفات	"	فصل بیان مین شعب ایمان کے۔
	حیات و ممات کے۔	۱۰۰	فصل بیان مین اون خصلتوں کے
۶۰	فصل بیان مین اذکار غیر مخصوص کے۔		جو انگلی پھیلے گناہوں کے لئے کفارہ
۶۳	فصل بیان مین استغفار کے۔		ہو جاتی ہیں۔
۶۵	فصل بیان مین تلاوت قرآن شریف	۱۰۲	فصل بیان مین ضمان جنت کے۔
	و آیات سورہ فرقان حمید کے۔	۱۰۷	فصل بیان مین اعمال جنت کے۔
۶۸	فصل بیان مین ادعیہ مطلقہ غیر مقیدہ کے	۱۲۳	فصل بیان مین اعمال نار کے۔
۷۰	فصل بیان مین عمل یوم ولیلہ کے۔	۱۴۱	خاتمہ بیان مین اخلاص و صدق و
۷۲	فصل بیان مین اعمال ہفتہ کے۔		نیت صائمہ کے۔
۷۴	فصل بیان مین بارہ ماہ کے۔	۱۴۳	فصل بیان مین اتباع دلیل کے۔
۸۱	فصل بیان مین فضائل ازمنہ کے۔	۱۴۷	خاتمہ الطبع نثر و نظم۔



صحت نامہ زیادۃ الایمان

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۱۱	یون ہی	یون	۶۰	۱	بز	پر
۱۷	۱۹	اب	اب	۷	۲	بقرہ	بقر
۲۷	۸	۱۳	۱۲	۷۳	۲۱	رودون	روزون
۳۰	۱۵	دنیا	دینا	۷۹	۵	رسم	رسم بد
۳۲	۲	رحمتہ	رحمتہ	۸۷	۱	سکیگا	آسکیگا
۳۲	۶	بھونے	بھونے	۱۲۷	۱۲۷	بھی	ہی
۳۵	۱۹	وہینہما	وہینہما	۸۸	۲	جگین	جگہ
۳۶	۷	دنیا	دنیا	۹۷	۲	دشمن	دشمنان
۳۷	۵	لما	لما	۷	۷	پرہنا	پڑہنا
۳۹	۱۲	اعنی	اعنی علی	۱۰۸	۱۷	صرو	مہرور
۴۰	۲۰	آلہ	آلہ وسلم	۱۱۲	۱۳	لیا	کیا
۴۱	۲	احصے	احصیہ	۱۱۳	۲	عام	عالم
۷	۱۱	ثابت	کے ثابت	۷	۴	ذیل	ویل
۴۲	۱۲	امہز قہم	مرز قہم	۷	۱۳	کفیل	کفیل ہو
۴۸	۱۵	عذاب	عذابا	۱۲۵	عاشیہ	بچنے	تپنے
۴۹	۱	نزدی	نزدیکی	۱۲۶	۱۲	بیاری	پارسا
۷	۶	الغاسق	الغاسق	۱۳۷	۶	دمنت	مذمت
۵۳	۴	اسیم	آشیم	۷	۱۵	گمانم	کمانم
۵۴	۱۵	وماشاء	وماشاء	۷	۱۵	گمانم	کمانم





3 1761 07296166 7

BP
177
M84
1884